Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہندو کتابوں میں

ہندو کتابوں میں

ابن اکبر الاعظمی

ناشر :- مطبوعات مجلۃ الدعوۃ 1-5 چیمبر لین روڈ لاہور

2- الحجاز پلازہ - ایونگ روڈ نیلا گنبد انارکلی لاہور فون: 7312203

Marfat.com

297.44
م 61 ا
141325

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

نام کتاب	محمد ﷺ ہندو کتابوں میں
تصنیف	ابن اکبر الاعظمی
اعداد ترتیب	امیر حمزہ
تاریخ اشاعت	جون 1998ء
تعداد	2 ہزار
قیمت	

انتخاب جدید پریس ۸۰۔ ایبٹ روڈ لاہور ☎ 6314365

Marfat.com

فہرست

انکشاف انگیز آغازیہ	9
چند الفاظ	15
1-ویدوں میں نراشنس	17
2-نراشنس اور اس کی خصوصیات	18
3-پہلا منتر	22
4-دوسرا منتر	27
5-تیسرا منتر	30
6-چوتھا منتر	33
7-پانچواں منتر	35
8-چھٹا منتر	38
9-ساتواں منتر	39
10-آٹھواں منتر	40
11-نواں منتر	42
12-دسواں منتر	42
13-گیارہواں منتر	44
14-بارہواں منتر	46
15-تیرہواں منتر	47
16-چودھواں منتر	47
17- ہندوؤں کی ویدوں میں نبی اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ پیدائش سے لے کر فتح مکہ تک	60

Marfat.com

18- کلکی اوتار اور اس کی خصوصیات	61
19- کلکی اوتار کا نام	61
20- کلکی اوتار کے والد اور والدہ کا نام	62
21- جائے پیدائش اور خاندان	62
22- تاریخ پیدائش	64
23- کلکی اوتار کا زمانہ	64
24- کلکی اوتار کے والد اور والدہ کی وفات	65
25- شادی اور بیوی	65
26- کلکی اوتار ایک پہاڑی غار میں جائے گا اور وہاں ایک فرشتے سے علم حاصل کرے گا	66
27- کلکی اوتار کی دعوت' ایذا رسانی' ہجرت پھر واپسی اور اپنے شہر کی فتح	66
28- براق اور معراج	67
29- کلکی اوتار تلوار اٹھائے گا شیطانوں اور بے دینوں سے لڑائی کرے گا اور دین کے دشمنوں کے سر کچلے گا	68
30- جنگ میں فرشتوں کے ذریعے مدد	69
31- چار خلفاء سے تائید	70
32- دنیا کی سروری و سرداری	71
33- کلکی اوتار پر نبوت و رسالت کا خاتمہ	72
34- کلکی اوتار کا حسن و جمال	73
35- کلکی اوتار کا جسم...... خوشبودار	74
36- کلکی اوتار صفات خیر کا جامع	75
37- غیب پر اطلاع پانا اور اس کی خبر دینا	77

Marfat.com

38 عالی نسبی	78
39- نفس پر غلبہ	78
40- وحی نبوت پانا	79
41- طاقتور جسم کا ہونا	79
42- کم بولنا	79
43- جود و سخاوت اور صدقہ و خیرات	80
44- حکمت اور دور اندیشی	80
45- کلکی اوتار کی خصوصیات کا خلاصہ	80
46- محمد احمد نام کی بشارت اور غزوہ احزاب و قریظہ کا ذکر	85
47- ویدوں مین فتح مکہ کا ذکر	95
48- محمد ﷺ کی بشارت بھوشیہ پوران میں	101
49- اور تلسی داس کیا کہتے ہیں	107
50- خانہ کعبہ اور اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ہندو کتابوں میں	111
51- وضاحت	114
52- پہلا منتر	114
53- دوسرا منتر	115
54- تیسرا منتر	117
55- چوتھا اور پانچواں منتر	118
56- چھٹا منتر	118
57- ساتواں منتر	121
58- آٹھواں منتر اور آخری منتر	121
59- ہندو کتابوں میں مکہ مکرمہ کے مزید نام اور تذکرے	123

Marfat.com

60-نابھاپر تھویا	124
61- نابھی کمل	124
62- آدی پشکر تیر تھ	127
63- داروکابن	128
64- مکتیشو	129
65- محمد ﷺ کے نام اور القاب ہندو کتابوں میں	131
66- محمد ﷺ اور ان کے متر ادف نام	131
67- موحمد-محامد-محمد	131
68- مامح	131
69- نراشنس	131
70- سٹروا	132
71- سروانما	132
72- احمد اور اس کے متر ادف نام	132
73- احمد ‘ ایمد ‘ ایمت	132
74- ریبھ	132
75- کارو کارم اور کیرے	132
76- وہ القاب جو محمد ﷺ کا علم بن گئے	133
77- اگنے ویشوانر	133
78- انتم اوتار	133
79- جگت پتی	133
80-وات دھاری	134
81- سمدرادوت عربن	134

Marfat.com

82- سراج منیر	134
83- بعض متفرق منتر اور اشلوک جن مین بعض گزشتہ نام آئے	134
84- احمد اور سراج منیر	135
85- محمد	137
86- ختمی مرتبت حضرت محمد ﷺ از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ	138
87- ہر مقدس رسم کا مربی	140
88- رعد والا	142
89- نہایت تعریف والا	142
90- اندر	144
91- قلعوں والا	146
92- جوان	146
93- عقیل	147
94- بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا-	147
95- گڑھے کا کھودنا	149

Marfat.com

Marfat.com

انکشاف انگیز آغازیہ

از امیر حمزہ ایڈیٹر مجلّہ الدعوۃ

اللہ کے رسول ﷺ کی آمد سے متعلق پیشگوئیاں تورات اور انجیل میں مذکور ہیں بے شک یہود اور نصاریٰ نے اپنی اپنی کتابوں میں لفظی اور معنوی تبدیلیاں کرلیں مگر اس کے باوجود پیشگوئیاں موجود ہیں یہ پیشگوئیاں جب مسلمان علماء کی طرف سے یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تو اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے اور سلیم الفطرت یہودی اور عیسائی اسلام کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب کا موضوع بھی یہی ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کتاب میں جو پیشگوئیاں پیش کی گئی ہیں یہ ہندوؤں کی ویدوں سے لی گئی ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا مطلب تو یہ ٹھہرا کر ہندوؤں کی کتب بھی آسمانی اور الہامی تھیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن نے تورات ' زبور اور انجیل کا تذکرہ کیا۔ ان پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے مگر بہت ساری ایسی کتب اور صحف بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جن کا اللہ نے تذکرہ نہیں کیا مگر وہ الہامی ہوں۔ بالکل ایسے ہی کہ جس طرح تھوڑے سے نبیوں کا اللہ نے تذکرہ کردیا اور بہت بڑی تعداد کا تذکرہ نہیں کیا تو جن کا تذکرہ نہیں کیا ان میں سے کسی کا نام سامنے آتا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے۔ یہ اللہ

Marfat.com

کے نبی ہوں- یعنی ہم نہ تو صراحت کے ساتھ کسی کے نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی یقین کے ساتھ کسی کو نبی مانتے ہیں- میری ملاقات ایک ہندو بھگت سے ہوئی تو ان کا کہنا تھا کہ ہماری ویدیں اس وقت نازل ہوئی تھیں جب آدم علیہ السلام زمین پر آئے بہرحال یہ تو ان کا دعویٰ ہے- باقی یہ بات مورخین کہتے ہیں کہ ہندوؤں کی ویدیں ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے کے دور کی ہیں- اب جب یہ اس قدر پرانی ہیں تو ممکن ہے وہ الہامی ہوں مگر ماننے والوں نے بعد میں تحریف کردی- اور جہاں تک نبی کی بات ہے تو یہ بات تو اللہ تعالیٰ بھی قرآن میں فرماتے ہیں کہ-

اِنَّا اَرۡسَلۡنَاكَ بَشِيۡرًا وَنَذِيۡراً وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلاَّ خَلاَ فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ۞(فاطر 24)

بے شک ہم نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اسی طرح کوئی امت ایسی نہیں گزری کہ اس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو-

قارئین کرام- ایسے ہی دوسرے مقام پر فرمایا!

اِنَّمَا اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۞ (الرعد 7)

بلاشبہ آپ تو محض ڈرانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کے لئے ہدایت دینے والے ہو گزرے ہیں-

غور فرمایئے! قرآن ثابت کر رہا ہے کہ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول گزرا ہے- پچھلے دنوں کی بات ہے ایک کینیڈین میرے پاس آیا- اس نے بتلایا کہ کینیڈا میں جو اصل باشندے ہیں وہ باقاعدہ ایک پیغمبر کو مانتے ہیں- یہ پیغمبر اللہ کے آخری رسول ﷺ سے بہت عرصہ پہلے آیا تھا- اس کا نام "گلوس کاپ" تھا- گلوس کاپ پہ ایک کتاب بھی نازل ہوئی جو ان کے پاس ابھی تک موجود ہے- یہ لوگ سال میں ایک بار اس کی تلاوت کرکے اسے ختم کردیتے ہیں- یہ جب دعا کرتے ہیں تو مشرق (غالبا قبلہ) کی جانب منہ

Marfat.com

کر کے دعا کرتے ہیں۔ ہاتھ بھی اٹھاتے ہیں۔ ایک اللہ کو مانتے ہیں۔ (The Great Law) ان کی جو مذہبی کتاب ہے اس میں تجارت، شادی بیاہ، مرنا جینا اور دیگر معاملات پر راہنما اصول دیئے گئے ہیں۔ ان کی عورتیں (چہرے کے سوا) پورے بدن کا پردہ کرتی ہیں۔ ان کے مرد کندھوں تک لمبے بال رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ہر انسان کے کندھے پر دو نہ نظر آنے والی قوتیں بیٹھی ہیں جو اچھائی اور برائی کو درج کرتی ہیں۔ اسی طرح یہ جانور کو باقاعدہ ذبح کرتے ہیں اور (The great being) یعنی اللہ کا نام لیتے ہیں۔ ہر کام کرنے سے قبل اللہ کا نام اپنی زبان میں لیتے ہیں۔ کسی جانور کی تصویر نہیں بناتے کہ ان کے ہاں حرام ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ان کے ہاں موسیقی بھی منع ہے صرف ڈرم جائز ہے کہ جس کے ایک جانب چمڑہ لگا ہوتا ہے۔ یہ لوگ ایک بڑی پرات میں اکٹھے کھانا کھاتے ہیں جب یہ عبادت کرتے ہیں تو صف بندی کرتے ہیں اور صف بندی میں اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ درمیان میں خلاء نہ رہے کیونکہ خلاء میں شیطان گھس جاتا ہے۔

اللہ جانتا ہے "یہ تعلیمات جو اس قوم کی ہیں اسلام کے مطابق ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ہمارا پیغمبر ہمیں بتلا کر گیا ہے کہ

"مشرق کی جانب نظر رکھو وہاں سے ایک اور شخص آئے گا اور وہ یہی باتیں دہرائے گا"

قارئین کرام! کیا مندرجہ بالا باتوں کو ہمارے پیغمبر محمد ﷺ نے دہرایا نہیں؟ ------ الغرض ہمارے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ نے ہر قوم میں رسول بھی بھیجے اور کتب و صحائف بھی بھیجے۔ اب جب ان کتب کی تعلیمات کہ جن کے بارے میں ہمارا قرآن خاموش ہے۔ وہ اسلام کی

Marfat.com

تعلیمات سے ملتی ہیں تو ہمیں گمان غالب ہونے لگتا ہے کہ یہ کتب الہامی ہوں۔ بہر حال صورت حال جو بھی ہو۔ ہم تو ان کتابوں کی تعلیمات کو انہی کے ماننے والوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ دیکھو تمہاری کتابیں بھی آخری رسول ﷺ کی بعثت کے تذکرہ سے بھری پڑی ہیں لہٰذا آؤ اور اپنے اس رسول ﷺ کو مان لو۔

ابن اکبر الاعظمی حفظہ اللہ نے اسی بات کی دعوت دی ہے اور خوب محنت کرکے حقائق کی بنیاد پر دعوت دی ہے۔ انہوں نے اسی طریق کار کو مدنظر رکھ کر دعوت دی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا!

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ (الصف 6)

اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا۔ اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ میں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ رسول (محمد ﷺ) ان کے پاس آگیا تو کہنے لگے یہ تو واضح جادو ہے۔

ہم ہندوؤں سے عرض کریں گے کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے آخری رسول کو نہ مانا۔ آپ کی کتابوں سے خود آپ ہی کے محقق وید پرکاش کی تحقیق کو ابن اکبر الاعظمی حفظہ اللہ نے پیش کیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب کی بات مان لو۔ اسی طرح مسلمانوں سے عرض کروں گا

Marfat.com

کہ وہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ ہندو لوگوں میں پھیلائیں تاکہ انہیں اسلام کی دعوت دے کر اپنا فریضہ ادا کر سکیں۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ کتاب کے آخر میں میں نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا مضمون بھی شامل کر دیا ہے۔ میں اپنے مولانا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس مالک نے اس کتاب کو شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ احباب سے دعاؤں کی درخوست ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

آپ کا مخلص

امیر حمزہ

Marfat.com

Marfat.com

چند الفاظ

کچھ دنوں پہلے کی بات ہے اللہ کی توفیق کے ساتھ
میں نے ایک خاص تجویز کے تحت رسول
اللہ ﷺ کے متعلق غیر مسلم کتابوں میں پائی جانے والی بشارتوں اور پیشینگوئیوں کی عربی ترتیب وتدوین کا کام شروع کیا۔ نگاہ انتخاب ان ادیان پر پڑی جن سے عرب حضرات صرف ناواقف ہی نہیں بلکہ ان کی کتابیں پڑھنے سے بالعموم عاجز ہیں۔ چنانچہ بدھ مت' ہندو مت اور پارسی کتب سے یہ پیشنگوئیاں مرتب کر لی گئیں۔ اور خالص معروضی اور غیر جانبدارانہ انداز سے ان کی شرح اور مطابقت کا کام بھی مکمل کرلیا گیا۔ مگر اس کے بعد یہ سارا کام سرد خانے کی نذر ہوگیا۔

یہ پیشنگوئیاں جس قدر واضح' دو ٹوک اور سورج کی طرح روشن تھیں۔ اس کے پیش نظر بار بار خیال آتا تھا کہ اسے اردو کا جامہ پہنا کر ہندوستان وپاکستان کے مسلمانوں کے ایمان کی تازگی وبالیدگی کا سامان فراہم کیا جانا چاہیئے اور اگر کسی بھائی کو توفیق ہو تو وہ اسے ہندی کا جامہ پہنا کر ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا ایک گونہ فریضہ بھی ادا کردیں۔ مگر مشاغل کی

Marfat.com

کثرت کے سبب برسوں یہ خیال عملی جامہ نہ پہن سکا لیکن پھر توفیق الٰہی نے دستگیری کی، مجلّہ الدعوۃ کے مدیر محترم امیر حمزہ صاحب کی تحریک اور تقاضے سے سابقہ رغبت نے عمل کے لئے پر تولا اور الحمد للہ کہ مختصر سی کاوش سے ترجمہ و ترتیب جدید کا کام انجام پا گیا۔ مجھے خوشی ہوگی کہ دعوت کے کام میں مشغول ہمارے بھائی اردو دان ہندوؤں کو اسے پڑھنے کی ترغیب دیں اور میری بے پناہ سعادت ہوگی کہ کوئی غیر مسلم اسے پڑھ کر راہ حق قبول کرلے۔ واللہ ولی التوفیق۔

دعا ہے کہ اللہ اس کاوش کو مولف و ناشرین اور قارئین و مستفیدین کے لئے فلاح دنیوی اور نجات اخروی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابن اکبر الاعظمی

جمعہ ۱۰ جمادی الاولی ۱۴۱۸ء

۱۲ ستمبر ۱۹۹۷ء

Marfat.com

ویدوں میں نراشنس

ہندو دھرم ہمارے برصغیر ہندوستان' پاکستان اور بنگلہ دیش کا مشہور اور قدیم مذہب ہے۔ ہندوستان میں اسی دھرم کو ماننے والوں کی اکثریت ہے۔ لیکن یہ دھرم دنیا کے باقی ادیان سے بہت سی باتوں میں مختلف ہے۔ اس دھرم کے بارے میں یہی معلوم نہیں کہ اس کا اولین داعی کون ہے؟ اس کا پیغمبر اور نبی کون ہے؟ اس کا آغاز کب سے ہوا اور اس کے ماننے والوں کو ہندو کیوں کہا جاتا ہے؟ بلکہ یہ بھی کسی قدر مشکوک ہی ہے کہ اس کی اصل اور اساسی کتاب کون سی ہے اور یہ بات تو انتہائی پیچیدہ ہے کہ اس کی کوئی واضح اور جامع تعریف کی جا سکے۔ تاہم اس کی کتابوں کے اندر بہت سی ادھر ادھر کی باتوں کے جھرمٹ میں کچھ باتیں ایسی بھی پائی جاتی ہیں جنہیں دیکھ کر کسی قدر وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ یا تو بذات خود وحی الٰہی ہیں یا پیغمبرانہ تعلیمات سے ماخوذ اور انہی پر مبنی ہیں۔ ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق ان کتابوں میں بہت سی واضح پیشنگوئیاں بھی ہیں اور یہ یقینی ہے کہ یہ پیشنگوئیاں اسی نوع سے تعلق رکھتی ہیں۔ پیشنگوئیوں کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان کا تعلق جس شخص سے ہوتا ہے' اس کا نام چاہے لیا جائے یا نہ لیا جائے لیکن اس کی ایسی علامتیں اور خصوصیات بیان کردی جاتی ہیں۔ اور اس کے گردو پیش کا ایسا نقشہ کھینچ دیا جاتا ہے کہ جب وہ منظر عام پر آئے تو پہچاننے میں کوئی تردد اور شک وشبہ نہ ہو' محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہندو کتابوں میں جو پیشنگوئیاں ہیں' ان میں یہ دونوں

Marfat.com

باتیں موجود ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے اور آپ کی ایسی صفات و خصوصیات بھی بیان کی گئی ہیں جو آپ کے علاوہ کسی اور میں پائی ہی نہیں جاتیں اور اس بناء پر یہ بات متعین ہو جاتی ہے کہ ان پیشنگوئیوں میں سے مقصود آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔ اس مختصر سی توضیح کے بعد آیئے ان پیشینگوئیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

نراشنس اور اس کی خصوصیات

ہندو دھرم کی سب سے مشہور اور اولین کتاب وید ہے۔ وید چار ہیں جو بالترتیب یہ ہیں۔ (۱) رگ وید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھروید۔ ان ویدوں اور بالخصوص رگ وید کا انداز یہ ہے کہ وہ کسی مقدس شخصیت (عموما دیوتا اور کبھی کبھی انسان) کو منتخب کر کے اسے ایک یا چند بار مخاطب یا ذکر کرتی ہے، اس کے اوصاف اور خوبیاں بیان کرتی ہے اور کبھی کبھی مصائب و مشکلات کے دفعیہ کے لئے اسے پکارتی بھی ہے۔ یہ ذکر و خطاب کبھی لمبا اور منتروں کے پورے مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی مختصر ہوتا ہے اور ایک دو منتر پر ختم ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی اور بیان شروع ہو جاتا ہے۔ نراشنس کا ذکر چاروں ویدوں میں ہے۔ لیکن سب سے تفصیلی ذکر اتھروید میں ہے۔ لہذا سب سے پہلے یہی پیش خدمت ہے۔

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यते ।

षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ रुशमेषु दद्महे ॥ १ ॥

उष्ट्रा यस्य प्रवाहिणो वधूमन्तो द्विर्दश ।

वर्ष्मा रथस्य नि जिहीडते दिव ईषमाणा उपस्पृशः ॥ २ ॥

एष इषाय मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः ।

Marfat.com

त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम् ॥ ३ ॥

वच्यस्व रेभ वच्यस्व वृक्षे न पक्वे शकुनः ।

ओष्ठे जिह्वा चर्चरीति क्षुरो न भुरिजोरिव ॥ ४ ॥

प्र रेभासो मनीषा वृषा गाव इवेरते ।

अमोत पुत्रका एषाममोत गा इवासते ॥ ५ ॥

प्र रेभ धियं भरस्व गोविदं वसुविदम् ।

देवत्रेमां वाचं कृणीषु न वीरो अस्ता ॥ ६ ॥

राज्ञो विश्वजनीनस्य यो देवोमर्त्यां अति ।

वैश्वानरस्य सुष्टुतिमा शृणोता परिक्षितः ॥ ७ ॥

परिच्छिन्नः क्षेममकरुत्तम आसनमाचरन् ।

कुलायं कृण्वन् कौरव्यः पतिर्वदति जायया ॥ ८ ॥

कतरत त आ हराणि दधि मन्थां परिस्रुतम् ।

जाया पतिं वि पृच्छति राष्ट्रे राज्ञः परिक्षितः ॥ ९ ॥

अभीव स्वः प्रजिहीते यवः पक्वः परा त्रिलम् ।

जनः स भद्रमेधते राष्ट्रे राज्ञः परिक्षितः ॥ १० ॥

इन्द्रः कारुमबूबुधदुत्तिष्ठ वि चरा जनम् ।

ममेदुग्रस्य चर्कृधि सर्व इत ते पृणादरिः ॥ ११ ॥

इह गावः प्रजायध्वमिहाश्वा इह पूरुषाः ।

इहो सहस्रदक्षिणोपि पूषा नि षीदति ॥ १२ ॥

Marfat.com

मोमा इन्द्र गावोरिषन् मो आसां गोपती रिषत ।
मासाममित्रयुर्जन इन्द्र मा स्तेन ईषत ॥ १३ ॥
उप नरं नोनुमसि सूक्तेन वचसा वयं भद्रेण वचसा वयम् ।
चनो दधिष्व नो गिरो न रिष्येम कदाचन ॥ १४ ॥

یہ کل چودہ منتر ہیں۔ جو اتھروید' کانڈ ۲۰' سوکت ۱۲۷ منتر ۱ تا ۱۴ پر مشتمل ہیں۔ پہلے ان کا نمبروار ترجمہ دیا جا رہا ہے پھر معانی اور اشارات کی وضاحت کی جائے گی۔ ترجمہ یہ ہے۔

۱۔ لوگو! احترام سے سنو! نراشنس کی تعریف کی جائے گی۔ ہم اس مہاجر ---- یا امن کے علمبردار کو ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان محفوظ رکھیں گے۔

۲۔ اس کی سواری اونٹ ہوگا اور اس کی بارہ بیویاں ہوں گی۔ اس کا درجہ اتنا بلند اور اس کی سواری اتنی تیز ہوگی کہ وہ آسمان کو چھوئے گی' پھر اتر آئے گی۔

۳۔ اس نے "مامح" رشی کو سو اشرفیاں' دس ہار' تین سو گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں۔

۴۔ تبلیغ کر اے احمد! تبلیغ کر جیسے چڑیاں پکے ہوئے پھل والے درخت پر چہچہاتی ہیں۔ تیری زبان اور تیرے دونوں ہونٹ قینچی کے دونوں پھلوں کی طرح چلتے ہیں۔

۵۔ حمد کرنے والے اپنی حمدوں کے ساتھ یا نمازی اپنی نمازوں کے ساتھ طاقتور سانڈ کی طرح جنگ میں جاتے ہیں اور ان کی اولاد اپنے گھروں میں یوں مامون رہتی ہے جیسے گائے اپنے ٹھکانوں میں۔

Marfat.com

۶۔ اے احمد! اس کلام حکیم کو مضبوطی سے پکڑ کہ یہ گا۔یوں اور مالوں کی اساس ہے اور اسے متقیوں تک پہنچا۔ جیسے بہادر نشانے پر تیر مارتا ہے۔

۷۔ وہ دنیا کا سردار جو دیوتا ہے۔ سب سے افضل انسان ہے۔ سارے لوگوں کا رہنما اور سب قوموں میں معروف ہے۔ اس کی اعلیٰ ترین تعریف و ثنا گاؤ۔

۸۔ اس شہرت یافتہ شخص نے گھر کی تعمیر کے دوران حکومت یا عدالت ہاتھ لیتے ہی ہر جانب امن وشانتی قائم کردی اور یہ بات ہر شوہر اپنی بیوی سے ذکر کر رہا تھا۔

۹۔ اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں ایک بیوی اپنے شوہر سے پوچھتی ہے کہ میں آپ کے لئے کیا لاؤں؟ دہی ؟ لسی ؟ یا کوئی اور نشاط انگیز مشروب؟

۱۰۔ ایک پکا ہوا (Barley) جو گڑھے سے نکل کر آسمان تک جاتا ہے۔ اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں انسان تقویٰ اور خیر کے اندر ترقی کرتا ہے۔

۱۱۔ اللہ نے احمد کو جگایا کہ اٹھ! اور یہاں وہاں لوگوں کے پاس جا اور میری بڑائی کر یقیناً میں ہی غالب ہوں۔ میں تجھے ساری نعمتیں دوں گا۔

۱۲۔ یہاں اے گایو! یہاں اے گھوڑو! یہاں اے انسانو! ترقی کرو اور بڑھو کیونکہ فقیروں کا سہارا اور ہزاروں کی خیرات کرنے والا یہاں بیٹھا ہے۔

۱۳۔ نہیں اے غالب رب! یہ گائیں ہلاک نہ ہوں اور ان کا چرواہا ہلاک نہ ہو اور اے غالب رب! ان کے دشمن اور ڈاکو ان پر غلبہ نہ پائیں۔

۱۴۔ ہم تعریفی کلمات اور نہایت عمدہ کلام سے بڑے ادب کے ساتھ ایک بہادر کے گن گاتے ہیں۔ تو خوشی سے ہمارے گیت قبول فرما۔ تاکہ ہم کبھی بھی ہلاکت یا خسارے میں نہ رہیں۔

Marfat.com

منتروں کے اس ترجمہ کے بعد آیئے اب ان کے مطالب اور اشارات پر غور کرتے ہیں۔ یہ اشارات اگرچہ اہل علم کے لئے واضح ہیں لیکن بہت سے حضرات کے لئے حیرت انگیز انکشاف سے کم کا درجہ نہیں رکھیں گے۔ یہ توضیح بھی منتروں کی ترتیب کے مطابق ہی دی جا رہی ہے اور سہولت کے لئے ترجمہ بھی پھر سے دیا جا رہا ہے۔

پہلا منتر

"لوگو! احترام سے سنو! نراشنس کی تعریف کی جائے گی۔ ہم اس مہاجر۔۔۔ یا امن کے علمبردار کو ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان محفوظ رکھیں گے۔"

☆ احترام سے سننے کی یہ تاکید جو یہاں ہے' وید میں اور جگہوں پر نہیں پائی جاتی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس شخصیت کا یہاں ذکر آرہا ہے' وہ وید کی باقی شخصیتوں سے نرالی ہے اور عظیم ہے۔

☆ نراشنس سنسکرت زبان کا لفظ ہے جو درحقیقت دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ ایک لفظ "نر" جس کا معنی ہے انسان۔ اس کو لاکر یہ بتانا مقصود ہے کہ یہاں جس شخصیت کا ذکر ہو رہا ہے وہ انسانوں میں سے ہے۔ وید کی دوسری شخصیات کی طرح دیوتا (فرشتہ یا جن) نہیں ہے۔

دوسرا لفظ "نراشنس" ہے۔ اس کا مطلب ہے "وہ شخص جس کی کثرت سے تعریف کی جائے" لہٰذا نراشنس کا بعینہ وہی معنی ہوا جو لفظ "محمد" کا ہے۔ دونوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ "محمد" عربی لفظ ہے اور "نراشنس" سنسکرت۔ لہٰذا اگر وید میں اس شخصیت کی مزید کوئی تفصیل نہ ہوتی' صرف یہی مبارک نام ہوتا تو یہ اس بات کو جاننے کے لئے کافی

١٩١٢٣٥

Marfat.com

شافی تھا کہ یہ پیشین گوئی محمد ﷺ کے متعلق ہے۔ لیکن مزید سنئے! فرمایا گیا۔

☆ "نراشنس" کی تعریف کی جائے گی۔

محمد ﷺ کی کس قدر تعریف کی گئی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت اور مدح وثناء میں لکھی گئی کتابیں کس قدر ہیں' اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں۔ مسلمان تو مسلمان' مختلف مذاہب کے غیر مسلموں نے بھی آپ ﷺ کی مدح وتعریف میں اتنا کچھ لکھا ہے کہ خود اپنے دین ومذہب کے نبیؑ کے بارے میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں لکھا۔ بلکہ ان انبیاء کے متعلق ان کے پاس کچھ زیادہ لکھنے کے لئے ہے ہی نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام سے ان کے عظیم احسانات کے باوجود یہودیوں کو ہمیشہ شکایت ہی رہی ہے۔ عیسائیوں کے پاس عیسی علیہ السلام کے چند معجزات ' چند تمثیلوں' چند تلخ وترش بیانات' صلیب پر چڑھنے اور آسمان پر جانے کے موہوم واقعات کے سوا کچھ نہیں۔ جن میں تعریف کم اور توہین کا پہلو زیادہ نکلتا ہے۔ ہندوؤں کی شخصیات اور بھی زیادہ پردے میں ہیں۔ پھر ان پر صحیح غلط جو کچھ وہ خامہ فرسائی کر سکے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی کی گئی تعریف کے مقابل میں ایسے ہی ہے جیسے سمندر کے مقابل میں قطرہ۔

☆ اور یہ جو مستقبل کے صیغے سے فرمایا گیا کہ "نراشنس کی تعریف کی جائے گی" اس کے معنی یہ ہیں کہ اس اتھرو وید کی تالیف کے زمانے تک "نراشنس" بھیجے نہیں گئے اور تمام محققین کا اتفاق ہے کہ اتھر وید چوتھی اور آخری وید ہے جو پہلی تین ویدوں سے کافی بعد میں لکھی گئی ہے اور ادھر صورت حال یہ ہے کہ سب سے پہلی وید جو بہت پہلے لکھی گئی تھی اس میں سکندر کے دور کی بلکہ اس کے بعد کے دور کی بعض شخصیات اور بعض واقعات کا ذکر ہے۔ لہٰذا جب سب سے پہلی اور پرانی وید اس حد تک متاخر

Marfat.com

ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ سب سے آخری وید حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی بعد کی ہو۔ اس سے نراشنس کے ظہور کے وقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

☆ اس منتر کے دوسرے مصرع میں نراشنس کو کورم کہا گیا ہے۔ لفظ کورم کے دو معنی ہیں۔ ایک "مہاجر" دوسرا "امن کا علمبردار"۔ ان میں سے جو معنی بھی کریں سب سے زیادہ محمد ﷺ اس پر صادق آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی جو انبیاء کی تاریخ کا سب سے مشہور واقعہ ہے۔

آپ ﷺ ہی امن کے علمبردار بھی تھے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت اور ظہور کے وقت مدینہ میں جہاں آپ ﷺ نے ہجرت کی، اوس وخزرج کے درمیان سو سال سے رہ رہ کر لڑائی چلی آرہی تھی۔ مشرقی عرب میں بکر و تغلب کے درمیان چالیس سال سے لڑائی چلی آرہی تھی۔ جس میں فریقین کے ستر ہزار آدمی مارے جا چکے تھے۔ بیچ عرب میں عبس وذبیان کے درمیان تہلکہ مچا ہوا تھا۔ یمن کے یہودی حکمران نے نجران کے عیسائی باشندوں کو زندہ جلا ڈالا تھا۔ جواب میں حبش کے عیسائیوں نے یمن پر قبضہ کرکے وہاں کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ پھر کعبہ بھی ڈھانا چاہا تو عذاب الٰہی نے ان کی کمر توڑ دی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر یمن پر فارسی چڑھ آئے۔ غرض ہر طرف جنگ وجدال کا طوفان بپا تھا۔ قبائل اپنی سکونت گاہوں میں محصور تھے۔ پھر بھی حملہ آوروں سے محفوظ نہ تھے۔ سکونت گاہ سے باہر نکلنا گویا موت کو دعوت دینا تھا۔ صرف دینی حرمت کے چار مہینے ان کے لئے پر امن تھے اور ان مہینوں میں وہ اپنے دائرے سے باہر آمد ورفت کر سکتے تھے۔ لیکن اس مختصر مدت کے لئے بھی جنگ سے

Marfat.com

باز رہنا ان کے لئے مشکل ہوجاتا تھااور وہ بعض مہینوں کو آگے پیچھے کر کے اس دوران بھی جنگ کا موقع نکال لیتے تھے۔

اس طوفان کے دوران آپ ﷺ کی دعوت ظاہر ہوئی۔ لوگ آپ ﷺ سے بھی اسی اسلوب سے پیش آئے۔ لیکن آپ ﷺ نے دوسرے اسلوب سے جواب دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پورا عرب صرف آٹھ سال کی مدت میں امن کا گہوارہ بن گیا۔ وہ جو چالیس چالیس اور سو سو برس سے لڑتے آرہے تھے۔ اس طرح بھائی بھائی ہوگئے کہ ہر ایک دوسرے کی جگہ اپنی جان دینا اپنی سعادت سمجھنے لگا۔ جہاں قافلے راہ چلتے ہوئے لوٹے اور مارے جاتے تھے' وہاں ہودج نشین عورت تنہا سینکڑوں میل سے آتی جاتی اور کوئی ترچھی نظر اٹھا کر دیکھنے والا نہ ہوتا تھا۔

غرض انبیاء کی پوری تاریخ میں امن قائم کرنے کا یہ کارنامہ محمد ﷺ کے علاوہ کسی نے انجام نہ دیا۔

☆ اس منتر کے آخری مصرع میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ آپ کے دشمنوں کے درمیان جن کی تعداد ساٹھ ہزار نوے ہوگی' آپ کی حفاظت کرے گا۔

اس میں دشمن کی تعداد کا تعین نہایت باریکی کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس بناء پر یہ نہایت عظیم اور حیرتناک پیشنگوئی ہے۔ شارحین اس کا مصداق ڈھونڈنے اور محمد ﷺ پر اس کو چسپاں کرنے کے سلسلے میں حیران وپریشان ہیں اور بھاگ دوڑ کر بوڑھوں' بچوں اور عورتوں سمیت مکہ کی آبادی کا تخمینہ لگاتے پھرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ حفاظت کا سوال اس دشمن سے پیدا ہوتا ہے جو آپ کے قتل کے درپے ہو۔ لہٰذا عورتوں' بچوں اور بوڑھوں کو شمار کرنا صحیح نہیں اور ان کو ملا کر بھی مکہ کی آبادی مذکورہ

Marfat.com

تعداد کو قطعاً نہیں پہنچتی تھی۔

صحیح یہ ہے کہ دشمن سے مراد وہ مردان جنگی ہیں جو تلوار لے کر آپ کے مقابل آئے۔ یا جنہوں نے خفیہ طریقہ سے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی کیونکہ ان ہی سے آپ کی جان کو خطرہ تھا۔ لہٰذا انہیں سے آپ کی حفاظت بھی مطلوب تھی اور نہایت حیرت سے سنئے کہ اس قسم کے آپ کے دشمنوں کی تعداد ٹھیک ساٹھ ہزار نوے تھی۔ قریش اور ان کے خلفاء بنو غطفان اور ان کے شرکاء کل دس ہزار تھے۔ جو جنگ خندق میں اکٹھے آئے تھے اور دوسرے جنگوں میں چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کے اندر' اسی طرح یہود کے مختلف قبائل کے مردان جنگی کی تعداد دس ہزار تھی جو خیبر میں تقریباً یکجائی طور سے لڑے اور باقی جنگوں میں متفرق طور پر۔ رومی جنہوں نے مدینہ پر دھاوا بول کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجانی چاہی اور جن سے مقابلے کے لئے رسول اللہ ﷺ تبوک تشریف لے گئے تو سامنے نہ آئے' ان کی تعداد چالیس ہزار تھی کل دشمن سات ہوئے۔ منافقین جنہوں نے تبوک میں ساتھ جانے سے معذرت کرلی' ۸۰ تھے اور جو تبوک میں گئے وہ ۱۲ یا ۱۳ تھے۔ انہوں نے واپسی میں آپ کو قتل کرنے کا بھی اقدام کیا لیکن ناکام رہے۔ ان میں سے دو یا تین متذبذب تھے اور انہوں نے توبہ کرلی۔ دس نفاق پر قائم رہے لہٰذا ان کی کل تعداد نوے ہوئی یوں آپ کے قتل کے خواہاں دشمنوں کی تعداد ٹھیک ٹھیک ٦٠ ہزار ٩٠ ہوتی ہے' جن کے درمیان اللہ نے آپ ﷺ کی حفاظت کی۔

نوٹ: منتر کے اس زیر بحث ٹکڑے میں لفظ روشم استعمال ہوا ہے۔ یہ جہاں دشمنی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے وہیں جزیرۃ العرب کے باشندوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ یہاں اگر یہ دوسرا معنی لیا جائے تو اس بات کا تعین ہوجاتا ہے

Marfat.com

کہ نراشنس پیغمبر کا تعلق جزیرۃ العرب سے ہوگا اور معلوم ہے کہ جزیرۃ العرب سے صرف محمد ﷺ مبعوث ہوئے ہیں۔

دوسرا منتر

"اس کی سواری اونٹ ہوگی اور اس کی بارہ بیویاں ہوں گی۔ اس کا درجہ اتنا بلند اور اس کی سواری اتنی تیز ہوگی کہ وہ آسمان کو چھوئے گی پھر اتر آئے گی۔"

یہ منتر محمد ﷺ کے بارے میں بالکل واضح ہے۔ اس کی ہر بات آپ پر صادق آتی ہے اور آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ ذیل میں اشارہ دیا جارہا ہے۔

☆ اونٹ آپ کی مستقل سواری تھی۔ سفر میں' غزوات میں اور دوسرے عام موقعوں پر آپ اونٹ ہی کی سواری فرمایا کرتے تھے۔

☆ نراشنس کی سواری اونٹ ہونے سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ اس کی بعثت موٹروں اور ہوائی جہازوں کے اس دور تک موخر نہ ہوگی بلکہ اس زمانہ میں ہوگی جب اونٹ اور اس جیسے جانور سواری کے طور پر استعمال ہو رہے ہوں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس رسول کی بعثت کا زمانہ گزر چکا۔ آئندہ اس کے آنے کا انتظار --- جیسا کہ ہندو حضرات کر رہے ہیں' صحیح نہیں۔

اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کا ظہور ریگستانی علاقے میں ہوگا کیونکہ اونٹ ریگستانی علاقہ کی سواری ہے اور معلوم ہے کہ ملک عرب ایک ریگستانی علاقہ ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر ہندوستان میں پیدا نہ ہوگا۔ برہمن یا آریہ نسل سے بھی نہ ہوگا اور ہندو دھرم پر بھی نہ ہوگا کیونکہ ہندو دھرم

Marfat.com

میں پیغمبروں کے لئے اونٹ کا گوشت اور دودھ حرام ہے۔ اور برہمن کے لئے اونٹ کی سواری حرام ہے۔ چنانچہ برہمن اگر کسی جبر کے بغیر اپنی مرضی سے اونٹ یا گدھے پر سوار ہوجائے تو وہ بھرشٹ (ناپاک) ہوجاتا ہے۔ اور جب یہ پیغمبر برہمن نہ ہوگا تو آریہ نسل سے بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ آریہ نسل میں پیغمبری اور نبوت برہمن کے ساتھ خاص ہے۔ جب یہ طے ہوگیا کہ نراشنس ریگستانی علاقے سے ہوگا اور آریہ یا ہندو نہ ہوگا تو یہ بھی طے ہوگیا کہ وہ سرزمین عرب سے ہوگا۔

☆ وہ تجرد کی زندگی گزارنے والا (برہم چریہ) نہ ہوگا بلکہ شادی کرے گا اور شادی بھی ایک نہیں بلکہ بارہ عورتوں سے کرے گا اور یہ بات ٹھیک ٹھیک محمد ﷺ پر صادق آتی ہے۔ آپ کی کل بارہ بیویاں تھیں۔ جبکہ آپ کے سوا کسی اور نبی یا مصلح کی بیویوں کی یہ تعداد نہ ہوئی۔ آپ کی بارہ بیویوں کے نام یہ ہیں۔

۱- سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا- ۲- سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا- ۳- سیدہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا- ۴- سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا- ۵- سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا- ۶- سیدہ ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا- ۷- سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا- ۸- سیدہ ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا- ۹- سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا- ۱۰- سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا- ۱۱- سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا- ۱۲- سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا-

نوٹ: اس منتر کے پہلے مصرع کے دوسرے فقرے کے ترجمہ میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ سنسکرت کے مشہور ہندوستانی عالم پنڈت "وید پرکاش

Marfat.com

اپادھیائے" نے اپنی کتاب نراشنس اور انتم رشی ص ۱۴ میں وہی ترجمہ کیا ہے جو پیچھے گزر چکا ہے۔ لیکن بعض دوسرے اہل علم کہتے ہیں کہ یہاں وید کے نسخوں میں اختلاف ہے۔ عام نسخوں میں [illegible] (دور دش) ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا "بارہ بیویاں" لیکن بعض نسخوں میں [illegible] (دور درش) ہے یعنی دال اور شین کے درمیان راء زیادہ ہے۔ اور اس نسخہ کے مطابق یہ معنی کیا گیا ہے کہ "اس کی بیویاں ہوں گی اور اس کی سواری کے لئے دو خوبصورت اونٹنیاں ہوں گی۔ یہ معنی بھی محمد ﷺ پر ہی صادق آتا ہے۔ آپکے پاس سواری کے لئے دو خوبصورت اونٹنیاں تھیں۔ ایک کا نام قصواء اور دوسری کا نام عضباء تھا۔

بعض نے "دور دیش" کا معنی کیا ہے "ڈبل دس" یعنی ۲۰.......
اور ترجمہ یوں کیا ہے "اس کے پاس" ۲۰ اونٹنیاں ہوں گی جن پر وہ خود سوار ہوگا اور اپنی بیویوں کو سوار کرے گا۔

اب یہ بھی عجیب بات ہے کہ نبی ﷺ کی ملکیت میں کل ۲۰ اونٹنیاں تھیں۔ ۲ سواری کے لئے خاص تھیں۔ باقی سے دودھ حاصل کیا جاتا تھا۔ لیکن ضرورت کے وقت وہ سواری کے لئے بھی استعمال کی جاتی تھیں بالخصوص سفر کے دوران آپ بیویوں کو ان پر سوار فرماتے تھے۔
(دیکھئے طبقات ابن سعد ۱/ ۴۹۴' ۴۹۵ معارف لابن قتیبہ ص ۱۴۹ تلقیح الفہوم لابن الجوزی ص ۱۴)

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ محمد ﷺ کی بیویوں کے علاوہ کسی اور نبی کی بیوی یا بیویوں نے اونٹ کی سواری نہیں کی۔

☆ اس منتر کے دوسرے مصرع میں اسراء اور معراج کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس واقعہ میں آپ کو براق پر سوار کیا گیا جس کا قدم وہاں پڑتا

Marfat.com

تھا جہاں اس کی نگاہ جاتی تھی۔ اس نے راتوں رات آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی پھر مکہ میں لا اتارا۔ یہ بات بھی محمد ﷺ کے علاوہ کسی اور میں نہیں پائی گئی۔

تیسرا منتر

"اس نے مامح رشی کو سو اشرفیاں' دس ہار' تین سو گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں"۔

☆ نراشنس کو پہچاننے کے لئے یہ بھی بڑا اہم اور فیصلہ کن منتر ہے۔ اس میں اس کو "مامح رشی" کہا گیا ہے۔ یہ نام رگ وید منڈل ۵ سوکت ۲۷ منترا میں بھی آیا ہے۔ اس کے بارے میں دو امکان ہیں۔ ایک یہ کہ یہ عربی زبان کے لفظ "محمد" کا سنسکرت تلفظ ہو۔ یعنی عربی زبان کا لفظ محمد سنسکرت زبان میں جاکر لفظ مامح بن گیا ہو۔ یاد رہے کہ دو زبانوں میں ایک ہی لفظ کے تلفظ میں اتنا فرق تعجب خیز نہیں۔ عربی کا یحیٰ۔ عبرانی میں یوحنا اور یوحس کہلاتا ہے۔ الیاس کو ایلیاء اور یونس کو یوناہ اور یونان کہا جاتا ہے وغیرہ۔

اس لفظ کے بارے میں دوسرا امکان یہ ہے کہ یہ خالص سنسکرت کا لفظ ہو ایسی صورت میں "ما" اور "مح" دو لفظوں کا مجموعہ ہوگا...... "ما" اپنے بعد والے لفظ کے معنی کی بڑائی' عظمت اور کثرت کو بتاتا ہے۔ اور "مامح" کا معنی ہے وہ شخص جس کی خوب تعریف و ثناء کی جائے۔ لہٰذا "مح" کا معنی یہ ہوا کہ جس کی خوب تعریف وثناء کی جائے۔ بعینہ یہی معنی لفظ محمد کا بھی ہے۔ دونوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ ایک عربی اور ایک سنسکرت میں ہے۔

☆ اس کے بعد اس منتر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ اس رشی (پیغمبر) کو سونشک (اشرفیاں) عطا کرے گا۔ نشک خالص سونے کے سکے کو کہتے ہیں

Marfat.com

جو آگ میں تپا کر ڈھالا جاتا ہے شت پتھ براہمن' کانڈ ۱۲ پرپاٹھک ۹' برہمن ایک میں ہے کہ سونا انسان میں روحانی قوت کے لئے استعارہ ہے۔" لہٰذا اس سے مراد اس پیغمبر کے ایسے سو ساتھی ہیں جو آزمائش کی آگ میں تپ کر بالکل کھرے ثابت ہوئے ہوں۔ پس اس سے اشارہ مہاجرین حبشہ کی طرف ہے۔ جنہیں مشرکین مکہ نے ایسی شدید آزمائشوں میں ڈالا تھا جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مگر وہ اتنے کھرے ثابت ہوئے کہ بال برابر بھی دین وایمان سے نہ ہٹے۔ پھر دیکھو! یہ کیسی عجیب مطابقت ہے کہ ان مہاجرین حبشہ کی کل تعداد ایک سو ایک تھی۔ جن میں سے ایک شخص عبید اللہ بن جحش حبشہ پہنچنے کے بعد مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا اور مرگیا۔ باقی سو افراد دین اسلام پر نہایت پختگی سے قائم رہے۔

☆ پھر کہا گیا ہے کہ اللہ نے اس کو دس ہار عطا کئے۔ ہار سب سے نفیس زیور ہوتا ہے جو گلے کا مال' سینے سے متصل' دل سے لگا ہوا اور پہننے والے اور دیکھنے والوں کی نظر میں سب سے خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے اشارہ ہے کہ اس رسول کو دس ایسے ساتھی عطا کئے جائیں گے جو اپنی خوبیوں میں سب سے ممتاز اور خود رسول کی نظر میں سب سے اچھے اور محبوب ہوں گے۔ اور یاد رہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ایسے دس ساتھی ہوئے جنہیں آپ نے نام لے لے کر یوں برملا خوشخبری سنائی۔

۱۔ ابوبکر جنت میں۔ ۲۔ عمر جنت میں ۳۔ عثمان جنت میں۔ ۴ علی جنت میں۔ ۵۔ طلحہ جنت میں۔ ۶ زبیر جنت میں۔ ۷ عبدالرحمن بن عوف جنت میں۔ ۸۔ سعد بن مالک (یعنی سعد بن ابی وقاص) جنت میں۔ ۹۔ سعید بن زید جنت میں۔ ۱۰۔ اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین جنت میں۔

(دیکھئے مسند احمد ۱/۱۸۸ جامع ترمذی' مناقب عبدالرحمن بن عوف حدیث نمبر

Marfat.com

۳۷۴۷ (۶۴۷/۵، ۶۴۸) اور حدیث نمبر ۳۷۵۷) (۶۵۱/۵) سنن ابن داؤد السنہ باب فی الخلفاء ۲/ ۵۶۳- نیز اسے اور بہت سارے محدثین نے بھی روایت کیا ہے)

غرض یہ دس حضرات صحابہ اپنے اس وصف میں ایسے ممتاز ہوئے کہ آج تک ان کو پوری امت قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھتی اور ان کا ذکر کرتی چلی آرہی ہے۔ رضی اللہ عنہم

☆ اس کے بعد اس منتر میں کہا گیا ہے کہ اللہ نے اس رسول کو تین سو تیز رو گھوڑے عطا کئے۔ "گھوڑوں کے لئے لفظ "اروں" استعمال کیا گیا ہے۔ "اروں" ان تیز رو گھوڑوں کو کہا جاتا ہے جسے آریہ نہیں بلکہ دوسری قومیں بالخصوص عرب استعمال کرتے ہیں۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ یہاں جس پیغمبر کی پیشنگوئی چل رہی ہے وہ ہندوستان میں نہیں بلکہ کہیں اور کا بالخصوص عرب کا ہوگا۔

بہر حال گھوڑے کا لفظ بہادری اور جوانمردی کی علامت ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس پیغمبر کو تین سو جوانمرد بہادر عطا کئے جائیں گے جو میدان جنگ میں لڑائی اور دفاع میں ایک امتیازی شان رکھیں گے۔ اس سے اشارہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی طرف ہے۔ ان کی تعداد تین سو تیرہ یا تین سو چودہ تھی۔ انہوں نے بالکل بے سروسامانی کے عالم میں ایک ہزار اعلی درجے کے بہادر، ہتھیاروں سے لیس اور جنگ آزما مشرکین سے ٹکر لی اور انہیں شکست فاش دی۔ ستر کو مارا اور ستر کو قید کیا مگر خود ان صحابہ کے بھی چودہ آدمی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ لہٰذا کل میں تین سو باقی رہے۔ جو ہر معرکہ میں محمد ﷺ کے ہمرکاب ہوتے تھے۔ یہی تین سو کی تعداد اس منتر میں بھی بتائی گئی ہے۔

Marfat.com

ان شرکائے جنگ بدر کو باقی صحابہ پر کیسی فضیلت حاصل تھی اس کا اندازہ صحیح بخاری اور بیہقی کی اس روایت سے کیجئے کہ جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ لوگ اہل بدر کو اپنے اندر کیسا شمار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! افضل ترین اور سب سے بہتر مسلمان۔ حضرت جبرئیل نے کہا ایسے ہی بدر میں حاضر ہونے والے فرشتے بھی۔

(بخاری حدیث نمبر ۳۹۹۲ فتح الباری ۷/۳۶۲)

☆ آخری بات اس منتر میں یہ کہی گئی ہے کہ اس پیغمبر کو دس ہزار گائیں عطا کی گئیں یاد رہے "سیدھے" شریف ہر طرح کی چلتر بازیوں اور چھل کپٹ سے دور انسان کے لئے گائے کا لفظ بولا جانا آج بھی ہندوستان و پاکستان میں عام ہے۔ کسی کی سیدھائی بیان کرنی ہو تو کہتے ہیں وہ بالکل اللہ میاں کی گائے ہے۔ اس لئے دس ہزار گائیوں سے مراد ایسے پاکیزہ صفات انسان ہیں جو ہر طرح کی ہیرا پھیری سے پاک تھے۔ ایسے قدسی صفات صحابہ فتح مکہ کے موقع یہ دس ہزار کی تعداد میں محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور حق یہ کہ انسانی نگاہوں نے ان سے پہلے اور ان کے بعد ایسے پاکیزہ انسان نہیں دیکھے لہٰذا اس منتر کا یہ حصہ بھی آپ پر ٹھیک پورا اترا۔

چوتھا منتر

تبلیغ کر اے احمد! تبلیغ کر۔ جیسے چڑیاں پکے ہوئے پھل والے درخت پر چہچہاتی ہیں تیری زبان اور دونوں ہونٹ قینچی کے دونوں پھلوں کی طرح چلتے ہیں۔

☆ اس منتر میں ریبھ نام کا انسان مخاطب ہے۔ سنسکرت میں ریبھ کا بعینہ وہی معنی ہے جو عربی میں احمد کا ہے۔ یعنی کثرت سے یا سب سے بڑھ کر اللہ کی حمد وثناء کرنے والا۔

Marfat.com

☆ پھر اس ریبھ یعنی احمد کو تبلیغ کا حکم دیتے ہوئے تبلیغ کے اس عمل کو پھلدار درخت پر چڑیوں کے چہچہانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چڑیوں کی چہچہاہٹ بڑی سہانی اور نغمہ و سرور لئے ہوئے ہوتی ہے۔ ادھر دین اسلام کی تبلیغ کی اساس قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ (اس بارے میں دیکھئے خود قرآن مجید۔ سورہ جمعہ ۲، طلاق ۱۱۔ الانفال، ۲ الجاثیہ ۳۱ وغیرہ) اور معلوم ہے کہ قرآن کی تلاوت اپنے اندر وہ نغمگی جاذبیت اور سہانی کشش رکھتی ہے کہ اگر کوئی خوش الحان قاری تلاوت شروع کردے تو پوری کائنات دم سادھے گوش بر آواز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ادیان و مذاہب کے عالمی اجتماعات میں جب بھی قرآن کی تلاوت شروع ہوئی تو کسی کو یارائے ضبط نہ رہا۔ اور بلا امتیاز مذہب و دین اور بلا امتیاز زبان و لغت ہر ایک کے چہرے آنسوؤں سے تر بتر ہو گئے۔ اس لئے تبلیغ اسلام کے عمل کو چڑیا کی چہچہاٹ سے جو تشبیہ دی گئی ہے۔ وہ نہایت ہی شاندار، جامع اور بلیغ تشبیہ ہے۔ پھر چڑیا اپنی چہچہاہٹ کے دوران نہایت پر سرور ہوتی ہے۔ نبی ﷺ بھی اپنی تبلیغ کے دوران نہایت پر سرور ہوتے تھے۔ آپ کی نظر میں اس سے زیادہ پر لطف کوئی کام تھا ہی نہیں۔ اس لئے اس راہ میں آپ کو جان کی بھی پرواہ نہ تھی۔ (دیکھئے سورہ کہف۔ ٦)

پھر ان چہچہانے والی چڑیوں کا پکے ہوئے پھل والے درخت پر ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس وقت یہ دعوت اٹھے گی دنیا ہر طرف سے تنگ آکر پکے ہوئے پھل کی طرح اس دعوت کی جھولی میں جانے کے لئے تیار ہو گی۔ چنانچہ جس وقت اسلام کی دعوت اٹھی۔ دنیا یہودیت و عیسائیت، ہندو مت اور بدھ مت اور ہر طرح کے ازموں اور دھرموں سے تنگ اور بیزار ہو چکی تھی۔ اس لئے ظہور دعوت کے وقت وہ تھوڑا سا ٹھٹھکی پھر اس

Marfat.com

کے دامن میں آگری جیسے پکا ہوا پھل ٹپکتا ہے۔

یہاں یہ ذکر بھی بے جا نہ ہوگا کہ خود قرآن مجید کے اندر بھی کلمہ اسلام کو ایک پھلدار درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ارشاد ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى السَّمَاءِ تُؤْتِى اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۞ (ابراھیم 24-25)

تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے کس طرح کلمہ طیبہ کی مثال اس پاکیزہ درخت سے بیان کی ہے جس کی جڑ ثابت ہے اور جس کی شاخ آسمان میں ہے۔ جو اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل ہر وقت دیتا رہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

☆ اس منتر کے دوسرے مصرع میں کہا گیا ہے کہ تیری زبان اور دونوں ہونٹ قینچی کے دو پھلوں کی طرح چلتے ہیں۔ اس میں آپ کی زبان سے ادا ہونے والے کلام کی نوعیت بتائی گئی ہے۔ قینچی چلتی ہے تو کپڑے کو کاٹتی اور دو ٹوک کرتی جاتی ہے۔ اس لئے مطلب یہ ہوا کہ آپ کا کلام دو ٹوک ہوگا۔ اس میں کس طرح کا التباس اور غموض نہ ہوگا۔ اور آپکے منہ سے ادا ہونے والے کلام کی ٹھیک یہی نوعیت تھی۔ قرآن سراپا دو ٹوک اور حق وباطل کے لئے فرقان ہے۔ اور قرآن کے علاوہ بھی جو کچھ آپ نے فرمایا وہ اسی طرح دو ٹوک تھا۔ اور سپیدہ صبح کی طرح پیش آیا۔

پانچواں منتر

حمد کرنے والے اپنی حمدوں کے ساتھ یا نمازی اپنی نمازوں کے ساتھ طاقتور سانڈ کی طرح جنگ میں جاتے ہیں اور ان کی اولاد اپنے گھروں میں یوں مامون رہتی ہے جیسے گائیں اپنے ٹھکانوں میں"

Marfat.com

اس منتر کے کئی نکات قابل ذکر ہیں۔ یعنی

☆ اس رسول کو ماننے والے اور امتی "حمادین" حمد کرنے والے اور نمازی کہلائیں گے۔ کیونکہ وہ حمد اور اور نماز کے پابند ہوں گے۔ اور معلوم ہے کہ محمد ﷺ کے امتی "حمادین" کہلاتے ہیں۔ اور اس کا سبب جیسا کہ کعب احبار سے مروی ہے' یہ ہے کہ یہ اچھے برے ہر حال میں اور ہر مقام پر اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (سنن دارمی۔ مقدمہ ۹/۵'۶)

اور یہی امت نمازی بھی ہے کہ شہر اور دیہات سمندر اور خشکی ہر جگہ نماز کا اہتمام کرتی ہے۔

☆ اس منتر کا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ یہ لوگ جنگ کے دوران بھی حمد اور نماز کا اہتمام کریں گے اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو محمد ﷺ کی امت کے علاوہ کسی اور قوم میں نہیں پائی گئی۔ صرف یہی امت ہے جو کثرت سے اللہ کی حمد اور اس کا ذکر اور اس سے دعا و تضرع کرتی ہے اور جنگ کے دوران بھی نماز کا اہتمام کرتی ہے جسے "صلاۃ الخوف" کہتے ہیں اور یہی امت ہے کہ جنگ کے ایام میں بھی خواہ وہ جس قدر چور چور ہو رات کو اس کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں۔ اور اپنے رب کے سامنے نماز اور دعاء و مناجات میں مشغول رہتی ہے۔ اور اس کا نقشہ وہی ہوتا ہے جسے ایک رومی فوجی نے بیان کیا تھا کہ "یہ دن کے شہسوار اور رات کے راہب (عبادت گزار) ہیں۔ (دیکھئے تاریخ طبری ۳/۶۰۲ مطبوعہ دار المعارف مصر)

اس منتر کا تیسرا نکتہ یہ ہے کہ اس رسول کے ماننے والے بزدل نہیں بلکہ بہادر اور جنگجو ہوں گے۔ کہیں سے خطرے کی آواز آئی تو ادھر کو اڑ پڑیں گے۔ اور طاقتور سانڈ کی طرح انتہائی بہادری سے لڑیں گے۔ (سانڈ ہندوؤں کے نزدیک انتہائی قوت و شجاعت کی علامت ہے)۔

Marfat.com

اب دیکھو محمد ﷺ کے اصحاب انسانی تاریخ کے سب سے بہادر لوگ تھے۔ دنیا کے نامور بہادروں نے ان سے کئی گنا زیادہ فوج لے کر ان پر دھاوے بولے۔ لیکن منہ کی کھائی' اور فتح و سربلندی مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔

چھوتھا نکتہ یہ ہے کہ جب یہ لوگ جنگ میں نکلیں گے تو ان کی اولاد اپنے گھروں میں اس طرح مطمئن ہوگی جیسے گائے اپنے ٹھکانوں میں"

اور یہ بات ٹھیک محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ کو حاصل تھی۔ دشمن سے جنگ کے لئے بیس سے زیادہ مرتبہ آپ اس طرح مدینہ خالی چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے کہ مدینہ میں موجود بوڑھوں' بچوں' عورتوں اور معذوروں کا بچاؤ کرنے والا کوئی نہ تھا۔ جبکہ مدینہ چہار جانب سے دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔ اور خود مدینہ کے اندر منافقین کی شکل میں ان کا پانچواں کالم بھی موجود تھا۔ اور ان حالات میں ان کے لئے مدینہ پر دھاوا بول دینے کا گولڈن چانس تھا۔ لیکن ان حالات میں ایک بار بھی کسی دشمن کو مدینہ کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرات نہ ہوئی اور مسلمانوں کی عورتیں' بچے اور بوڑھے بالکل بے خوف و خطر رہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث ہے جس میں ان کا بیان ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ عسفان تک گئے اور وہاں کئی روز پڑاؤ ڈالے رکھا۔ کچھ لوگ کہنے لگے ہم یہاں بیکار پڑے ہیں۔ جبکہ بچے پیچھے ہیں۔ اور ان کے بارے میں اطمینان نہیں۔ نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا تمہاری یہ کیسی بات ہے جو مجھے پہنچی ہے؟ پھر آپ نے مدینہ کی محبت' اس کی حرمت اور اس کے لئے اپنی دعاء کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا مدینہ کی جو بھی گھاٹی یا راستہ ہے اس پر دو دو فرشتے پہرہ دے رہے ہیں یہاں تک کہ تم

Marfat.com

لوگ مدینہ پہنچ جاؤ- پھر آپ نے کوچ کا حکم دیا تو ہم نے کوچ کیا یہاں تک کہ مدینہ آپہنچے تو اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے- ہم نے مدینہ پہنچ کر اپنے اپنے کجاوے بھی نہیں اتارے تھے کہ ہم پر بنو عبداللہ بن غطفان نے چھاپہ مار دیا حالانکہ اس سے پہلے انہیں کوئی چیز برانگیختہ نہیں کر رہی تھی- (دیکھئے صحیح مسلم کتاب الحج حدیث نمبر ۴۷۵ (۲/۱۰۰۱٬ ۱۰۰۲)

اس سے معلوم ہوا کہ جنگ کے دوران فرشتوں کے ذریعہ مدینہ کی حفاظت کی جاتی تھی اور بچوں٬ عورتوں وغیرہ کو قطعا خوف نہ ہوا کرتا تھا-

چھٹا منتر

اے احمد! اس کلام حکیم کو مضبوطی سے پکڑ کہ یہ گایوں اور مالوں کی اساس ہے اور اسے متقیوں تک پہنچا جیسے بہادر نشانے پر تیر مارتا ہے"

☆ اس منتر کا مخاطب ربیبہ ہے- اور ہم پیچھے بتا چکے ہیں کہ "احمد" کے ہم معنی ہے اور کلام حکیم جس کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے وہ قرآن مجید ہے جس کی تلاوت چڑیوں کے چہچہانے کی طرح کی جاتی ہے٬ اور دو ٹوک کلام یہ ہے جس کے ساتھ زبان اور ہونٹ قینچی کی طرح حرکت کرتے ہیں- اس کو کلام حکیم اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ حکمت سے پر ہے- اور یہاں اس کو پکڑنے کا حکم جس انداز سے دیا گیا ہے وہ بعینہ انبیاء ورسل سے تخاطب کا انداز ہے اللہ کا ارشاد ہے يَا يَحْيٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ اے یحیٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ-

☆ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ "یہ گایوں اور مالوں کی اساس ہے تو اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں- ایک یہ کہ اس کلام پر عمل کرنا اموال کی فراوانی اور برکت کا سبب ہے- جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۞ (ابراھیم 7)

Marfat.com

اگر تم نے شکر کیا تو ہم تمہیں اور بڑھائیں گے اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ یہ کلام آخرت کی کامیابی کے علاوہ دنیا میں بھی غلبے اور حکمرانی کی بنیاد ہے' یہ بات قرآن نے بھی بتائی ہے اور تاریخ بھی اس کی شاہد ہے کہ جب تک مسلمان قرآن پر عمل پیرا رہے غالب اور حکمران رہے۔ اور حکمرانی مال و دولت کی فراوانی کی بنیاد ہوتی ہے۔

☆ اس منتر کے دوسرے مصرع مین یہ بتایا گیا ہے کہ اس کلام حکیم کا نشانہ متقی لوگ ہیں۔ یہ کلام ان کے دلوں میں اس طرح بیٹھے گا جیسے تیر نشانے پر بیٹھتا ہے۔ ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ کلام بے اثر نہ رہے گی۔ بلکہ اس کے ماننے والوں کی پوری ایک جماعت تیار ہوجائے گی۔

ساتواں منتر

" وہ دنیا کا سردار جو دیوتا ہے۔ سب سے افضل انسان ہے سارے لوگوں کا رہنما سب قوموں میں معروف ہے۔ اس کی اعلیٰ ترین تعریف وثنا گاؤ

یہ منتر نبی ﷺ کی کئی صفات پر مشتمل ہے۔

☆ آپ کو دنیا کا سردار کہا گیا۔ حدیث میں بھی آپ کو سید ولد آدم یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار بتایا گیا ہے چنانچہ دنیا میں آپ کو سرداری کا جو مرتبہ حاصل ہوا وہ کسی اور کو نہ ملا اور آخرت میں بھی آدم اور سارے انبیاء آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔

☆ آپ کو دیوتا اور سب سے افضل انسان کہا گیا اور واقعی آپ اتنے پاکیزہ خصال تھے کہ انسان ہوتے ہوئے دیوتا یعنی فرشتہ تھے۔ دیکھنے والے اس کے لئے آپ کی سیرت پاک دیکھیں۔

☆ آپ کو سارے لوگوں کا رہنما کہا گیا ہے یہ بات بھی محمد ﷺ کے ساتھ

Marfat.com

خاص ہے کہ آپ کو ساری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ جبکہ باقی انبیاء ورسل خاص اپنی قوم کے لئے بھیجے جاتے تھے۔

☆ آپ کو تمام قوموں میں معروف بتایا گیا ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے متعلق پیشگوئی وبشارت ہر قوم میں موجود ہوگی۔ لہٰذا ہر قوم آپ کو جانتی ہوگی اور آپ کی منتظر ہوگی۔ اور محمد ﷺ کا معاملہ ٹھیک ایسا ہی تھا۔ ہر قوم میں آپ کی آمد کی پیشینگوئی موجود ہے۔ اور آپ کی آمد پر ان کے علماء نے آپ کو پہچانا بھی ہے۔ لیکن کچھ تو ایمان لائے۔ اور کچھ نے اپنی دنیا بچانے اور سنوارنے کے لئے آپ کا انکار کر دیا۔ اور اپنی قوم کو انکار کے جھانسے میں لگا دیا۔

☆ آخری بات یہ کی گئی ہے کہ "اس کی بہترین تعریف وثنا گاؤ" یہ لفظا تو حکم ہے لیکن حقیقتاً خبر ہے۔ یعنی لوگ آپ کی بہترین تعریف وثنا کریں گے اور واقعی محمد ﷺ کی ایسی مدح وثنا کی گئی ہے کہ کسی قوم نے خود اپنے انبیاء کی بھی ویسی مدح وثنا نہیں کی۔ پھر اس مدح وثناء کو گانے کا حکم ہے اور عجیب بات ہے کہ محمد ﷺ علیہ وسلم کے لئے جو جو درود اور سلام معروف ہیں وہ شعر کی شکل میں ڈھل جاتے ہیں۔ اور بہترین ترنم کے ساتھ پڑھے جا سکتے ہیں۔

آٹھواں منتر

اس شہرت یافتہ شخص نے گھر کی تعمیر کے دوران حکومت یا عدالت ہاتھ لیتے ہی ہر طرف امن و شانتی قائم کر دی۔ یہ بات ہر شوہر اپنی بیوی سے ذکر کر رہا تھا۔

یہاں سیاق سے واضح ہے کہ گھر سے مراد کوئی ایسا گھر ہے جو پوری قوم میں محترم ہو۔ اور جس کی تعمیر کے کسی مسئلہ پر جھگڑا کھڑا ہوا ہو' اور اس

Marfat.com

جھگڑے کا فیصلہ اسی (نراشنس) کے ذمہ کیا گیا ہو۔ اور اس نے ایسا فیصلہ کیا ہو جس سے ایک تو ہر طرف امن وسکون قائم ہوگیا ہو اور دوسرے گھر گھر اس کے فیصلے کی دھوم مچ گئی ہو۔

اب دیکھئے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسا صرف ایک ہی واقعہ پیش آیا ہے۔ مکہ کا خانہ کعبہ پورے اہل مکہ' بلکہ پورے عرب میں محترم تھا' محمد ﷺ کی زندگی کے پینتیسویں سال اس کی پھر سے تعمیر کرنی پڑی۔ اس تعمیر میں سارے اہل مکہ شریک تھے۔ اس کا ایک پتھر جسے حجر اسود کہتے ہیں بڑا تاریخی اور متبرک پتھر مانا جاتا تھا۔ اسے اس کی جگہ رکھنے میں جھگڑا پڑ گیا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ اس کو یہ شرف حاصل ہو۔ جھگڑے نے طول پکڑا۔ کئی دن گزر گئے۔ قریب تھا کہ جنگ ہوجاتی بالاخر طے ہوا کہ پہلا شخص جو مسجد میں داخل ہو اسی سے فیصلہ کرایا جائے۔ اس کے بعد سب سے پہلے محمد ﷺ داخل ہوئے۔ لوگوں نے دیکھتے ہی شور مچا دیا" یہ امین ہے۔ ہم اس سے راضی ہیں۔ یہ محمد ﷺ ہیں۔ آپ قریب آئے تو معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ نے ایک چادر لی' بیچ میں پتھر رکھا اور ہر قبیلہ کے سردار سے کہا کہ چادر کا کنارہ پکڑ کر اٹھائیں' سب نے ایسا ہی کیا۔ جب پتھر اپنی جگہ کے برابر پہنچ گیا تو آپ نے اسے اس کی جگہ فٹ کردیا۔ یہ فیصلہ اتنا عمدہ تھا کہ پوری قوم عش عش کر اٹھی۔ اور گھر گھر دھوم مچ گئی۔

ایک مطلب یہ بھی لیا گیا ہے کہ گھر کی تعمیر سے مراد بتوں اور ناخداؤں سے خانہ کعبہ کی پاکی وصفائی ہے" اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ کام محمد ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر کیا تھا۔ اور اس وقت امن وشانتی قائم کرنے کا وہ شاندار بلکہ شاہکار عمل تھا جس کی پوری انسانی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور دیر تک جس کی دھوم گھر گھر مچی رہی۔

Marfat.com

نواں منتر

"اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں ایک بیوی اپنے شوہر سے پوچھتی ہے کہ میں آپ کے لئے کیا لاؤں؟ دہی؟ لسی؟ یا کوئی اور نشاط انگیز مشروب؟

یہ اشارہ ہے کہ اس شخص کی حکومت میں ضروریات زندگی کی کس طرح فراوانی ہوگی اور واقعی محمد ﷺ نے جو حکومت قائم کی اس کا یہی حال ہوا۔ کہاں تو آپ سے پہلے عرب کا یہ حال تھا کہ لوگ فقرو فاقے کے خوف سے اپنے بچوں تک کو مار ڈالتے تھے اور کہاں یہ حال ہوا کہ صدی بھی نہ گزرنے پائی اور آدمی سونے کی خیرات لے کر نکلتا تو اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملتا۔

محمد ﷺ کے علاوہ اور تو کسی پیغمبر نے حکومت قائم نہیں کی۔ اگر اور کسی کی امت نے حکومت قائم بھی کی تو اس فراوانی کو وہ کبھی نہ پہنچی۔

دسواں منتر

"ایک پکا ہوا جو گڑھے سے نکل کر آسمان تک جاتا ہے۔ اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں انسان.... تقویٰ' اور خیر کے اندر ترقی کرتا ہے"

"یہ مثال انجیل کی تمثیل کے عین مطابق ہے۔ مسیح علیہ السلام کا ارشاد ہے "آسمان کی بادشاہت ایسی ہی ہے کہ ایک انسان زمین میں بیج ڈال کر سو جاتا ہے اور رات اور دن دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور بیج ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کیسے؟ کیونکہ زمین خود پھل لاتی ہے۔ پہلے پتے' پھر بالی' پھر بالی میں بھرا ہوا گیہوں لیکن جب پھل پک جاتا ہے تو اس وقت درانتی چلاتا ہے کیونکہ اس کے کاٹنے کا وقت آچکا ہے" اور فرمایا۔ آسمان کی بادشاہت کی مثال رائی کے دانہ کی مثال ہے جو سب سے چھوٹا بیج

Marfat.com

ہے مگر جب بڑھتا ہے تو وہ تمام سبزیوں میں بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ درخت بن جاتا ہے اور اس کی شاخوں پر پرندے اپنا گھر بناتے ہیں۔ (انجیل متی ۱۳' ۳۱ ' ۳۲ ' لوقا ۱۳ ' ۱۹)

قرآن مجید نے بھی انجیل کی اس تمثیل کا حوالہ دیا' ارشاد ہے۔

وَمَثَلُهُمْ فِيْ الاِنْجِيلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۞ (الحجرات 29)

اور انجیل میں ان (صحابہ کرام) کی مثال ایک کھیتی کی سی ہے جس نے اپنی سوئی (انکھا) نکالی' پھر اس کو طاقت دی' اور وہ موٹی ہو کر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی' کسانوں کو بھلی لگنے لگی تاکہ ان سے کفار کو جلائے۔ اللہ نے ان میں سے ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے"

اس کے علاوہ خود قرآن نے بھی اسلام کی یہی مثال بیان کی ہے اللہ کا یہ ارشاد گزر چکا ہے۔

اَلَمْ تَرَكَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرعُهَا فِيْ السَّمَاءِ تُؤْتِي اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۞ (ابراھیم 24-25)

تم دیکھتے نہیں کہ کس طرح اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال اس پاکیزہ درخت سے بیان کی ہے جس کی جڑ ثابت ہے اور جس کی شاخ آسمان میں ہے' وہ اپنے پھل ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا رہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

Marfat.com

غرض رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور دعوت کے لئے انجیل اور قرآن میں جو مثال بیان کی گئی ہے وہی مثال وید کے مذکورہ منتر میں بھی ہے۔

ایک نکتہ یہ بھی قابل غور ہے کہ پودے کو گڑھے سے نکلنے کی بات کہی گئی ہے چنانچہ محمد ﷺ کی دعوت مکہ سے اٹھی۔ مکہ ناف زمین کہلاتا ہے اور پیٹ کے اندر ناف کی حیثیت ایک گڑھے جیسی ہوتی ہے۔ لہٰذا دونوں میں کیسی خوب مطابقت ہے۔

نوٹ! اب تک کے آخری تین منتروں میں بتایا گیا ہے کہ نراشنس جس کے متعلق پیشینگوئی چل رہی ہے--- حکمران بھی ہوگا۔ اور وہ خود حکومت کرے گا اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو محمد ﷺ کے سوا کسی اور نبی میں نہیں پائی گئی۔ اگر بنی اسرائیل کے بعض انبیاء حکمران ہوئے بھی تو ان پر یہ بشارت کسی صورت فٹ نہیں آتی۔

گیارہواں منتر:

"اللہ نے احمد کو جگایا کہ اٹھ! اور یہاں وہاں لوگوں کے پاس جا اور میری بڑائی کر۔ یقیناً میں ہی غالب ہوں۔ میں تجھے ساری نعمتیں دوں گا۔

اس منتر کی کئی باتیں قابل غور ہیں۔ مثلاً

☆ اس میں اللہ کے مخاطب کو "کاروم" کہا گیا ہے اور اس کے بعینہ وہی معنی ہیں جو "احمد" کے ہیں یعنی اللہ کی بکثرت حمد وثناء کرنیوالا۔ لہٰذا "کاروم" اور "احمد" دونوں مترادف ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلا سنسکرت اور دوسرا عربی کا لفظ ہے۔ پس اس منتر کا تعلق محمد ﷺ سے ہے۔ اس منتر کے پیچھے ٹھیک وہی نقشہ ہے جو محمد ﷺ کو پیغمبری دیتے وقت پیش آیا۔ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں ہے کہ آپ حراء سے اپنی خلوت کے ایام پورے کرکے گھر واپس آرہے تھے۔ راستے میں پکارے گئے۔ آپ نے

Marfat.com

آگے دیکھا' پیچھے دیکھا' داہنے دیکھا' بائیں دیکھا کہیں کچھ نظر نہ آیا پھر نگاہ اوپر اٹھائی- کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتہ (جبرائیل) آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے- اسے دیکھ کر سخت رعب طاری ہوا- گھر آئے- بیوی سے کہا پانی کے چھینٹے مارو- کمبل اوڑھا دو- انہوں نے ایسا ہی کیا- آپ لیٹ گئے اور اس کے بعد وحی آئی-

یٰا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۞ قُمْ فَاَنْذِرْ ۞ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۞ (المدثر 1— 4)

اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی کر-

منتر اور حدیث دونوں جگہ کسی سونے یا لیٹنے والے کو اٹھانے اور مخاطب کرنے کا انداز بالکل یکساں ہے- پھر منتر میں جو کچھ کہا گیا ہے اس موقع پر نازل ہونے والی آیات میں جو کچھ کہا گیا ہے ان دونوں میں عجیب حد تک مطابقت اور یکسانیت ہے- ایک ہلکے سے تقابل سے اس کی وضاحت ہوتی ہے-

وید کا منتر

ا- اللہ نے احمد کو جگایا

۲- اٹھ! اور یہاں وہاں لوگوں کے پاس جا-

۳- اور میری بڑائی کر- (لہٰذا بت وغیرہ چھوڑ)

۴- میں تجھے ساری نعمتیں دوں گا- (لہٰذا قوم سے جزاء مت چاہ)

۵- یقیناً میں ہی غالب ہوں- (لہٰذا صبر کے ساتھ اپنے کام پر جمے رہو-)

قرآن کی آیت

ا- او کمبل اوڑھنے والے! (یہ سونے والے کو جگانے کی آواز ہے)

۲- اٹھ! اور ڈرا- (ڈرانے کا کام یہاں وہاں لوگوں کے پاس جا کر ہی ہو سکتا ہے)

Marfat.com

۳- اور اپنے رب کی بڑائی کر، اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندی چیز (یعنی بت وغیرہ) چھوڑ۔

۴- اور زیادہ چاہنے کے لئے احسان مت کر۔ (اس معنی میں یہ آیت بھی ہے کہ "تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا")

۵- اور اپنے رب کے لئے صبر کر (کام پر جمے رہو)

بارہواں منتر

یہاں اے گایو! یہاں اے گھوڑو! یہاں ترقی کرو اور بڑھو کیونکہ فقیروں کا سہارا اور ہزاروں کی خیرات کرنے والا یہاں بیٹھا ہے"

یہ اسلامی حکومت کے دور میں ہمہ گیر ترقی کا بیان ہے۔ اور واقعتہ خلافت راشدہ کے عہد میں ہمہ جہت ترقی کا ایسا ہی ریلا تھا کہ پہلے جتنی ترقی بمشکل صدیوں میں ہوا کرتی تھی۔ اس عہد میں کہیں بڑھ کر آٹھ دس سال کے اندر ہونے لگی۔ اس منتر کے دوسرے حصے میں نبی ﷺ کے مزید اوصاف کا ذکر ہے۔ (۱) فقیروں کا سہارا۔ (۲) ہزاروں کو خیرات دینے والا ابوطالب نے کیا خوب کہا ہے۔

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

آپ خوبصورت ہیں۔ آپ کے چہرے سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کے محافظ ہیں۔

نوٹ۔ ممکن ہے کہ اس منتر میں گائے سے نیک لوگ، گھوڑے سے بہادر لوگ اور انسانوں سے عام لوگ مراد ہوں۔ اور مقصود یہ ہو کہ ہر اچھے قسم کے لوگ اپنے اپنے دائرہ میں خوب ترقی کریں گے۔ اور ان اوصاف وکمالات کے جوہر کھلیں گے۔ اور یہ بات بھی محمد ﷺ کے عہد نبوت اور

Marfat.com

آپ کے خلفاء کے عہد خلافت میں ہوئی۔

تیرھواں منتر:

"نہیں اے غالب رب! یہ گائیں ہلاک نہ ہوں۔ اور ان کا چرواہا ہلاک نہ ہو۔ اور اے غالب رب! ان کا دشمن اور ڈاکو ان پر غلبہ نہ پائے۔

یہ نراشنس اور اس کی امت کے لئے دعا ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ اللہ ان کی حفاظت کرے گا۔ دشمن یعنی مشرک اور ڈاکو یعنی شیطان انہیں نابود نہ کر سکیں گے۔ اور واقعی آپ کا لایا ہوا دین اپنی اصلی شکل میں محفوظ ہے۔ جبکہ کوئی اور دین اپنی اصلی شکل میں محفوظ نہیں۔ اسی طرح آپ کی امت حق پر جمے ہوئے ایک طائفہ کے ساتھ موجود ہے۔ جبکہ اسے مٹانے کے لئے کوئی حکمت اور تدبیر چھوڑی نہیں گئی۔ فالحمد للہ

چودھواں منتر

"ہم تعریفی کلمات اور نہایت عمدہ کلام سے بڑے ادب کے ساتھ ایک بہادر کے گن گاتے ہیں۔ تو خوشی سے ہمارے گیت قبول فرما۔ تاکہ ہم کبھی ہلاکت یا خسارے میں نہ رہیں۔"

یہ سارے منتروں کا حسن خاتمہ ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کو ماننے اور آپ کے گن گانے ہی میں کامیابی اور نجات ہے۔ بصورت دیگر ناکامی اور گھاٹا ہے۔ یہی بات اللہ نے بھی اس آیت میں فرمائی ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِيْ الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِيْنَ ۝ (آل عمران 85)

جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت کے اندر گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

اب تک پچھلے صفحات میں وید سے جتنے منتر ذکر کئے جا چکے ہیں۔ یہ کل

Marfat.com

چودہ منتر ہیں جو اتھروید کے بیسویں کانڈ کے ایک سو ستائیسویں سوکت میں آئے ہیں۔ اس سوکت کو کنتاپ سوکت کہا جاتا ہے۔ ہندو اس کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔ دھارمک اجتماعات اور تقریبات کے موقعوں پر سترہ (١٧) سادھو باہم ملکر اسے دیر تک پڑھتے اور دہراتے رہتے ہیں۔ گویا انہیں حکم ہے کہ ان منتروں کو خوب اچھی طرح یاد رکھیں۔ اور ان سے غافل نہ ہوں۔

کنتاپ' پیٹ کے اندر موجود اندرونی غدود اور گلٹیوں کو کہتے ہیں۔ لہٰذا منتروں کے اس مجموعے کو اس نام سے موسوم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ یہ پیٹ کے غدود کی طرح پوشیدہ اور اہم رازوں پر مشتمل ہے۔ یا یہ کہ ان میں ذکر کی ہوئی باتیں ایسے مقام پر ظاہر ہوں گی جسے باقی زمین سے وہی نسبت ہوگی جو پیٹ کو باقی جسم سے ہے۔ اور معلوم ہے کہ مکہ ناف زمین ہے۔ لہٰذا مقصود یہ ہوا کہ ان منتروں کے اسرار وہیں سے ظاہر ہوں گے۔ اب دیکھئے کہ مکہ سے کون سا راز ظاہر ہوا؟ یہی کہ ان منتروں میں " نراشنس" محمد "ربیھ اور کاروم (احمد کے نام سے جو شخص اپنی صفات وخصوصیات اور علامات کے ساتھ مذکور ہے۔ وہی اللہ کی طرف سے نبوت وپیغمبری لے کر ظاہر ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

کنتاپ کے ایک اور معنی بھی کئے جاتے ہیں "گناہوں سے پاک دکھوں کو دور کرنے والا" یہ دونوں خصوصیات بھی محمد ﷺ میں تھیں۔

اللہ کا ارشاد ہے

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۞ (الجمعة 2)

آپ لوگوں پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور انہیں گناہوں سے پاک وصاف کرتے ہیں اور انہیں کتاب حکمت سکھاتے ہیں۔ اور ارشاد ہے

Marfat.com

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۝ (الاعراف 157)

آپ ان سے ان کا بوجھ اتارتے ہیں اور وہ پھندے چھڑاتے ہیں جو انہیں لگے ہوئے تھے۔

یعنی رسوم ورواج کے بندھنوں کو چھڑا کر زندگی کا دکھ دور کرتے اور راحت پہنچاتے ہیں۔

یہاں تک سوکت اپنے معانی ومطالب کے ساتھ مکمل ہوجاتا ہے۔ اب ہم مختلف ویدوں میں نراشنس کے متعلق جو اکا دکا متفرق اشلوک یا منتر ہیں۔ انہیں پیش کرتے ہیں سب سے پہلی اور قدیم وید۔ رگ وید کا منڈل ایک' سوکت ۱۳' منتر ۳۔ اس طرح ہے۔

'नराशंसमिहप्रियमस्मिन्यज्ञ उप ह्वये ।
मधुजिह्वं हविष्कृतम् ॥' —ऋग्वेदसंहिता १।१३।३॥

(ترجمہ) اے محبوب نراشنس! میٹھی زبان اور قربانیوں والے' میں تیری قربانیوں کا وسیلہ پکڑتا ہوں" یہ منتر ہندوؤں کے نزدیک اہم منتروں میں سے ہے۔ اسے وہ پوجا کے دوران پڑھتے ہیں۔ ان میں نراشنس کی دو خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ ایک "پریہ" یعنی ہر دلعزیز محبوب جس سے عام وخاص سب محبت کرتے ہوں۔ دوسرے "مدھو جھوا" یعنی میٹھی گفتگو کرنے والے شیریں کلام۔

محمد ﷺ میں یہ دونوں خصوصیات بدرجہ کامل موجود تھیں۔ چنانچہ کسی قوم میں کوئی انسان اتنا محبوب نہ ہو جتنے محمد ﷺ صحابہ کرام اور مسلمانوں میں ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں مشرکین کا نمائندہ عروہ بن مسعود مشرکین کو مخاطب کرکے بتلاتا ہے۔

"واللہ! میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں۔ واللہ!

Marfat.com

میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی کرتے ہیں۔ واللہ وہ کھنکار بھی تھوکتے تھے تو کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر پڑتا تھا' اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا تھا۔ اور جب وہ کوئی حکم دیتے تھے تو اس کی بجا آوری کے لئے سب دوڑ پڑتے تھے' اور جب وہ وضو کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا ان کے وضو کے پانی کے لئے لوگ لڑ پڑیں گے' اور جب کوئی بات بولتے تھے تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے تھے اور فرط تعظیم کے سبب انہیں بھرپور نظر سے نہ دیکھتے تھے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۷۳۱' ۲۷۳۲ (فتح الباری ۵/۳۸۹)

بلکہ محمد ﷺ کے صحابہ آپ سے اس حد تک محبت کرتے تھے کہ انہیں یہ تو گوارا تھا کہ ان کی گردنیں کٹ جائیں مگر یہ گوارا نہ تھا کہ آپ ﷺ کے ناخن میں خراش آجائے۔ جنگ احد میں ایک عورت کے شوہر بھائی اور باپ تینوں شہید ہوگئے۔ انہیں خبر دی گئی تو بولیں' رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ بتایا گیا بخیر ہیں۔ بولیں ذرا دکھا دو! دکھایا گیا تو بے ساختہ پکار اٹھیں

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ

آپ کے بعد ہر مصیبت ہیچ ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۹۲۲) غرض محبت وفدایت کے ایسے واقعات بے شمار ہیں۔ آج بھی اس کا ہلکا عکس دیکھنا ہو تو دیکھو کہ آپ کی سیرت وسنت پر جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں دنیا کے کسی موضوع پر نہیں لکھی گئیں اور آج بھی گیا سے گیا گزرا مسلمان سب کچھ برداشت کرتا ہے مگر نبی کے بارے میں اہانت وگستاخی کا ایک کلمہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

دوسری خصوصیت یعنی شیریں گفتاری میں بھی محمد ﷺ یگانہ تھے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ آپ کی گفتگو میٹھی دو ٹوک تھی۔ نہ کم نہ زیادہ۔ بول ایسے

Marfat.com

کہ گویا موتی جھڑ رہے ہیں۔ (مستدرک حاکم ۹/۳) آپ کو جامع کلمات اور دو ٹوک خطاب دیا گیا تھا۔ آپ کی بات سننے والا ہمہ تن گوش ہو جاتا۔ اور لوگ اس طرح بغور سنتے گویا سروں پر چڑیا ہے۔ یہ تو آپ کی اپنی ذاتی گفتگو کا حال تھا۔ قرآن کی شیریں کلامی آج بھی عرب و عجم کو سرمست رکھتی ہے۔

رگ وید ہی میں منڈل ایک سوکت ۱۰۶ کا منتر نمبر ۴ یہ ہے

'नराशंसं वाजिनं वाजयन्निह क्षयद्वीरं पूषणं सुम्नैरीमहे ।
रथं न दुर्गाद् वसवः सुदानवो विश्वस्मान्नो अंहसो निष्पिपर्तन ॥'
—ऋग्वेद १।१०६।४

(ترجمہ) ہم عظیم نراشنس کی جو بہت بڑا رہنما ہے تعریف وثنا کرتے ہیں۔ اے کرم والے! تو ظاہر ہو تاکہ ہمیں گناہوں سے پاک کرے۔ اور کٹھن راستے سے ہمارا رتھ پار کرے"

اس منتر میں نراشنس سے خاص گزارش یہ کی جا رہی ہے کہ وہ آکر گنگاروں کو گناہوں سے پاک کرے۔ محمد ﷺ کی اس خصوصیت کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔ یہاں اتنا مزید اضافہ کرلیں کہ آپ نے لوگوں کو گناہوں سے پاکی کی وہ رغبت دلائی کہ اگر کسی سے کوئی گناہ ہوگیا تو اس نے از خود آکر گزارش کی کہ اسے پاک کردیں۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اس پاکی کے لئے اسے جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا آپ نے اسے ٹالنا بھی چاہا کہ وہ اللہ کے حضور توبہ کرے اور پاک ہوجانے کی امید رکھے تو اتنے سے وہ مطمئن نہ ہوا۔ اور بالآخر پاکی کے لئے جان دیدی۔ کٹھن راستے سے رتھ پار کرنے جانے" کا مطلب زندگی کی مشکلات سے نجات دلانا ہے۔ اور یہ کام بھی محمد ﷺ نے خوب کیا ہے۔ رسم ورواج کے جتنے بندھن تھے' اور جن میں جکڑ کر انسانیت سسک رہی تھی آپ نے ان سب کو توڑ پھینکا اور ایک آسان'

Marfat.com

آزاد اور شریفانہ انسانی دور شروع کیا۔

رگ وید منڈل ۲ ' سوکت ۳ منتر ۲ یہ ہے

'नराशंस: प्रतिधामान्यञ्जन् तिस्रो दिव: प्रति मह्ना स्वर्चि: ।'

--—ऋग्वेद संहित, २।३।२।।

اس میں نراشنس کو "سورچی" کہا گیا ہے سورچی دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ ایک "سو" جس کا معنی حسن وجمال ہے۔ دوسرا "ارچی" اس کا معنی ہے ایسا خوبصورت جس کے چہرے سے نور کی شعاعیں پھوٹی ہوں۔

محمد ﷺ کی خوبصورتی کا یہی حال تھا۔ آپ سب سے خوبصورت انسان تھے۔ آپ کے چہرے پر روشنی جگمگاتی تھی۔ اور جب آپ گفتگو فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے درمیان سے نور سا نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

باقی رہی یہ بات کہ "وہ اپنے نور سے گھر کو بھر دے گا" تو یہ بات بھی محمد ﷺ ہی پر صادق آتی ہے۔ آپ جس گھر میں تشریف لے جاتے۔ نور سا برستا محسوس ہوتا۔ اس کے علاوہ اللہ نے آپ کو قرآن دیا تھا۔ جو نور مبین ہے۔ اس میں حق وعدل کی بھرپور روشنی ہے۔ اس کتاب کی روشنی بھی گھر پہنچی۔ اور اس نے مسلم وکافر ہر گھر کو روشن کیا۔ اور ظلم کی وہ اندھیری رات ختم کردی جس میں ساری دنیا غلطاں وپیچاں تھی۔ گھروں کو نور سے بھرنے کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گھر گھر اس کی تعریف ہوگی۔ اور اس کی خوبیوں کے گن گائے جائیں گے۔ اور یہ بات بھی جیسی کچھ محمد ﷺ کے لئے ہوئی کسی اور کے لئے نہ ہو سکی۔

رگ وید منڈل ۵ سوکت ۵ کا منتر ۲ یہ ہے۔

'नराशंस: सुषूदतीमं यज्ञमदाभ्य: ।
कविर्हि मधुहस्त्य: ।।'

—ऋग्वेद संहिता ५।५।२।।

Marfat.com

اس منتر میں نراشنس کو کوی ”کہا گیا ہے۔ کوی دو لفظوں کا مجموعہ ہے ۔ ایک ”ک“ جو اللہ سبحانہ وتعالی کے لئے بولا جاتا ہے۔ دوسرا ”وی“ جو خصوصی رابطہ وتعلق کو بتاتا ہے۔ لہٰذا ”کوی“ کے اشتقاقی معنی ہوں گے ”وہ شخص جس کا اللہ تعالی سے خاص ربط وتعلق ہو۔ یعنی وہ اللہ کا خصوصی اور مقرب بندہ ہو۔ لیکن لغت اور ویدک استعمال میں یہ حسب ذیل قسم کے لوگوں پر بولا جاتا ہے۔

(۱) جس کو اللہ تعالی کی بھرپور معرفت حاصل ہو۔

(۲) جسے اللہ تعالی نے غیب کی باتیں بتائی ہوں۔ اور اس نے وہ باتیں لوگوں کو بتائی ہوں۔

(۳) جسے اللہ نے ایسا علم دیا ہو کہ وہ سب پر یہاں تک کہ فرشتوں پر بھی فوقیت لے گیا ہو۔ گویا وہ روحانی دنیا کا بادشاہ ہو۔

نراشنس کو ”کوی“ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں یہ ساری صفات ہوں گی۔ اور حق یہ ہے کہ یہ صفات محمد ﷺ میں جیسی کچھ تھیں کسی اور میں نہ تھیں۔

آپ سب سے بڑھ کر اللہ کی معرفت رکھتے تھے۔ اور اس کا تقوی اور خوف بھی سب سے زیادہ آپ ہی کے اندر تھا۔۔ آپ کو اللہ تعالی نے غیب کی بھی بہت سی باتیں بتائی تھیں۔ اور وہ باتیں آپ نے لوگوں کو بتائیں۔ چنانچہ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات‘ دنیا کے فتنے‘ قیامت کی نشانیاں‘ قیامت کے مناظر‘ جنت وجہنم کے حالات وغیرہ وغیرہ سب غیب کی باتیں ہیں جو اللہ نے آپ کو بتائیں‘ اور آپ نے لوگوں کو بتائیں۔ اور جو آج تک قرآن اور کتب حدیث میں محفوظ چلی آرہی ہیں۔

آپ کا علم بھی اتنا وسیع تھا کہ کسی مخلوق کا علم اس کے ہم پلہ نہیں ہو

Marfat.com

سکتا، میں اس کی طرف ایک اجمالی اشارہ کئے دیتا ہوں۔

☆۳ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور تصرفات کا علم اور وہ بھی نہایت باریک تفصیلات کے ساتھ۔ اس بارے میں آپ سے اتنا کچھ منقول ہے کہ دوسرے انبیاء سے اس کا عشر عشیر بھی منقول نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حقوق، اس کی عبادات، اس کے تقرب اور اس کی رضا کے حصول سے متعلق علم۔ یہ علم بھی انتہائی وسیع ہے اور تمام گوشوں کو شامل ہے۔

☆ نفوس کے تزکئے اور تہذیب واخلاص کا اور شیطان کے بہکاوے اور مکرو فریب سے حفاظت کا علم ہے۔

☆ اخلاق و آداب اور سلوک وتصرفات کا علم۔

☆ کھانے پینے، لین دین، گفتار وکردار، معاملات وضروریات پالنے پوسنے وغیرہ کے سلسلے میں حلال وحرام کا علم۔

☆ خاندان اور معاشرے میں انسانی زندگی کی تنظیم سے تعلق رکھنے والا علم۔

☆ قواعد معاش، یعنی کمائی، وتجارت، اقتصاد، حرفت وصنعت، کرایہ داری اور خدمت وغیرہ سے تعلق رکھنے والے علوم۔

☆ ملکی سیاست، قومی معاملات اور بین الاقوامی تعلقات ومسائل سے تعلق رکھنے والے علوم۔

☆ جنگ وصلح سے تعلق رکھنے والے علوم جس کا آغاز اسباب ومقدمات اور وجوہ جواز کی تعیین سے ہوتا ہے۔ اور جنگ وصلح، قید وفدیہ، احسان یا غلامی اور قتل یا آزادی تک جاتا ہے۔

☆ عدل وانصاف اور حقوق انسانی کے لئے ان کی فراوانی سے تعلق رکھنے

Marfat.com

والے علوم۔

☆ اس کائنات کی پیدائش اور تدبیر سے تعلق رکھنے والے علوم' جن میں انسان کے نفع نقصان' اور ہدایت وگمراہی کے پہلوؤں پر اس کائنات کی دلالت کا حصہ بھی شامل ہے۔

☆ فرشتے' اور جن شیاطین سے متعلق علوم کہ ان کی پیدائش کیونکر ہوئی۔ ان کے اعمال وتصرفات' اور مقاصد ومہمات کیا ہیں؟ ان کی قدرت' ان کا مرتبہ اور ان کے علوم کیا ہیں؟ کون کون سے اعمال خیر فرشتوں کے حوالے کئے گئے ہیں اور جن وشیاطین کو گمراہ کرنے اور شرک وکفر فسق وفجور اور شرو فساد پر ابھارنے کے کیسے کیسے ہتھکنڈے دیئے گئے ہیں۔ پھران سے کیونکر بچا جا سکتا ہے اور جو ان کے چنگل میں پھنس گیا ہو اسے کیسے نکالا جا سکتا ہو۔

☆ پچھلے دور میں اللہ نے کسی قوم پر جو احسان یا عقاب کیا ہے اس کی تفصیل' اور اس سے نصیحت وعبرت کا پہلو۔

☆ آئندہ جو اہم واقعات اور عجیب وغریب تغیرات پیش آئیں گے ان کا بیان' اور یہ رہنمائی بھی کہ ان حالات وظروف میں کون سا موقف نجاح وفلاح کا ضامن ہوگا۔

وہ علوم اور ٹیکنالوجی جو انسانی معاشرے کو ترقی وخوشحالی کی طرف لے جائیں ان کی بنیاد وقواعد کی تاسیس۔

☆ موت' ما بعد موت' قیامت ومابعد قیامت سے تعلق رکھنے والے علوم۔ وغیرہ وغیرہ پھر یہ سارے علوم اپنی کثرت اور تنوع کے باوجود اس طرح متناسب ہیں کہ کسی علم کا کوئی نقطہ کسی دوسرے علم کے کسی نقطے سے نہ اپنی اصل اور اساس میں ٹکراتا ہے' نہ منطوق ومفہوم میں۔ نہ مقصود

Marfat.com

ہدف میں، اور نہ نتیجہ وغایت میں۔

وَلَوْكَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۞ (النساء 82)

حالانکہ اگر یہ غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو اس میں لوگوں کو بہت سے اختلافات ملتے۔

پھر یہ سارے علوم حتمی اور قطعی ہیں۔ چودہ سو برس کے تجربے نے ثابت کردیا ہے کہ ان میں غلطی یا بھول چوک کا کوئی امکان نہیں۔

نراشنس سے متعلق وید کے بیانات ختم ہوئے۔ یہاں ایک بار پھر ان کا خلاصہ دے دیا جاتا ہے۔ تاکہ واضح ہوجائے کہ یہ بیانات کس طرح محمد ﷺ پر فٹ آتے ہیں۔

۱۔ آنے والے کا نام "نراشنس" ہوگا۔ اور اس کا معنی ہے "محمد"

۲۔ اس کو مخاطب کیا گیا ہے لفظ "ربھ" سے اور اس کا معنی ہے "احمد"۔

۳۔ نیز مخاطب کیا گیا ہے لفظ "کاروم" سے۔ اور اس کا معنی بھی ہے "احمد"۔

۴۔ وہ میٹھی زبان والا شیریں کلام ہوگا۔ اس کی بات صاف اور دو ٹوک ہوگی۔ اس میں کوئی التباس اور ایچ پیچ نہ ہوگی۔

۵۔ سب سے خوبصورت ہوگا۔

۶۔ بڑا رہنما، پاکیزہ رسول، افضل البشر اور دنیا کا سردار ہوگا۔ اس کی رسالت سارے انسانوں کی طرف ہوگی۔ اور وہ سب قوموں میں معروف ہوگا۔

۷۔ لوگوں کو گناہوں سے پاک وصاف کرے گا۔

۸۔ اللہ اسے غیب کی باتیں بتائے گا۔ اور وہ لوگوں کو اس کی خبر دے گا۔

۹۔ اس کی خوب تعریف وثنا کی جائے گی۔

Marfat.com

۱۰- وہ مہاجر ہو گا۔

۱۱- امن کا علمبردار ہو گا۔

۱۲- اللہ اسے ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے درمیان محفوظ رکھے گا۔

۱۳- اس کی سواری اونٹ ہو گی۔ (اونٹ کی سواری کا زمانہ گزر چکا۔)

۱۴- اس کی بارہ بیویاں ہوں گی۔ (محمد ﷺ کی بیویوں کی تعداد یہی تھی۔)

۱۵- اس کی سواری اس قدر تیز رفتار ہو گی کہ آسمان کو چھو کر زمین پر اتر آئے گی۔ (معراج کی رات ایسا ہی ہوا۔)

۱۶- اللہ اسے خالص سونے کی سو اشرفیاں دے گا۔ (مہاجر حبشہ کی تعداد سو تھی۔)

۱۷- دس ہار دے گا۔ (دس صحابہ تھے جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔)

۱۸- تین سو عمدہ گھوڑے دے گا۔(زندہ بچنے والے شرکائے بدر کی تعداد یہی تھی۔)

۱۹- اور دس ہزار گائیں دے گا۔ (فتح مکہ میں حاضر ہونے والے صحابہ کی تعداد یہی تھی۔)

۲۰- وہ ملحدوں، ظالموں اور فاجروں کے خلاف جنگ کرے گا۔

۲۱- اس کے ساتھی اللہ کی بہت حمد کرنے والے اور نمازی ہوں گے۔ جنگ کے دوران بھی حمد اور نماز کی پابندی کریں گے۔

۲۲- اور نہایت بہادری سے لڑیں گے۔

۲۳ ان کی عورتیں اور بچے جنگ کے دوران اپنے گھروں میں بالکل مامون محفوظ مطمئن ہوں گے۔

۲۴- اسے حکمت بھرا کلام دیا جائے گا جو پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہو گا۔ اور ان کی قبولیت کے ایسے نشانے پر بیٹھے گا جیسے تیر اپنے نشانے پر بیٹھتا

Marfat.com

ہے۔ اس کلام پر عمل پیرا ہونا حکمرانی اور مال ودولت کی فراوانی کا ذریعہ ہوگا۔ اور اس کی تلاوت ایسی ہوگی جیسے پکے ہوئے پھلدار درخت پر پرندے کی چہچہاہٹ۔ (اور یہ ساری خصوصیات قرآن مجید کی ہیں۔)

۲۵۔ بیت اللہ کی تعمیر کے دوران اس کی بڑی حکمت ظاہر ہوگی۔ جس سے امن قائم ہوگا۔ ________ ۔ اور لوگوں کو بڑی خوشی ہوگی۔ (حجر اسود کے تنازع کا فیصلہ)

۲۶۔ بہت بیت کو بتوں سے پاک کرتے ہوئے جس وقت حکومت اپنے ہاتھ میں لے گا ایسا امن قائم کے لے گا کہ سارے لوگ خوش ہوجائیں گے۔ (فتح مکہ کے موقع پر عام معافی)

۲۷۔ اس کی قائم کردہ حکومت کے دوران زندگی بڑے امن وآسائش سے گزرے گی۔

۲۸۔ اور انسان اس حکومت کے دوران خیر اور تقوی میں ترقی کرے گا۔

۲۹ اس کی دعوت اس پودے کی طرف ہوگی جو بیج سے شروع ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے تناور فلک بوس درخت ہوجاتا ہے۔

۳۰۔ وید کے بیان اور یا یہا المدثر کے نزول کے واقعہ میں عجیب وغریب مطابقت ہے۔

۳۱۔ وہ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کا محافظ ہوگا۔ ہزاروں کے صدقے کرے گا۔ اس کے بعد عہد میں انسان وحیوان سبھی آسائش پائیں گے۔

۳۲۔ آخر میں اس کے لئے اور اس کی امت کے لئے دشمنوں اور ڈاکوؤں سے حفاظت کی دعا ہے۔ اور انتہائی محبت وادب کے ساتھ اس مدح کی سوغات پیش کی گئی ہے۔

اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ساری خصوصات اور تمام حالات محمد ﷺ

Marfat.com

کے ساتھ مخصوص ہیں۔ انسانی تاریخ میں ان باتوں کا وجود کسی اور شخص کے اندر نہیں پایا گیا۔ لہٰذا ان پیشنگوئیوں اور بشارتوں سے آپ ہی مقصود ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہندوؤں کی ویدوں میں نبی اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ۔ پیدائش سے فتح مکہ تک۔

ہندو کتب میں ایک کلکی اوتار (رسول) کی آمد کی پیشینگوئی واشگاف الفاظ میں موجود ہے۔ یہ ہندوؤں کے نزدیک بڑی عظیم الشان پیشینگوئی ہے جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے اور ہندو اس کلکی اوتار کی آمد کا اب بھی انتظار کر رہے ہیں لیکن آیئے ! دیکھتے ہیں اس انتظار کی حقیقت کیا ہے؟ یعنی اب یہ انتظار صحیح بھی ہے یا نہیں؟ کلکی اوتار کے متعلق اس پیشینگوئی کو سمجھنے کے لئے دنیا کے بارے میں ہندو خیالات کا سامنے رہنا ضروری ہے۔ لہٰذا چند سطریں اس بارے میں بھی درج کی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کے چار دور ہیں ۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ست جگ (سچائی کی دنیا یا سچائی کا دور) اس دور میں ہندو عقیدے کے مطابق کوئی غم والم اور رنج وملال نہ تھا۔

(۲) ترتیہ جگ۔ اس عہد میں حرص وبخل اور اخلاقی انحطاط نے دبے پاؤں لوگوں میں داخل ہونا شروع کر دیا تھا۔

(۳) دواپر جگ۔ اس عہد میں شروفساد نے خاصی قوت اختیار کرلی تھی۔

(۴) کل جگ۔ کل بمعنی کالا اور سیاہ۔ یعنی اس عہد میں شرو فساد اور گمراہی کا وہ زور ہوگا کہ گویا ہر طرف اس کی سیاہی چھا جائے گی۔

Marfat.com

ہندو کہتے ہیں کہ پہلے تین دور گزر چکے ہیں اور اب ہم چوتھے اور آخری کل جگ سے گزر رہے ہیں۔ یہ دور طوفان نوح سے شروع ہوا ہے اور قیامت پر منتہی ہوگا۔ چونکہ مذکورہ بالا رسول اسی دور میں آئے گا اور اس دور کا سب سے بڑا اور آخری رسول ہوگا۔ اس لئے اسے کلکی اوتار کہا جاتا ہے۔ بعض ہندو کتابوں میں اس کی بھی صراحت ہے کہ تئیس بڑے بڑے رسول گزر چکے ہیں اور اب صرف یہی آخری رسول کلکی اوتار باقی رہ گیا ہے۔

کلکی اوتار نام رکھے جانے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ جس وقت یہ رسول آئے گا' ہر طرف گمراہی اور فساد کے غلبے سے فضا اندھیری ہو چکی ہوگی ۔ یہ رسول انسان کو ان تاریکیوں سے نکال کر اجالے میں لائے گا اور فضا میں اٹی ہوئی سیاہی (کالک) کو دھو کر انسانی معاشرے کو پاک اور روشن کرے گا۔ اس مختصر سی توضیح کے بعد کلکی اوتار سے متعلق پیشینگوئی اور اس کی خصوصیات ذکر کی جا رہی ہیں۔

کلکی اوتار اور اس کی خصوصیات

پران یا پوران ہندو دھرم کی مشہور کتابیں ہیں۔ یہ کل اٹھارہ بتائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب بھوشیہ پران ہے۔ بھوشیہ کے معنی پیشینگوئی کے ہیں۔ چونکہ اس پران میں آئندہ پیش آنے والی باتوں کا ذکر ہے' اس لئے اس کا نام بھوشیہ پران ہے۔

کلکی اوتار کا نام

مذکورہ بھوشیہ پران کی ایک فصل پرتی سرگ ہے۔ اس فصل میں بتایا گیا

Marfat.com

ہے کہ جو رسول "کل جگ" میں پیدا ہوگا' اس کا نام "سروانما" ہوگا۔ "انما" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی تعریف وثنا کی جائے۔ اور "سرو" کا معنی ہے دوسروں سے زیادہ یا سب سے زیادہ۔ لہٰذا "سروانما" کا معنی ہوا جس کی دوسرے سے زیادہ یا سب سے زیادہ تعریف کی جائے۔ اور معلوم ہوا کہ ٹھیک یہی معنی عربی زبان کے لفظ "محمد" (ﷺ) کا ہے۔ دونوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ ایک سنسکرت ہے' ایک عربی۔

کلکی اوتار کے والد اور والدہ کا نام:

کتاب کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۱۱ میں ہے۔

'सुमत्यां विष्णुयशसा गर्भमाधत्त वैष्णवम्' ।
—कल्कि पुराण, अध्याय २, श्लोक ११

یعنی کلکی اوتار "سومتی" سے پیدا ہوگا اور اس کے باپ کا نام "وشنوویش" ہوگا۔

"سومتی" کا لفظی ترجمہ "آمنہ" ہے اور "وشنوویش" کا عبداللہ۔ اور دنیا جانتی ہے کہ محمد ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ تھا۔

کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۴ میں اور بھاگوت پوران' سرگ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۸ میں بھی آپ کے والد کا نام "وشنوویش" (یعنی عبداللہ) بتایا گیا ہے جیسا کہ آرہا ہے۔

جائے پیدائش اور خاندان

بھاگوت پران' اسکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۸ اور کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۴ بالترتیب یہ ہیں۔

'शम्भलग्राममुख्यस्य ब्राह्मणस्य महात्मनः ।
भवने विष्णुयशसः कल्किः प्रादुर्भविष्यति ॥'

Marfat.com

—भागवत पु० १२. २. १८,

'शम्भले विष्णुयशसो गृहे प्रादुर्भवाम्यहम्' ।

—कल्कि० अध्याय २, श्लोक ४

یعنی کلکی اوتار "شنبل گرام" میں "ویشنوویش" کے یہاں ان کے برہمن مہنت (دینی پیشوا) کے گھر پیدا ہوگا۔

اب ان اشلوکوں میں آئے ہوئے الفاظ پر غور کیجئے "شنبل" کے معنی امن والا اور گرام کے معنی شہر اور گاؤں۔ پس "شنبل گرام" کا معنی ہوا امن والا شہر اور پوری دنیا میں یہ نام اور یہ صفت صرف مکہ کی ہے۔ اسی لئے قرآن میں اس کو "البلد الامین" امن والا شہر کہا گیا ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب اس کو اپنی ذریت سے آباد کیا تو یہی دعاء کی کہ

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا (ابراھیم 35)

(اے پروردگار! اسے امن والا شہر بنا)

چنانچہ یہ ایسا امن والا شہر ہوا کہ دور جاہلیت میں بھی جب ذرا ذرا سی بات پر لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ لیتے تھے۔ یہاں اگر کوئی اپنے باپ کے قاتل کو بھی پاجاتا تو اف تک نہ کہتا تھا (یعنی معافی اور رحم دلی کا جذبہ اس قدر بڑھ گیا)

"ویشنو" اصلا اللہ کا نام ہے۔ جب ہندوؤں میں شرک آیا تو انہوں نے اسی نام کا ایک دیوتا مان لیا۔ "ویش" غلام اور بندے کو کہتے ہیں لہٰذا "ویشنو ویش" کا معنی ہوا اللہ کا بندہ' جسے عربی میں "عبداللہ" کہیں گے۔ یہی عبداللہ محمد ﷺ کے والد کا نام تھا۔

"برہمن مہنت" دینی پیشوا کو کہتے ہیں۔ مکہ کے دینی پیشوا پہلے ہاشم تھے' پھر مطلب' پھر ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب۔ ان ہی عبدالمطلب کی دینی پیشوائی کے عہد میں ان کے گھران کے بیٹے عبداللہ سے محمد ﷺ پیدا ہوئے۔ پس کس

Marfat.com

قدر سچی تصویر ہے جو ان اشلوکوں میں محمد ﷺ کے ماں باپ، خاندان اور شہر کی کھینچی گئی ہے۔

تاریخ پیدائش

کلکی پوران ادھیائے ۲، اشلوک ۱۵ میں ہے۔

द्वादश्यां शुक्लपक्षस्य माधवे माधवे मासि माधवम् : ।
जातो ददृशतु: पुत्र' पितरौ हृष्टमानसौ ।।'
—कल्कि पुराण, द्वितीय अध्याय, १५वां श्लोक ।

یعنی کلکی اوتار بیساکھ مہینے کی ۱۲ تاریخ کو پیدا ہوگا۔ (ساتویں صدی ہوگی) بیساکھ ہندی کا مشہور مہینہ ہے جو اب بھی ہندی کیلنڈروں میں اسی نام سے لکھا جاتا ہے۔ ہندی کیلنڈر کے مطابق نبی ﷺ ۱۲ بیساکھ ۶۲۸ء بکرمی کو پیدا ہوئے۔ اس دن عربی کیلنڈر کے حساب سے ماہ ربیع الاول س ا، عام الفیل کا دوسرا دو شنبہ (سوموار) تھا۔ اور یہ دن ہندو کیلنڈر اور عقیدہ کے مطابق نہایت مقدس دن تھا۔

کلکی اوتار کا زمانہ

آگے اشلوکوں میں آرہا ہے کہ کلکی اوتار گھوڑے اور اونٹ کی سواری کرے گا اور اپنے ساتھ تلوار رکھے گا جس سے دین کے دشمنوں کو تباہ کرے گا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کلکی اوتار ایسے دور میں آئیں گے جب سواری کے لئے گھوڑے اور اونٹ اور جنگ کے لئے تلوار استعمال ہو رہی ہوگی اور ظاہر ہے کہ یہ زمانہ کافی پہلے گزر چکا ہے۔ اب گھوڑے اور اونٹ کی بجائے کاروں اور ٹرینوں اور ہوائی جہازوں کی سواری کا دور ہے اور تلوار کی جگہ توپ ٹینک اور گولے اور میزائل چل رہے ہیں۔ لہٰذا موجودہ اور آئندہ دور

Marfat.com

میں اس رسول کا انتظار فضول ہے۔ اسے تاریخ کے گزشتہ عہد میں تلاش کرنا چاہیئے اور اس کے خصائص کی روشنی میں اس کی تعیین کرنی چاہیئے اور یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ محمد ﷺ گھوڑوں اور اونٹوں اور تلواروں کے عہد میں بھیجے گئے تھے۔

کلکی اوتار کے والد اور والدہ کی وفات

کلکی پوران اور بھاگوت پران اسکنڈ ۱۲ میں مذکور ہے کہ "کلکی اوتار کے والد اس کی پیدائش سے پہلے انتقال کر جائیں گے اور والدہ اس کی پیدائش کے تھوڑے ہی عرصہ بعد انتقال کر جائیں گی"۔

یہ دونوں باتیں بھی محمد ﷺ پر بالکل ٹھیک صادق آتی ہیں۔ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے فوت ہو گئے اور والدہ آپ کی پیدائش کے چھ برس بعد وفات پاگئیں۔

شادی اور بیوی

مذکورہ دونوں کتابوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ
"کلکی اوتار" "سالمل دیپ" کی سیدہ سے شادی کرے گا اور شادی کا یہ کام اس کے ایک چچا اور تین بھائی انجام دیں گے۔"

قدیم ہندوؤں کے نزدیک "سالمل دیپ" جزیرۃ العرب اور سرزمین کنعان یعنی فلسطین کو کہتے ہیں۔ چونکہ سرزمین کنعان میں کلکی اوتار کی گزشتہ اور آئندہ صفات کے متصف کوئی بھی انسان نہیں پایا گیا اس لئے یہاں سالمل دیپ سے جزیرہ عرب ہی مراد ہوگا۔ عرب کے سردار قریش تھے اور سیدہ خدیجہ قریشی عورتوں کی سردار تھیں۔ لہٰذا یہی عرب کی سیدہ ہوئیں اور معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے ان سے شادی کی۔

Marfat.com

پھر شادی کا یہ کام آپ کے چچا ابو طالب نے انجام دیا اور ان کے تین لڑکوں جعفر' طالب اور عقیل نے انتظامات کئے اور یہ تینوں محمد ﷺ کے چچیرے بھائی تھے۔

کلکی اوتار ایک پہاڑی غار میں جائے گا اور وہاں ایک فرشتے سے علم حاصل کرے گا

کلکی پوران یہ بھی بتلاتی ہے کہ "کلکی اوتار ایک پہاڑ کی گھپا (غار) میں جائے گا اور وہاں پر شورام سے علم حاصل کرے گا"

اور معلوم ہے کہ محمد ﷺ حراء نامی پہاڑ کے ایک غار میں جاکر عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔ اور یہاں پر ایک رات اچانک حضرت جبریل علیہ السلام اللہ کی وحی لے کر آئے کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ پڑھ! اپنے اس رب کے نام سے جس نے پیدا کیا.... تو یہ تھا آپ کا پہلی بار علم حاصل کرنا۔ اس کے بعد تحصیل علم کا یہ سلسلہ زندگی بھر قائم رہا۔

پرشورام۔ ہندوؤں کے نزدیک ایک فرشتے کا نام ہے۔ جس کا ایک خاص کام یہ ہے کہ وہ دین کے دشمن کفار وملحدین پر عذاب لاتا ہے اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہود ونصاری اور مسلمانوں کی زبان میں بعینہ اس فرشتے کو جبریل کہا جاتا ہے۔ جبریل علیہ السلام کا ایک نام روح القدس بھی ہے اور پرشو رام کے سنسکرت لفظ کا بھی یہی معنی ہے۔

کلکی اوتار کی دعوت' ایذا رسانی' ہجرت' پھر واپسی اور اپنے شہر کی فتح

اس کے بعد کلکی پوران میں بتایا گیا ہے کہ "کلکی اوتار اپنے دین کی

Marfat.com

دعوت اپنے شہر شنبل گرام (شہر امن) میں شروع کرے گا۔ جو سالمل دیپ (جزیرہ عرب) میں واقع ہے۔ مگر اس شہر کے لوگ اس کی مخالفت کریں گے اور اسے تکلیف پہنچائیں گے۔ چنانچہ وہ یہ شہر چھوڑ کر شمال کی طرف ایک دوسرے شہر کو' جو چٹانوں اور پہاڑوں سے گھرا ہوگا' ہجرت کر جائے گا۔ پھر ایک عرصے کے بعد تلوار لئے ہوئے اپنے شہر کو واپس آئے گا اور اسے فتح کرے گا اور اس کے بعد سارا ملک فتح ہوجائے گا"۔

اب آپ دیکھئے کہ محمد ﷺ پر اس پیشینگوئی کی مطابقت سورج کی طرح روشن ہے۔ آپ ﷺ نے وحی آنے کے بعد اپنے شہر مکہ مکرمہ میں جو شنبل گرام (البلد الامین) ہے اور سالمل دیپ (جزیرۃ العرب) میں واقع ہے' اپنی دعوت شروع کی۔ وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور تکلیفیں پہنچائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجبور ہوکر مدینہ منورہ ہجرت کی۔ مدینہ منورہ' مکہ مکرمہ سے شمال کی طرف چار سوکلو میٹر سے زیادہ دوری پر واقع ہے۔ اور ہر طرف سے چٹانوں اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ یہاں آتے ہی مکہ والوں نے لڑائیاں شروع کردیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہجرت کے آٹھویں سال آپ نے تلوار اور لشکر لے کر مکہ کا قصد فرمایا اور اسے فتح کرکے وہاں اللہ کا حکم نافذ کردیا۔ ادھر مکہ فتح ہونا تھا کہ عرب کے سارے علاقے فتح ہوتے چلے گئے۔ یعنی اس کے بعد تقریبا ایک سال میں پورا عرب زیر نگیں آگیا۔

براق اور معراج

بھاگوت پوران اسکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۹' ۲۰ میں (جو آگے آرہے ہیں) اور دوسرے اشلوکوں میں بھی بتایا گیا ہے کہ:

"کلکی اوتار کو ایک اڑنے والا گھوڑا دیا جائے گا جو بجلی سے بھی تیز ہوگا۔ اور

Marfat.com

یہ اس پر سوار ہو کر زمین کی اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرے گا"۔

یہ اسراء اور معراج کے واقعہ کا بیان ہے۔ اس کے لئے آپ کو براق دیا گیا تھا۔ جو قد و قامت میں تو گھوڑے اور گدھے کے بیچ بیچ کا تھا۔ مگر رفتار میں بجلی سے بھی تیز تھا۔ اس کا قدم اس کی نگاہ کی انتہا پر پڑتا تھا۔ محمد ﷺ نے اس پر بیٹھ کر مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک سفر کیا۔ پھر بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں کی سیر کی۔

براق کی سواری کی یہ علامت ہندو روایات میں اتنی پختہ ہے کہ جگت گرد سرور عالم کے مصنف نے لکھا ہے کہ "الور کے غار جو اورنگ آباد کے علاقے میں ہیں' یہاں متعدد دیوستان ہیں جہاں پتھر کے تراشے ہوئے بت ملتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ یہ دیوستانیں دو ہزار سال پیشتر کے ہیں۔ من جملہ ان کے ایک دیوستان جس کا نمبر ۱۶ ہے' اس کا نام رنگ محل ہے' اس میں ہر اوتار کی مورت کے سامنے اس کی سواری ہے۔ کلکی اوتار جو دسواں اوتار ہے' اس کی صورت نہیں ہے۔ صرف دو سواریاں چھت میں پتھر پر تراشیدہ ہیں جو براق کے مشابہ ہیں۔ (ویدک دھرم اور نبی اکرم ﷺ ص ۹۰' ۹۱ تالیف: سلام اللہ صدیقی بنارس)

کلکی اوتار تلوار اٹھائے گا۔ شیطانوں اور بے دینوں سے لڑائی کرے گا اور دین دشمنوں کے سر کچلے گا

بھاگوت پوران کے اسی مقام پر یہ بھی مذکور ہے کہ

"کلکی اوتار دین دشمنوں سے تلوار کے ذریعہ جنگ کرے گا اور بادشاہوں اور حکمرانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے کروڑوں شریروں اور بدمعاشوں کو کچلے گا"

Marfat.com

اب دیکھئے کہ ٹھیک یہی بات محمد ﷺ کو حاصل ہوئی۔ آپ نے دشمنان دین سے بذریعہ تلوار جنگ کی۔ انہیں معرکوں میں شکست دی' لڑائیوں میں ان پر غالب آئے' شریروں' کافروں' ملحدوں کو کچلا اور سرداروں' حکمرانوں اور بادشاہوں کو ماتحتوں سمیت حق قبول کرنے اور رب کے حکم کے تابع فرمان ہونے پر مجبور کیا۔ یہ بات کسی اور نبی کو حاصل نہ ہو سکی۔

جنگ میں فرشتوں کے ذریعہ مدد

کلکی پوران ادھیائے ۲' اشلوک ۷ میں ہے:

यात यूयं भुवं देवा: स्वांशावतरणे रत: ।
—कल्कि पुराण, अध्याय २. श्लोक ७ ।

یعنی "جنگ کے اندر فرشتوں کے ذریعہ کلکی اوتار کی مدد کی جائے گی۔"

یہ بات بھی محمد ﷺ کے لئے معروف ہے۔ اللہ نے جنگ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ آپ کی مدد فرمائی۔ پھر جنگ احد میں جب کفار نے آپکو گھیر رکھا تھا تو دو فرشتوں جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے آپ کی طرف سے سخت لڑائی کی۔ اس کے بعد جنگ خندق میں فرشتوں کی فوج نے آکر کفار کو شکست دی۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے آکر نبی ﷺ کو بنی قریظہ سے مقابلہ آرائی کے لئے نکلنے کا حکم دیا اور خود فرشتوں کے جلو میں آگے بڑھ کر ان میں زلزلہ برپا کیا۔ پھر غزوہ حنین کے دن آپ ﷺ کی مدد کے لئے فوج در فوج فرشتے نازل ہوئے۔

Marfat.com

چار خلفاء سے تائید:

کلکی پورا ادھیائے ۲' اشلوک ۵ میں ہے۔

'चतुर्भिभ्रातृभिर्देव करिष्यामि कलिक्षयम् ।

—कल्कि पुराण, अध्याय २, श्लोक ५ ।

یعنی "کلکی اوتار اپنے چار مدد گاروں کے ذریعہ شیطانوں کو کچلے گا"

واضح رہے کہ محمد ﷺ نے دعوت وجہاد کا جو کام بھی کیا' اس میں آپ کے چار خلفاء آپ کے وزیر ومددگار رہے۔ یعنی ابوبکر وعمر اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہم۔ پھر جب آپ ﷺ وفات پاگئے تو بالترتیب ان چاروں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالی۔ چنانچہ شیطانوں کا خاتمہ کیا۔ دشمنان دین کو کچلا' اسلام اور مسلمانوں کا علم بلند کیا اور دور دور تک اسلام کا بول بالا کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکومت سنبھالتے ہی مرتدوں کو کچلا۔ اس کے بعد فارس وروم سے ٹکر لی جس کے نتیجہ میں ان دونوں قلمرو میں اسلام پھیلانے کے لئے راستہ ہموار ہوگیا۔ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے عراق وعجم سے فارسی حکمرانی ختم کردی اور شام ومصر سے رومیوں کو نکال باہر کیا۔ ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی باری آئی۔ انہوں نے بھی اپنے پیشرو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مغرب میں افریقہ کے اندر اور مشرق میں خراسان اور ماوراء النہر تک اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے۔ اس وقت داخلی فتنے کا زور تھا' جسے فرو کرنے کے لئے انہوں نے کوئی کمزوری نہیں دکھلائی بلکہ اہل نظر کی نظر میں کچھ زیادہ ہی

Marfat.com

طاقت استعمال کی۔ پھر اس سیاسی فتنے کے پہلو بہ پہلو عقائد کے فتنے نے سر اٹھایا جس کا انہوں نے صفایا کر دیا۔

غرض ان پیہم کوششوں کی بدولت ان چاروں خلفاء نے بادشاہوں' وزیروں ' نوابوں ' امیروں' حکمرانوں' درباریوں' خادموں' حاشیہ نشینوں' لشکروں' فوجوں' پولیسوں' دم چھلوں' طبلچیوں' مفادوں وغیرہ وغیرہ کروڑوں شیطانوں اور دین دشمنوں کو جو انسانی معاشرے کو من مانے طور پر برائیوں کی طرف ہانکے لے جا رہے تھے' کچل کر رکھ دیا۔ چنانچہ جب ان بدمعاشوں کے اقتدار کا جوا لوگوں کی گردن سے اتر گیا تو سعادت مند لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔ اور دنیا نے خیر وبرکت ' نوروسعادت' عبادت وعدالت' قیام بالحق' امن وسلامتی اور خوشحالی وطمانیت کا وہ منظر دیکھا کہ پچھلی تاریخ میں جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور نہ وہاں تک پہنچنے کی کسی غیر مسلم نے ہمت کی۔

دنیا کی سروری وسرداری

بھاگوت پوران ' سکنڈ ۱۲ ' ادھیائے۲ اشکوک ۱۹ (جو قریب ہی آرہا ہے) میں کلکی اوتار کو جگت پتی کہا گیا ہے جس کا معنی ہے "دنیا کا سردار" اور دنیا کے سردار ہونے کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ وہ ساری دنیا کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہو۔

اب محمد ﷺ کو دیکھئے کہ آپ ساری دنیا کے سردار تھے۔ اسی لئے آپ کو آج تک سرور عالم کہا جاتا ہے' پھر آپ ساری دنیا کی طرف پیغمبر بھی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے کالے گورے سب کو دین اسلام کی دعوت

Marfat.com

دی اور کسی استثناء کے بغیر دنیا کی ہر قوم کے لوگوں نے آپ کی دعوت قبول کی اور آپ پر ایمان لائے۔ پھر آپ ہی کے دین اور دعوت اور وجود میں لائے ہوئے سماج کی بدولت لوگوں نے ان انسانی حقوق اور حریت و شرف کو جانا جن کا انہیں پہلے سے کوئی علم نہیں تھا اور اسی کی بدولت ظلم وجور اور شقاوت وفساد سے نکل کر اس حریت و شرف اور ان حقوق سے بہرہ ور ہوئے اور انہیں ایسی اساسی حیثیت دی کہ اب انہی پر انسانی معیشت وحیات کا دارومدار ہے لہٰذا سارے کے سارے انسان آپ کے فضل واحسان کے مرہون منت ہیں اور سب کے سب اس راستہ پر چل رہے ہیں جسے آپ نے روشن کیا ہے' چاہے اس کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ لوگ درحقیقت صرف ان دینی معاملات میں آپ کی مخالفت کر رہے ہیں جن کی پابندی لوگوں پر گراں گزرتی ہے۔ ورنہ جہاں تک دنیاوی حقوق کا تعلق ہے تو وہ آپ ہی سے سیکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ ہی اس دنیا میں بھی لوگوں کے سردار ہیں اور بروز قیامت بھی لوگوں کے سردار ہوں گے۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔

کلکی اوتار پر نبوت ورسالت کا خاتمہ

بھاگوت پوران پرتھم اسکنڈ ادھیائے ۳' اشلوک ۲۵ میں ہے کہ "بڑے بڑے پیغمبر چوبیس ہیں۔ کلکی اوتار آخری پیغمبر ہوگا جو سارے پیغمبروں کا خاتمہ ہوگا"

معلوم ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا پیغمبر اور نبی

Marfat.com

نہیں آیا جس نے اپنے اوپر نبوت ورسالت کے خاتمے کا دعویٰ کیا ہو اور آپ ﷺ کے بعد جس نے بھی نبوت ورسالت کا دعوی کیا' ثابت ہوا کہ وہ جھوٹا اور دجال تھا۔ لہٰذا تنہا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی شخصیت ہے جو خاتم النبیینؐ ہے۔

کلکی اوتار کا حسن وجمال

بھاگوت پوران سکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۲۰ (جو قریب ہی آرہا ہے) میں کلکی اوتار کے متعلق بتایا گیا ہے کہ

"وہ ایسا خوبصورت ہوگا کہ اس کے حسن وجمال کی مثال نہ ہوگی"

اور محمد ﷺ ایسے ہی خوبصورت تھے کہ آپ کا چہرہ سب سے زیادہ حسین وجمیل اور جگمگاتا ہوا تھا: مختلف صحابہؓ سے احادیث میں آپ کے چہرے کا یہ وصف منقول ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک گورا' پرکشش' روشن رنگ اور سرخی آمیز تھا۔ یعنی گلاب کی طرح تھا۔ اتنا خوبصورت کہ گویا اس میں سورج دوڑ رہا ہے۔ اور جب خوش ہوتے تو یوں دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چودھویں کے چاند کی طرح جگمگایا کرتا تھا۔ پسینہ آنے پر پیشانی کی دھاریاں اس طرح چمکتیں جیسے روشن بادل چمکتا ہے۔ آپ ﷺ کو دیکھتے تو محسوس ہوتا کہ طلوع ہوتا ہوا سورج دیکھ رہے ہیں۔ دور سے سب سے پر جمال وروشن رو۔ اور قریب سے سب سے حسین وشیریں گفتار۔ آپ کو دیکھنے والا بس یہی کہہ سکتا ہے کہ آپ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد میں نے آپ جیسا انسان نہیں دیکھا۔ ﷺ (بخاری و مسلم' مسند احمد۔ دلائل بیہقی' ترمذی' طبقات ابن سعد' المعرفۃ والتاریخ للفسوی' تہذیب

Marfat.com

تاریخ (دمشق لابن عساکر)

کلکی اوتار کا جسم ---- خوشبودار:

بھاگوت پوران سکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۲۱ میں ہے:

'अथ तेषां भविष्यन्ति मनांसि विशदानि वै ।
वासुदेवाङ्गरागातिपुण्यगन्धानिलस्पृशाम् ।'
—भागवतपुराण, द्वादश स्कन्ध, द्वितीय अध्याय, २१ वां श्लोक ।

یعنی "کلکی اوتار کے جسم سے نہایت عمدہ خوشبو پھوٹتی ہوگی جو فضا کو معطر کرے گی۔ اور طبیعتوں میں انتہائی فرحت لائے گی"

اور صحیح احادیث میں وارد ہے کہ محمد ﷺ کے جسم اور پسینے سے نہایت عمدہ خوشبو پھوٹتی تھی۔ سیدنا انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے کوئی حریر ودیبا نہیں چھویا جو نبی ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کبھی کوئی عنبر یا مشک یا کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۵۶۱ فتح الباری ۲/ ۶۵۴ صحیح مسلم' فضائل حدیث نمبر ۸۱' ۴/ ۱۸۱۴)

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۵۵۳ فتح الباری ۶/ ۶۵۳)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جو بچے تھے' کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ کی ایسی ٹھنڈک اور ایسی خوشبو محسوس کی کہ گویا آپ نے اسے عطار کے عطردان سے نکالا ہے۔ (صحیح مسلم: فضائل حدیث ۴۵۸۰/ ۱۸۱۴)

Marfat.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کا پسینہ گویا موتی ہوتا اور ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ "یہ پسینہ ہی سب سے عمدہ خوشبو ہوا کرتا تھا"
(ایضاً حدیث نمبر ۸۲، ۸۳، ۴ / ۱۸۱۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "آپ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ کے بعد کوئی اور گزرتا تو آپ کے جسم یا پسینے کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتا کہ آپ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں" (مسند دارمی ۱/ ۳۲)

کلکی اوتار صفات خیر کا جامع:

بھاگوت پوران سکنڈ ۱۲، ادھیائے ۲، اشلوک ۱۹، ۲۰ میں ہے:

'अश्वमाशुगमरुह्य देवदत्तं जगत्पतिः ।
असिनासधुदमनमष्टैश्वगुणान्वितः ।'

'विचरन्नाशुना क्षोरायां हयेना प्रतिमद्युतिः ।
नृपलिङ्गच्छदो दस्यून्कोटिशोनिहनिष्यति ॥'

भागवतपुराण १२-२-१९-२०

یعنی "دنیا کا سردار جو آٹھ ربانی صفات سے متصف ہوگا۔ وہ ایک اڑنے والے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوگا۔ یہ گھوڑا اسے فرشتے دیں گے اور وہ تلوار سے بے دینوں اور ظالموں کو کچلے گا"

"اور جگمگاتے ہوئے جمال والا یہ شخص اس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوگا اور زمین کا چکر لگائے گا اور حکمرانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے کروڑوں شیطانوں کو کچلے گا"

ان دو اشلوکوں سے واضح ہوتا ہے کہ کلکی اوتار کی حسب ذیل صفات ہوں

Marfat.com

گی

☆ وہ دنیا کا سردار ہو گا۔

☆ تلوار رکھے گا۔ یعنی جنگ اور لڑائی کرے گا۔

☆ دین دشمن سرکش حکام و شیاطین کو کچلے گا۔

☆ اسے ایک خاص قسم کا گھوڑا دیا جائے گا۔

(ان چاروں خصوصیات پر پیچھے گفتگو ہو چکی ہے اور بتایا جا چکا ہے کہ یہ محمد ﷺ ہی میں پائی جاتی تھیں)

☆ اور وہ آٹھ مقدس ربانی صفات سے متصف ہو گا۔

آٹھ مقدس ربانی صفات کیا ہیں۔ ان کا بیان کتاب "مہا بھارت" میں اس طرح آیا ہے۔

'अष्टौ गुणा: पुरुषं दीपयन्ति
प्रज्ञा च कौल्यं च दम: श्रुतं च ।

पराक्रमश्चबहुभाषिता च'
दानं यथाशक्ति कृतज्ञता च' ।।

—महाभारत

اب ذیل میں ان صفات کی ترتیب وار مختصر سی توضیح دی جا رہی ہے:

۱- پر گیا- یعنی غیبی باتوں کی اطلاع پانا اور ان کی خبر دینا... प्रज्ञा,

۲- کلینتا- یعنی اونچے خاندان سے تعلق رکھنا اور عالی نسب ہونا कुलीनता,

۳- اندر یہ دمن - یعنی اپنے نفس پر قابو اور غلبہ رکھنا इन्द्रिय-दमन,

۴- رشو تگیان- یعنی وحی و نبوت پانا श्रुतिज्ञान,

۵- پراکرم- یعنی طاقتور جسم کا ہونا पराक्रम,

Marfat.com

۶- بھوبھاشتا- یعنی کم بولنا बहुभाषिता;

۷- دان - یعنی جود وسخاوت दान,

۸- کر تگتا- یعنی حکمت اور دور اندیشی कृतज्ञता;

یہ ہیں ہندو عقیدے کے مطابق آٹھ ربانی صفات جو کل کی کل کلکی اوتار میں اکٹھا موجود ہوں گی- آیئے اب ذرا محمد ﷺ کی صفات سے ان کا تقابل کرتے ہیں-

ا- غیب پر اطلاع پانا اور اس کی خبر دینا:

قرآن اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو غیب کی بہت سی باتیں بتائی تھیں- جن کی خبر آپ نے صحابہ اور امت کو دی- مثال کے طور پر آسمان وزمین' تاروں اور پہاڑ ' درخت اور جانور' فرشتے اور روح' جن اور انسان' آدم اور بہت سے آدم زاد کی پیدائش' اللہ کے انعام اور گرفت کے واقعات مثلاً قوم نوح' عاد' ثمود' لوط' اصحاب ایکہ' اصحاب مدین' آل فرعون وغیرہ کے واقعات کی خبریں-

اسی طرح آئندہ پیش آنے والی خبریں جن میں کچھ آپ کی زندگی میں پیش آئیں- کچھ وفات کے بعد جلد ہی پیش آئیں- کچھ عرصہ دراز کے بعد پیش آئیں اور کچھ کا ابھی انتظار ہے- مثلاً فارس پر روم کا غلبہ' کفار ومشرکین پر مسلمانوں کا غلبہ' ممالک کی فتوحات یعنی یمن وشام' مصرو عراق وغیرہ پر مسلمانوں کا غلبہ' خوزو کرمان' حبشہ ورومان' بربر اور ترکوں سے لڑائی' خروج مہدی' خروج دجال' نزول عیسی ' قتل دجال' ظہور یاجوج وماجوج اور قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں وغیرہ- یہ اور اس جیسی بہت ساری باتیں اللہ نے محمد ﷺ کو بتائیں اور آپ نے امت کو بتائیں- (واضح رہے

Marfat.com

کہ جو بات بتانے سے جانی جائے' وہ غیب نہیں رہ جاتی۔ مثلا آپ پردیس میں ہوں۔ اور گھر سے کوئی ٹیلیفون کے ذریعے کسی کی پیدائش یا وفات وغیرہ کی خبر دیدے تو آپ غیب دان نہیں کہلائیں گے)

۲۔ عالی نسبی:

اس بارے میں صرف اتنا بتادینا کافی ہے کہ قریش عرب کا سب سے اونچا خاندان تھا اور بنو ہاشم اس خاندان کا سب سے معزز گھرانہ تھا اور محمد ﷺ اسی گھرانے بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔

۳۔ نفس پر غلبہ:

اس کی علامت یہ ہے کہ آدمی منکرات وفواحش سے دور ہو۔ نفس اور مال کے معاملے میں پاکدامن ہو۔ دشمن پر قابو پاکر انتقام لینے کی بجائے معاف کردے۔ اور شرو فساد پر آمادہ کرنے والے حالات اور ان پر قدرت کے باوجود مکارم اخلاق اختیار کرے۔ اس کے بعد محمد ﷺ پر نظر ڈالئے۔ آپ اپنے نفس' اپنی ضرورت پر سب سے بڑھ کر کنٹرول رکھتے تھے۔ معاشرے میں ہر طرف بھڑکانے والی صورت موجود تھی۔ اور کہیں کوئی رکاوٹ نہ تھی لیکن آپ کسی فحش کاری کے قریب نہ پھٹکے۔ آپ کو بہت زیادہ اور شدید اذیتیں دی گئیں اور پھر آپ کو انتقام پر مکمل قدرت بھی حاصل ہوئی مگر آپ نے اپنے نفس کے لئے کسی سے کوئی انتقام نہ لیا۔ آپ پاکیزگی وپاک دامنی کے اعلی ترین مقام پر تھے۔ ہر برائی اور مشکوک ومشتبہ اعمال واموال سے بالکل دور ونفور تھے۔ اور صحابہ کو بھی اسی کی تعلیم دیتے تھے۔ فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے' پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۱۱۴ فتح

Marfat.com

الباری ۱۱/۳۱۴ وغیرہ) اور فرمایا کہ جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں رانوں کے درمیان کی (یعنی منہ اور شرمگاہ کی حفاظت کی) گارنٹی دے، میں اسے جنت کی گارنٹی دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۱۱۴، فتح الباری ۱۰/۵۳۵ وغیرہ)

۴۔ وحی ونبوت پانا

محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔

۵۔ طاقتور جسم کا ہونا

محمد رسول اللہ ﷺ اس وصف میں بھی یکتا تھے۔ مکہ کا مشہور پہلوان رکانہ بن عبد یزید اپنے عہد کا یگانہ پہلوان تھا۔ اچھے اچھے اس کا مقابلہ نہ کر پاتے تھے۔ اس نے نبی ﷺ کو چیلنج کیا کہ مجھے پچھاڑ دیں تو مسلمان ہوجاؤں گا۔ آپ نے اس کو ایک بار نہیں بلکہ تین تین بار پچھاڑ دیا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا۔

آپ ﷺ کی قوت کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ آپ ساٹھ کے پیٹے میں تھے۔ مگر بڑے بڑے بہادروں سے ٹکر لیتے۔ شہ زوروں سے آگے نکل جاتے۔ سواروں کو پیچھے چھوڑ دیتے اور اچھے اچھے طاقتوروں کو دبا لیتے۔ دور دور کا سفر کرتے۔ مگر نہ تھکتے نہ ست پڑتے۔

۶۔ کم بولنا

محمد ﷺ بہت کم گو تھے۔ دیر تک خاموش رہتے۔ بلا ضرورت نہ بولتے (شفاء قاضی عیاض ۱/۱۷۷) اور صحابہ کو بھی کم گوئی سکھاتے، فرماتے: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ کم بولے۔ (مسند احمد ۱/۲۰۱) اور فرماتے کہ

Marfat.com

اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات دل کے لئے سختی کا سبب ہے۔ اور اللہ سے سب سے زیادہ دور وہ دل ہے جو سخت ہو۔ (جامع ترمذی حدیث نمبر۲۴۱۱ ۴/۶۰۷)

۷۔ جودو سخاوت اور صدقہ وخیرات

اس صفت میں بھی محمد ﷺ سارے انسانوں سے ممتاز تھے۔ آپ کی سخاوت اور دریا دلی کا یہ حال تھا کہ پوری انسانی تاریخ میں آپ کی مثال نہیں۔ جو آتا خرچ کر دیتے اور فرمایا کرتے کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی مجھے سونا مل جائے تو گوارا نہیں کہ تین راتیں گزر جائیں اور اس میں سے کچھ بھی میرے پاس بچا رہے۔ اگر بچے تو صرف وہ دینار جو قرض کی ادائیگی کے لئے ہو۔ (بخاری حدیث نمبر۱۴۰۸' ۶۴۴۴' ۷۲۲۸ وغیرہ)

۷۔ حکمت اور دور اندیشی:

اس کا واضح مفہوم ہے کہ جو قدم بھی اٹھایا جائے' انجام اور نتیجے پر نظر رکھ کر اٹھایا جائے۔ اور یہ وصف محمد ﷺ کے تمام تصرفات میں واضح ہے۔ آپ کی زندگی خطرات سے پر تھی' دعوت وجہاد' جنگ وصلح' عہد و میثاق' وفود کی روانگی اور آمد سب کچھ پہلو بہ پہلو جاری تھا' آپ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں لوگوں سے انفرادی اور اجتماعی معاملات کر رہے تھے' لیکن کسی ایک معاملے میں بھی آپ سے چوک نہیں ہوئی' بلکہ معجزے کی حد تک دقت نظر اور کامیابی ساتھ رہی' اس سے بڑھ کر حکمت وودوراندیشی اور کیا ہو سکتی ہے۔

کلکی اوتار کی خصوصیات کا خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ ہندو کتب میں کلکی اوتار کے لئے جن آٹھ ربانی

Marfat.com

صفات کا ذکر ہے، وہ کل کی کل محمد ﷺ میں بڑے امتیاز کے ساتھ موجود تھیں اور ان کے علاوہ باقی جن صفات و خصوصیات کا ذکر ان کتابوں میں کلکی اوتار کے لئے ہے۔ وہ بھی سب کی سب محمد ﷺ میں پورے طور پر موجود تھیں۔ جبکہ یہ خصوصیات کسی دوسرے نبی اور رسول میں نہیں پائی گئیں۔ اس لئے یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس کلکی اوتار سے محمد ﷺ ہی مراد ہیں۔ آیئے ان خصوصیات کو ایک بار پھر دہرائے لیتے ہیں۔

۱۔ اس (کلکی اوتار) کا نام "سروانما" ہوگا۔ سروانما کا معنی ہے "محمد" (ﷺ)

۲۔ اس کے والد کا نام "ویشنویش" ہوگا۔

اس کا معنی ہے "عبداللہ" (اور یہی محمد ﷺ کے والد کا نام تھا)

۳۔ اس کی والدہ کا نام "سومتی" ہوگا۔ اس کا معنی ہے "آمنہ" (اور یہی محمد ﷺ کی والدہ کا نام تھا)

۴۔ وہ "شنبل گرام" میں پیدا ہوگا۔ اس کا معنی ہے "بلد الامین" امن والا شہر (اور یہ مکہ کا نام اور اس کا وصف ہے)

۵۔ یہ شنبل گرام "سالمل دیپ" میں ہے۔ سالمل دیپ جزیرہ عرب کو کہتے ہیں۔

۶۔ وہ ان کے "برہمن مہنت" یعنی دینی پیشوا کے گھر پیدا ہوگا۔ (محمد ﷺ عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے جو مکہ کے دینی پیشوا تھے)۔

۷۔ وہ ساتویں صدی بکرمی میں ماہ بیساکھ کی ۱۲ تاریخ کو پیدا ہوگا۔ (محمد ﷺ کی پیدائش اسی تاریخ اور مہینے میں ۶۲۸ بکرمی میں ہوئی)

۸۔ اسکے والد اس کی پیدائش سے پہلے مر جائیں گے اور والدہ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد (محمد ﷺ کے ساتھ ٹھیک یہی بات ہوئی۔ والد ان کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گئے اور والدہ چھ سال بعد)

Marfat.com

۹۔ وہ سالمل دیپ کی سیدہ سے شادی کرے گا۔ (محمد ﷺ کی بیوی سیدہ خدیجہ عرب عورتوں کی سیدہ (سردار) تھیں۔ رضی اللہ عنہا)

۱۰۔ وہ ایک پہاڑی میں جاکر پرشورام سے علم حاصل کرے گا۔ (محمد ﷺ حراء پہاڑ کے ایک غار میں رہ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ وہیں جبریل علیہ السلام سے وحی پائی۔ جبرئیل کا نام ہندوؤں کے نزدیک پرشورام ہے)

۱۱۔ اس کی بعثت اس وقت ہوگی جب اونٹوں اور گھوڑوں کی سواری کا اور تلوار سے لڑائی کا زمانہ ہوگا۔ (محمد ﷺ ایسے ہی دور میں بھیجے گئے۔ اب یہ دور ختم ہوچکا ہے اور کاروں' ٹرینوں ہوائی جہازوں اور میزائیلوں کا زمانہ چل رہا ہے۔)

۱۲۔ وہ اللہ کی طرف بلائے گا۔ اس پر اس کے شہر والے اسے ایذاء دیں گے۔ لہٰذا وہ اپنا شہر چھوڑ کر شمال کی طرف پہاڑوں اور چٹانوں سے گھرے ہوئے ایک دوسرے شہر کو ہجرت کر جائے گا۔ پھر واپس آکر اپنے شہر کو تلوار کے ذریعہ فتح کرے گا۔ (بعینہ یہی بات محمد ﷺ کو پیش آئی' آپ نے دعوت دی' آپ کو ایذاء پہنچائی گئی' آپ نے مدینہ ہجرت کی جو کہ شمال میں ہی ہے اور پہاڑوں اور چٹانوں سے گھرا ہوا ہے۔ پھر چند سال بعد واپس آکر بزور تلوار مکہ فتح کرلیا)

۱۳۔ اسے ایک اڑتا ہوا گھوڑا دیا جائے گا جس پر وہ زمین و آسمان کی سیر کرے گا۔ (محمد ﷺ کو معراج کی رات براق دیا گیا جس پر آپ نے مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کی)

۱۴۔ وہ لڑائیاں لڑے گا اور تلوار سے جنگ کرے گا۔ (محمد ﷺ نے لڑائیاں بھی لڑیں اور جنگ میں تلوار بھی استعمال کی)

۱۵۔ وہ شیطانوں سے لڑے گا' اور دین دشمنوں کو کچلے گا۔ (محمد ﷺ نے یہ

Marfat.com

بھی کیا)

۱۶- اللہ جنگ میں فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد کرے گا- اللہ نے متعدد غزووں میں فرشتوں کے ذریعہ محمد ﷺ کی مدد کی)

۱۷- اس کے چار خلفاء ہوں گے- جو دین پھیلانے اور دشمن کو کچلنے میں اس کی مدد کریں گے- (محمد ﷺ کے چار خلیفہ ہوئے جنھوں نے یہ کام کیا)

۱۸- وہ سرور عالم (دنیا کا سردار) ہوگا- (محمد ﷺ دنیا اور آخرت دونوں جگہ سرور عالم ہیں)

۱۹- اس پر نبوت ورسالت ختم ہوگی- (محمد ﷺ آخری رسول اور خاتم النبیین تھے)

۲۰- وہ سب سے خوبصورت ہوگا- (محمد ﷺ ایسے ہی تھے)

۲۱- اس کے جسم میں خوشبو ہوگی جو فضاء کو معطر کرے گی اور سونگھنے والے کو مسرور و سرشار کردے گی- (محمد ﷺ کے جسم اور پسینے دونوں میں یہ خوشبو موجود تھی-)

۲۱- وہ آٹھ مقدس ربانی صفات سے متصف ہوگا- (ان کی تفصیل اور مطابقت ابھی گزری ہے)

تو یہ ہیں کلکی اوتار جن کی بشارت ہندو کتابوں میں آئی ہے اور جو ان واضح اوصاف وخصائص کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں- آپ انہیں پڑھیے- بار بار پڑھیے- غور سے پڑھیے اور سوچیے کہ کیا کلکی اوتار سے مراد محمد ﷺ کے بجائے کوئی اور ہستی ہو سکتی ہے؟ اور کیا اب بھی ہندوؤں کے لئے اس کی آمد کے انتظار میں بیٹھے رہنے کی کوئی گنجائش ہے؟ پھر کیوں نہ آپ وہ حق بات قبول کریں جو اگر آپ ہندو ہیں تو آپ کے دھرم اور آپ کی کتابوں کے مطابق حق اور سچ ہے- کیا ضرورت ہے کہ حق کا انکار کرکے

Marfat.com

دنیا کی چند روزہ زندگی سنوارنے کی کوشش کریں اور مرنے کے بعد مستقبل اور ہمیشگی کا گھاٹا گلے لگ جائے۔

Marfat.com

محمد احمد نام کی بشارت اور غزوہ احزاب وقریظہ کا ذکر

گزر چکا ہے کہ وید ہندو دھرم کی سب سے اہم اور مقدس کتابیں ہیں اور ان میں نبی ﷺ کا نام اور آپ کی خصوصیات مذکور ہیں۔ آیئے آج ایک مزید خصوصیت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اتھرو وید کانڈ ۲۰، سوکت ۲۱، منتر ۶، ۷، ۹ میں ہے:

ते त्वा मदा अमदन् तानि वृष्ण्या ते सोमासो वृत्रहत्येषु सत्पते ।
यत् कारवे दश वृत्राण्यप्रति बर्हिष्मते नि सहस्राणि बर्हयः ॥ ६ ॥
युधा युधमुप घेदेषि धृष्णुया पुरा पुरं समिदं हंस्योजसा ।
नम्या यदिन्द्र सख्या परावति निबर्हयो नमुचिं नाम मायिनम् ॥ ७ ॥
त्वमेतान् जनराज्ञो द्विर्दशाबन्धुना सुश्रवसोपजग्मुषः । षष्टिं सहस्रा
नवतिं नव श्रुतो नि चक्रेण रथ्या दुष्पदावृणक् ॥ ९ ॥

अथर्व वेद काण्ड २० । २१ । ६–७, ९

☆ (ترجمہ) "اے سچوں کے رب! دشمن کی جنگ میں بہادروں نے اپنی بہادری اور والہانہ نغموں سے تجھے خوش کردیا۔ جب تو نے اپنے بندے احمد کے لئے دس ہزار دشمن کو لڑائی کے بغیر شکست دے دی"۔

☆ تو ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف بہادری سے جاتا ہے اور بزور قوت قلعوں پر قلعے فتح کرتا ہے۔ تو نے اے غالب وقوی! اپنے رکوع کرنے

Marfat.com

والے حبیب کے ساتھ دھتکارے ہوئے اور دھوکہ باز' عہد شکن دشمن کو جونموچی کے نام سے مشہور ہے--- قتل کیا"۔

☆ تو نے اے غالب وقوی! محمد (ﷺ) کے نام سے معروف یتیم کے ساتھ اپنے ناقابل شکست جنگی رتھ کے ذریعے بیس سرداروں اور ساٹھ ہزار ننانوے دشمنوں کو جھنجوڑ کر اور الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔

یہ آخری منتر رگ وید منڈل ایک' سوکت ۵۳' منتر ۹ میں بھی آیا ہے۔

ان تینوں منتروں میں غزوہ احزاب کا ذکر ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کی بڑی باریکی سے نشاندہی کی گئی ہے۔ ہم ذیل میں ان کی مختصر سی وضاحت کر رہے ہیں۔

ا۔ "سچوں کے رب" کہہ کر اس غزوہ میں لڑنے والوں کو سچا بتایا گیا ہے' یعنی سچائی ان کا امتیازی وصف ہے۔ اللہ نے بھی قرآن میں ان کی یہی صفت ذکر کی ہے۔ فرمایا

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۝ (الاحزاب 23)

۲۳) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد سچ کر دکھایا۔ اور فرمایا:

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ ۝ (الاحزاب 24)

"تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے"۔

۲۔ اس منتر نے لڑنے والوں کو بہادری اور جوانمردی سے متصف کیا ہے۔ اور صحابہؓ واقعی بہادری اور جوانمردی میں ممتاز تھے۔ اس غزوہ میں اس وصف کو نمایاں کرنے کی ضرورت غالبا اس لئے پڑی کہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی جسے دیکھ کر قدم ڈگمگا سکتے تھے۔ اور اسی لئے اللہ نے بھی اس جنگ میں صحابہؓ کی بہادری کا یہ وصف بیان کیا ہے - فرمایا:

Marfat.com

وَلَمَّا رَاَ الْمُوْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَاوَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَازَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْماً ۝ (الاحزاب 22)

جب مومنین نے جتھوں کو دیکھا تو بول اٹھے، یہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول نے سچا وعدہ کیا تھا اور اس نے ان کے ایمان وتسلیم کو زیادہ ہی کیا۔

۳۔ منتر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ والہانہ گیت گائیں گے۔ صحابہؓ اس غزوہ میں خندق کھودتے ہوئے یہ اشعار دہراتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلِ السَّكِيْنَةَ عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَاِنْ اَرَادُوْ فِتْنَةً اَبَيْنَا

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکینت نازل فرما اور ٹکر ہو تو ہمارے قدم ثابت رکھ۔ انہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ لیکن اگر وہ کوئی فتنہ چاہیں گے تو ہم سر نہ جھکائیں گے۔

"سر نہ جھکانے" کا لفظ اونچی آواز سے کہتے اور بار بار دہراتے۔ نیز یہ شعر بھی دہراتے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَابَقِيْنَا اَبَدًا

Marfat.com

ہم ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے۔ جب تک کہ جان میں جان ہے۔

پھر نبی ﷺ ان کے ان اشعار کا جواب دیتے اور دعا کرتے۔ فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الآخِرَۃَ

فَاغْفِرْ لِلاَنْصَارِ وَالمُھَاجِرَۃَ

"اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔ مہاجرین وانصار کو بخش دے"۔

○ آپ ﷺ کے اس جواب ودعا سے صحابہؓ کے ولولے اور بڑھ جاتے اور وہ مذکورہ ابیات کو بار بار دہراتے۔

۴۔ منتر یہ بھی بتاتا ہے کہ صحابہ نے اپنے نغموں اور جانبازیوں سے اللہ کو خوش کردیا۔ اس خوشی کا اندازہ کرنا ہو تو سورہ احزاب پڑھیے جس میں اللہ نے صحابہ کو ایمان کی اعلیٰ صفات سے متصف کرکے ان سے اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

۵۔ منتر نے اس غزوہ کے کمانڈر کی دو خاص صفتیں ذکر کی ہیں۔ (۱) "کارو" جس کا لفظی معنی ہے "احمد"

(۲) دوسرا "درہشمت" جس کا معنی ہے بندہ۔ محمد ﷺ کے لئے ان میں سے کوئی وصف بھی محتاج شرح نہیں۔ تاہم بندگی کا وصف غالبا یہاں اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ اس فتح عظیم کے باوجود آپ نے اپنے لئے بندہ ہونا ہی پسند کیا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ نے آپ کو اختیار دیا کہ بندے ہوں یا بادشاہ۔ آپ نے بندہ ہونا پسند کیا۔ چنانچہ آپ غلاموں کی طرح بیٹھتے اور کھاتے تھے۔

"درہشمت" کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ جس کا چہرہ روشن اور جگمگاتا

Marfat.com

ہوا ہو۔ اور گزر چکا ہے کہ محمد ﷺ اس وصف میں بھی ممتاز تھے۔

۶۔ منتر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے دس ہزار دشمنوں کو لڑائی کے بغیر شکست دی۔ جنگ احزاب کا بعینہ یہی نتیجہ تھا۔ دس ہزار دشمن تھے جو جنگ کے بغیر شکست کھا کر واپس گئے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ (الاحزاب 25)

اللہ نے کافروں کو ان کے غیظ وغضب سمیت واپس پلٹا دیا۔ انہوں نے کوئی بھلائی نہ پائی اور اللہ مومنوں کے لئے جنگ کو کافی ہوا۔ اور اللہ قوی وعزیز ہے۔

۷۔ دوسرے منتر میں اللہ کو لفظ "اندر" سے خطاب کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت میں قوت وغلبہ، قہر وغضب وانتقام کی الہی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ اور انتقام بھی وہ جس میں آندھی، طوفان، بجلی اور کڑک، گرج ہو۔ ان سے جسے چاہے تباہ کردے اور جس کی چاہے مدد کر دے۔ گویا قرآن کی اس آیت میں اللہ کا جو وصف بیان کیا گیا ہے، وہی لفظ "اندر" بھی بتلاتا ہے کہ

هُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ (الرعد 13-12)

وہی اللہ ہے جو تمہیں خوف وطمع کے ساتھ بجلی دکھاتا ہے اور بوجھل بادل اٹھاتا ہے اور جس کی حمد کے ساتھ (بادل کی) گرج اور جس کے خوف سے فرشتے تسبیح کرتے ہیں اور جو کڑکتی ہوئی بجلی بھیج کر جس کو چاہتا ہے مار دیتا ہے اور لوگ اللہ کے بارے میں جدال کرتے ہیں اور وہ سخت قوت والا ہے۔

Marfat.com

پھر جب ہندوؤں میں شرک نے جڑ پکڑی اور انہوں نے بہت سارے معبود بنا لئے تو "اندر" نام کا بھی ایک الگ معبود گھڑ لیا' جو ان کی نظر میں قوت وطاقت اور قہر و غضب کا مظہر ہے۔ جس کے جلو میں آندھی اور طوفان اور بجلی اور کڑک گرج چلتی ہے۔ وہ ان سے دشمن کو ہلاک کرتا ہے اور تقوی اور سچائی والوں کی مدد کرتا ہے۔ یعنی انہوں نے ان صفات کے لئے ایک مستقل ذات گھڑ لی۔ حالانکہ یہ حقیقتاً اللہ کی صفات ہیں۔

لہذا اس منتر میں "اندر" کو مخاطب کر کے یہ کہنا کہ اس نے دشمن کو لڑائی کے بغیر شکست دی' اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے آندھی اور طوفان اور بجلی اور کڑک گرج کے ذریعے شکست دی اور بعینہ یہ بات غزوہ احزاب میں پیش آئی تھی۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدًا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحاً وَجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا۝ (الاحزاب ۹)

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو' جب تمہارے پاس لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا نہ تھا اور تم لوگ جو کچھ کر رہے تھے' اللہ اسے دیکھنے والا تھا۔ اور نمبر۶ میں مذکور یہ آیت بھی دیکھئے کہ

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ (الاحزاب 25)

اور (اللہ تعالی کی قدرت دیکھو) اللہ نے (ادھر تو) کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے خالی لوٹا دیا۔ انہیں کچھ فائدہ نہ ملا اور (ادھر) اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زور آور زبر دست ہے۔

Marfat.com

قوی و عزیز کی یہ تعبیر ٹھیک "اندر" کے معنی کو ظاہر کرتی ہے۔

۸۔ دوسرے منتر میں یہ جو کہا گیا ہے کہ " تو ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف بہادری سے جاتا ہے" تو اس دوسری جنگ سے اشارہ بنو قریظہ کی جنگ کی طرف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب سے واپس آکر ابھی گھر پر غسل ہی کیا تھا کہ جبریل علیہ السلام پہنچ گئے۔ اور بنو قریظہ سے جنگ کے لئے نکلنے کا حکم دیا۔ لہذا یہ ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف نکلنا تھا۔ پھر اس دوسری جنگ کے واقعات میں یہ بتایا ہے کہ قلعوں پر قلعے فتح کرتا ہے اور بعینہ یہی بات غزوہ بنو قریظہ میں پیش آئی۔ یہود پہلے قلعہ بند ہوئے۔ پھر ہتھیار ڈال دیئے اور قلعے اور گڑھیاں مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیں۔ اللہ کا ارشاد ہے:

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرًا۝ (الاحزاب 26– 27)

یعنی جن اہل کتاب نے ان احزاب کی مدد کی تھی' اللہ نے انہیں ان کی گڑھیوں سے اتار لیا اور ان کے دل میں رعب ڈال دیا۔ (چنانچہ) تم ایک فریق کو قتل کر رہے تھے اور ایک فریق کو قید کر رہے تھے۔ اور تمہیں ان کی زمین' ان کے دیار اور ان کے اموال کا اور ایسی زمین کا وارث بنا دیا جسے تم نے روندا نہ تھا۔ اور اللہ تعالی ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

جنگ احزاب میں یہ بات حاصل نہیں ہوئی۔ وہاں دشمن کھلے میدان میں تھا۔ جہاں قلعے اور گڑھیاں نہ تھیں۔

۹۔ منتر میں جنگ کے کمانڈر کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کا حبیب ہے۔ رکوع کرنے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت نمازی ہے اور

Marfat.com

کوئی شبہ نہیں کہ یہ دونوں وصف محمد ﷺ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

۱۰۔ منتر نے دشمن کے بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ دھتکارا ہوا ہے' دغا باز اور عہد شکن ہے۔ اس دوسرے غزوہ میں دشمن یہود تھے۔ اور ان کی مذکورہ تینوں صفتیں معروف ہیں۔ اور وہ اللہ کے دھتکارے ہوئے اور خلق کے راندے ہوئے ہیں اور دغا بازی وعہد شکنی سے ان کی پوری تاریخ بھری پڑی ہے۔ خاص کر غزوہ احزاب کے دوران انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا پختہ عہد وپیان توڑ دیا تھا اور مسلمانوں کی زندگی کے نہایت نازک ترین لمحات میں انتہائی بدترین دغا بازی کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو اثنائے جنگ میں جب اس دغا بازی کی سن گن لگی۔ اور آپ نے تحقیق حال کے لئے بعض صحابہ کو بھیجا تو انہوں نے یہود کو انتہائی خباثت پر پایا۔ چنانچہ یہود نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو کھلم کھلا فحش گالیاں دیں۔ اور صاف کہہ دیا کہ ہمارے اور محمد کے درمیان کوئی عہد وپیان نہیں ہے۔

وید نے ان کی اس کیفیت کے بیان کے لئے لفظ "ماینیم" استعمال کیا ہے۔ ماینیم اسے کہتے ہیں جو بظاہر عمدہ اور اندر سے خبیث ہو۔ اور ٹھیک یہی حال یہود کا تھا۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہیں مجموعہ بائبل میں بھی بار بار ویسا ہی بتلایا گیا ہے۔ چنانچہ انہیں کبھی کھوئی چاندی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کبھی سانپ اور سانپ کے بچے کہا گیا ہے۔ کبھی اس قبر کے مانند کیا گیا ہے جو چونا کلی کے بعد باہر سے چمک رہی ہے اور اندر سڑا ہوا جسم' پیپ اور بدبو بھری ہے۔

۱۱۔ اس منتر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دشمن کو "نموچی" کہا جاتا ہے۔ سنسکرت میں اس لفظ کے دو معنی ہیں۔ (۱) کنجوس' بخیل۔ (۲) مستحق سزا۔ اور معلوم ہے کہ یہود دنیا بھر کے بخیلوں میں سرفہرست ہیں۔ اور محمد ﷺ کی

Marfat.com

بعثت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سزا (عذاب الٰہی) کے مستحق رہے ہیں اور اس سے دوچار بھی ہوئے ہیں۔

رگ وید میں نموچی اس بد روح کو بھی کہا گیا ہے جو ہندو عقیدے کے مطابق زمین اور بادل کے درمیان روک بن کر زمین پر بارش اترنے نہیں دیتی اور معلوم ہے کہ یہود نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی الٰہی کو لوگوں تک پہنچنے میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالی۔ وحی کو آسمانی کتابوں میں بارش سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس سے مستفید ہونے والوں کو زمین سے۔ لہٰذا یہ معنی بھی یہود پر پوری طرح فٹ آتا ہے۔

۱۲۔ پھر یہ منتر یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ دشمن قتل ہوں گے۔ یعنی محض ان کی شکست یا گرفتاری اور قید وبند پر بات ختم نہ ہوگی اور جنگ بنو قریظہ کا نتیجہ یہی رہا۔ ان کے سارے مردان جنگی مارے گئے۔ صرف عورتوں اور بچوں کو قید کیا گیا۔

۱۳۔ آخری منتر میں اس غزوہ کے کمانڈر کو "ابندھونا" کہا گیا ہے۔ یہ لفظ یتیم اور بے سہارا بیوہ اور مساکین پر بولا جاتا ہے۔

۱۴۔ نیز اس کمانڈر کا نام "سشروا" بتایا گیا ہے۔ اور اس کا معنی ہے وہ شخص جس کی بکثرت تعریف وثناء کی جائے۔ یعنی محمد ﷺ۔

۱۵۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کے کل دشمن کی تعداد ساٹھ ہزار ننانوے ہوگی۔ یہ تعداد ظاہر ہے کہ صرف مذکورہ بالا جنگ میں آنے والے دشمن کی نہیں ہے۔ کیونکہ پچھلے منتر میں ان کی تعداد دس ہزار بتائی جا چکی ہے۔ لہٰذا اس آخری منتر میں جو تعداد مذکورہ ہے' وہ سارے دشمنوں کی مجموعی تعداد ہے۔ پیچھے گزر چکا ہے کہ سارے دشمن جو آپ کے دو بدو ہتھیار لے کر آئے' ان کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ دس ہزار قریش و غطفان

Marfat.com

وغیرہ' دس ہزار سارے یہود' اور چالیس ہزار رومی۔

یہ بھی گزر چکا ہے کہ غزوہ تبوک میں نہ جانے والے منافقین اسی (۸۰) تھے۔ جانے والے بارہ یا تیرہ تھے۔ یوں ترانوے کی تعداد پوری ہوجاتی ہے۔ ان کے علاوہ چار افراد نے نبی ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اور دو یہودیوں نے جو کوئی لشکر تو نہ لائے اور کسی جنگ میں بھی نہ آئے۔۔ لیکن جنون کی حد تک نبی ﷺ سے عداوت کا کھلا اعلان کیا۔ یہ تھے کعب بن اشرف اور سلام بن ابی الحقیق۔ یہ کل چھ ہوئے۔ انہیں منافقین کے ساتھ شامل کریں تو ۹۹ ہوجاتے ہیں۔

ان میں سے اللہ نے تین منافقوں اور تین قتل خواہوں کو توبہ اور اسلام کی توفیق دی۔ ایک کو بجلی سے ہلاک کردیا اور دو کو ان کے گھروں پر ہی قتل کردیا گیا۔ لہٰذا نوے باقی رہے۔ شاید یہی راز ہے کہ یہ تعداد کبھی نوے بتائی گئی اور کبھی ننانوے۔

۱۶۔ اس منتر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان دشمنوں کے سالاروں اور کمانڈروں کی تعداد بیس ہوگی۔ اور نبی ﷺ کے مدمقابل آنے والے کمانڈروں کی ٹھیک یہی تعداد تھی۔ ذیل میں نقشے سے اس کی وضاحت کی جارہی ہے:

کمانڈر کا نام	فوج	جنگ	آخری انجام
1-ابو جہل	قریش اور ان کے پیروکار	بدر 2ھ	اسی جنگ میں مارا گیا
2-ابو سفیان	قریش مکہ اور ان کے پیروکار	احد 3ھ' خندق 5ھ	فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا
3-رئیس بنی قینقاع	بنو قینقاع	غزوی بنی قینقاع 2ھ	قوم سمیت جلاوطن کیا گیا
4-حیی بن اخطب	بنو نضیر	غزوہ بنو نضیر 4ھ	بنو قریظہ کے ساتھ قتل کیا گیا
5-عیینہ بن حصن فزاری	بنو فزارہ	غزوہ احزاب 5ھ	فتح مکہ کے قریب مسلمان ہوئے

Marfat.com

6-عوف بن مالک	بنو ہوازن	غزوہ احزاب 5ھ	
7-طلیحہ بن خویلد اسدی	بنو اسد	غزوہ احزاب 5ھ	اسلام لایا پھر نبوت کا دعویٰ کیا پھر مسلمان ہوا
8-ابوالاعور سلمی یا اس کا باپ	بنو سلیم	غزوہ احزاب 5ھ	جنگ حنین کے بعد مسلمان ہوا
9-عامر بن الطفیل	بنو عامر	غزوہ احزاب 5ھ	طاعون سے مر گیا
10-حارث بن عوف	بنو مرہ	غزوہ احزاب 5ھ	جنگ تبوک کے بعد مسلمان ہوا
11-مسعود بن رخیلہ	بنو اشجع	غزوہ احزاب 5ھ	مسلمان ہوا' بہترین مسلمان ہوا
12-کعب بن اسد	بنو قریظہ	غزوہ بنو قریظہ 5ھ	غزوہ کے بعد قوم سمیت قتل کیا گیا
13-حارث بن ابی ضرار	بنو المصطلق	غزوہ مریسیع 5یا6ھ	غزوہ کے بعد مسلمان ہو گیا
14-عبدالرحمٰن فزاری	بنو فزارہ	غزوہ ذی قرد 7ھ	اسی جنگ میں مارا گیا
15-مرحب یہودی	نطاۃ اور شق کے یہود	غزوہ خیبر 7ھ	اسی جنگ میں مارا گیا
16-کنانہ بن ابی الحقیق	یہود کتیبہ	غزوہ خیبر 7ھ	اس جنگ کے بعد مارا گیا
17-رئیس یہود	یہود وادی القریٰ	غزوہ وادی القریٰ 7ھ	
18-رئیس محارب و خصفہ	بنو محارب و خصفہ	غزوہ ذات الرقاع 4یا7ھ	
19-مالک بن عوف نصری	بنو ثقیف و ہوازن	غزوہ حنین و طائف 8ھ	جنگ حنین و طائف کے بعد مسلمان ہوا
20-رومی سردار	روم	غزوہ تبوک 9ھ	

تبوک آخری غزوہ تھا-اس کے بعد آپ ﷺ کی زندگی میں کسی محاذ آرائی کی نوبت نہیں آئی- یہ بھی یاد رہے کہ پوری انسانی تاریخ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور پر ان منتروں میں کہی ہوئی باتیں فٹ نہیں آتیں-وللہ الحمد

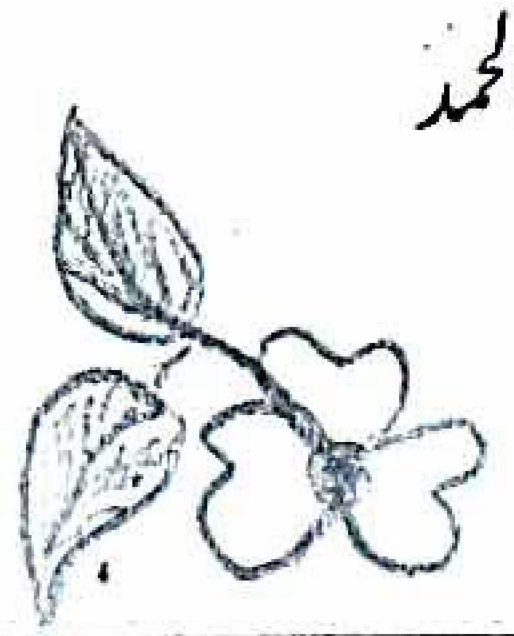

وید میں فتح مکہ کا ذکر

جس طرح ویدوں میں غزوہ احزاب و قریظہ کا ذکر آیا ہے' اسی طرح غزوہ فتح مکہ کا بھی ذکر آیا ہے- کبھی آپ ﷺ کا نام لے کر اور کبھی نام لئے بغیر چنانچہ رگ وید کانڈ ۵' منڈل ۲۷' منترا' اس طرح ہے-

Marfat.com

अनस्वन्ता सतपतिर्मामहे मे गावा चेतिष्ठो असुरो मघोनः ।
त्रैवृष्णो अग्ने दशभिः सहस्रैर्वैश्वानरः त्र्यरुणश्चिकेत ॥
ऋग्वेदः म० ५। सू० २७। १ ॥

ترجمہ۔ عظمت اور حق والے باحکمت' طاقتور اور دریا دل "مامح" (محمد ﷺ) نے مجھے اپنے کلام سے مشرف کیا۔ یہ رحمتہ للعالمین (ﷺ) اپنے دس ہزار جانباز اور خوبیوں والے ساتھیوں کے ساتھ ممتاز ہوا۔

☆ ہم بتا چکے ہیں کہ لفظ مامح لفظ محمد کا سنسکرت تلفظ ہے اور بعینہ محمد کے معنی میں ہے۔

☆ پھر اس کی جو صفات یہاں ذکر کی گئی ہیں۔ یعنی حکمت وقوت' عظمت وسخاوت اور حق کا التزام' یہ سب محمد ﷺ کی صفات ہیں۔

☆ اور جہاں تک "رحمتہ للعالمین" ہونے کا تعلق ہے تو آپ ﷺ اس وصف میں اس درجہ ممتاز تھے کہ آپ کا یہ صفاتی نام ہوگیا۔

☆ دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ ممتاز ہونا بھی انبیاء کے مابین محمد ﷺ کی ایک خصوصیت ہے۔ یہ صحابہ کرام کی وہ تعداد ہے جو فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھی۔ قرآن نے اس کے امتیاز کا ذکر یوں کیا ہے:

لَا يَسْتَوِى مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ط اُولٰئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۝ (الحدید 10)

تم میں سے جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ اور قتال کیا' وہ (اور دوسرے) برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ بعد میں خرچ اور قتال کرنے والوں سے بہت عظیم درجہ رکھتے ہیں اور اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو' اللہ اس کی خبر رکھتا ہے۔

Marfat.com

☆ جہاں تک جانبازی اور خوبیوں والی صفات کا تعلق ہے تو منتر کی سنسکرت ترتیب کے پیش نظر احتمال ہے کہ یہ نبی ﷺ سے متعلق ہو اور احتمال ہے کہ صحابہ سے متعلق ہو۔ بہر حال یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خود محمد ﷺ بھی اور آپ کے صحابہ بھی شجاعت اور محاسن اعمال میں یکتائے روزگار تھے۔

☆ اس منتر کا پہلا لفظ "انسوبتا" ہے۔ اس کا لفظی معنی ہے "رتھ یا سواری والا" مگر یہ لفظ وید میں عرفا--- سردار' راجہ' سپہ سالار اور کمانڈر جیسے لوگوں پر بولا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ عموما خدم و حشم کے جلو میں رتھوں اور گاڑیوں پر سوار ہوکر کروفر سے نکلا کرتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ منتر محمد ﷺ کے بارے میں آپ کے نام' صفات وعلامات' ممتاز ساتھیوں کی تعداد اور آپ کی زندگی کے اہم ترین غزوہ کے ذکر کے ساتھ آپ کی بشارت دے رہا ہے۔ ﷺ

اب چند منتر اور ملاحظہ کریں' جن میں محمد ﷺ کا نام لئے بغیر فتح مکہ کا ذکر ہے۔ یہ اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۳۷ کے منتر ۷' ۸' ۹ ہیں' جو رگ وید منڈل ۸ سوکت ۹۶' منتر ۱۳' ۱۴' ۱۵ اور سام وید پور و آرچک' ادھیائے ۳' کھنڈ اور منتر ایک میں بھی مذکور ہیں:

अव द्रप्सो अंशुमतीमतिष्ठदियानः कृष्णो दशभिः सहस्रैः ।
आवत् तमिन्द्रः शच्या धमन्तमप स्नेहितीर्नृमणा अधत्त ॥ ७ ॥
द्रप्समपश्यं विषुणे चरन्तमुपह्वरे नद्यो अंशुमत्याः ।
नभो न कृष्णमवतस्थिवांसमिष्यामि वो वृषणो युध्यताजौ ॥ ८ ॥
अध द्रप्सो अंशुमत्या उपस्थेऽधारयत तन्वं तित्विषाणः ।
विशो अदेवीरभ्याचरन्तीर्बृहस्पतिना युजेन्द्रः ससाहे ॥ ९ ॥
अथर्व-वेद काण्ड २० । १३७ । ७-९

سیاہ چاند نہر انشومتی میں جا ٹھہرا' طاقت اور غلبے والا بہادر جو دس ہزار کے

ساتھ بقوت محفوظ ہے' آگے بڑھتا ہے۔ اور (دیکھو کہ) اس نے قرنا میں پھونک مارتے ہوئے ہتھیار پرے رکھ دیئے ہیں۔

☆ میں نے دیکھا کہ کالے بادل کی طرح چاند' انشومتی کے ڈھلوان ساحل پر حرکت کرتے ہوئے ڈوب گیا۔ بہادرو! میں تمہیں آگے بھیجتا ہوں' جاؤ اور جنگ میں لڑو۔

☆ پھر انشومتی کی گود میں چاند نے اپنا روشن جسم اختیار کرلیا اور قوت وغلبہ والا اپنے رب کے ساتھ ان مشرکین پر غالب آگیا جو اس کے خلاف اٹھے۔

ان منتروں کے بعض نکات کی وضاحت سخت ضروری ہے' لہٰذا یہ وضاحت ذیل میں کی جا رہی ہے۔

☆ ہندوؤں کا خیال ہے کہ انشومتی ایک دریا کا نام ہے۔ جس کے اندر چاند ہر مہینے کے آخر میں اس وقت اترتا ہے جب اس کی روشنی ختم ہوجاتی ہے اور وہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ غسل کرتا ہے تو اس کی روشنی پلٹ آتی ہے اور وہ آسمان پر دوبارہ ظلوع ہوتا ہے حالانکہ چاند کی یہ کیفیت یہاں یہ بتانے کے لئے ذکر کی گئی ہے کہ اسی طرح اللہ کا دین ایک بار مٹ کر دوبارہ ظاہر ہوگا۔ گویا دین چاند ہے اور اس میں تحریف اور اس کی تعلیمات کی پوشیدگی چاند کا سیاہ ہوکر دریا میں چھپ کر جانا ہے۔ اور دوبارہ دین کا ظہور گویا چاند کا دریا سے نکل کر افق پر ظلوع ہونا ہے۔

اتنی وضاحت کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ ٹھیک اسی قسم کے حالات محمد ﷺ کے نبوت کے ظہور کے وقت موجود تھے۔ ایک عرصے سے کوئی رسول بھیجا نہیں گیا تھا۔ اس دوران دین میں تحریف آگئی تھی۔ اور رفتہ رفتہ اس کی تعلیمات پورے طور سے پس پردہ چلی گئی تھیں

Marfat.com

اور دین کی جگہ رسم ورواج نے لے لی تھی۔ یوں ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا اور افق تاریک ہوگئے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے دین کی دعوت شروع کی اور لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی میں لانے کا آغاز کیا۔ گویا دین ایک چاند تھا جو سیاہ ہوکر چھپ گیا تھا۔ اور محمد ﷺ کی دعوت سے روشن ہوکر پھر طلوع ہوگیا۔

☆ چاند کے اس چھپنے اور طلوع ہونے کے دوران مذکورہ منتروں کے قائل نے جو واقعات دیکھے اور سنے وہ یہ تھے:

۱۔ اس نے سنا کہ کوئی حکم دینے والا بہادروں کو آگے بڑھنے اور جنگ میں کود جانے کا حکم دے رہا ہے۔

۲۔ اس نے دیکھا کہ بہادروں کا جانباز و محفوظ کمانڈر اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے اپنے مشرک دشمنوں پر غالب آجاتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کمانڈر اور اس کے ساتھی اللہ کی توحید والے ہوں گے۔ اور ان کے دشمن مشرک ہوں گے اور گویا یہی توحید و شرک کا اختلاف لڑائی کا سبب ہوگا۔ اب یہ دیکھئے کہ یہ بات محمد ﷺ پر بالکل ٹھیک پوری اتر رہی ہے۔

۳۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ یہ کمانڈر دس ہزار جنگجو لے کر آگے بڑھ رہا ہے اور یہ معلوم ہے کہ فتح مکہ میں دس ہزار صحابہ نے شرکت کی تھی۔

۴۔ پھر اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس کمانڈر نے فتح کا قرنا پھونکتے ہوئے ہتھیار پرے رکھ دیئے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے ہتھیار استعمال نہیں کئے۔ بلکہ لڑائی کے بغیر ہی فتح حاصل کرلی۔ ٹھیک یہی معاملہ فتح مکہ کے موقع پر پیش آیا تھا۔ نبی ﷺ نے نہ فتح سے پہلے ہتھیار استعمال کئے نہ فتح کے دوران نہ فتح کے بعد۔ بلکہ فرمایا تو یہ فرمایا کہ آج تمہیں کوئی سرزنش نہیں۔ جاؤ تم

Marfat.com

سب آزاد ہو۔

خلاصہ یہ کہ ان منتروں میں جو کچھ کہا گیا ہے' وہ محمد ﷺ پر صادق آرہا ہے' صرف آپ ہی پر صادق آرہا ہے۔ کسی اور پر نہیں۔ پس ان منتروں میں جو مکاشفہ پیش کیا گیا ہے' وہ حقیقت میں نبی ﷺ کی بشارت اور آپ کی بابت پیشینگوئی ہے۔ جو اللہ نے مقررہ وقت پر پوری کردی۔ فالحمد للہ

Marfat.com

محمد ﷺ کی بشارت بھوشیہ پوران میں

گزر چکا ہے کہ ہندو دھرم میں پوران نام کی اٹھارہ کتابیں ہیں' جن میں سے ایک بھوشیہ پوران ہے۔ اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ اس میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کی خبریں ہیں۔ اس کتاب کی تیسری قسم کے تیسرے کھانڈ کی تیسری سرگ' جسے پرتی سرگ کہتے ہیں۔ اس میں نبی ﷺ کے متعلق بہت صاف اور صریح پیشینگوئیاں ہیں۔ جو ویدوں کے مصنف مہرشی ویاس کے ایک مکاشفے پر مبنی ہیں۔ اس مکاشفے میں انہوں نے کچھ دیکھا اور کچھ ہندو عقیدے کے مطابق فرشتوں سے سنا بھی۔ اس سرگ کے منتر ۵ تا ۸ یہ ہیں:

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्य्येण समन्वितः ।
महामद इति ख्यातः शिष्यशाखासमन्वितः ॥ ५ ॥
नृपश्चैव महादेवं मरुस्थलनिवासिनम् ।
गङ्गाजलैश्च संस्नाप्य पञ्चगव्यसमन्वितैः ।
चंदनादिभिरभ्यर्च्य तुष्टाव मनसा हरम् ॥ ६ ॥
भोजराज उवाच—नमस्ते गिरिजानाथ मरुस्थलनिवासिने ।
त्रिपुरासुरनाशाय बहुमायाप्रवर्त्तिने ॥ ७ ॥
म्लेच्छैर्गुप्ताय शुद्धाय सच्चिदानन्दरूपिणे ।
त्वं मां हि किंकरं विद्धि शरणार्थमुपागतम् ॥ ८ ॥

Marfat.com

☆ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک غیر آریہ روحانی معلم جو محامد --- محمد --- کے نام سے معروف ہے' اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا۔

☆ اس عرب کے رہنے والے عظیم مقدس شخص کی صمیم دل سے تعظیم کے لئے راجہ بھوج اٹھا۔ اور گنگا کے پانی اور پانچوں پاک کرنے والی چیزوں سے اسے غسل دیا۔ اور اس کے آگے صندل وغیرہ کے ہدیئے پیش کئے۔

☆ اور اس سے راجہ بھوج نے کہا: آپ پر سلام' اے نسل انسانی کے فخر: اے سرزمین عرب کے رہنے والے اور اے شیطانوں کو مارنے کے لئے بہت سی قوت دینے والے۔

ان منتروں میں محمد ﷺ کی بڑی واضح بشارت ہے۔ اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ ان میں جو باتیں کہی گئی ہیں وہ کسی اور پر فٹ ہی نہیں آسکتیں۔ تھوڑا سا اشارہ پیش خدمت ہے:

۱- یہاں محمد نام بتایا گیا ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور نبی کا نام نہیں۔ یہ نام آگے منتر ۱۴ اور ۱۸ میں بھی آیا ہے۔

۲- بتایا گیا ہے کہ وہ آریہ نہ ہوگا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ ہندوستان سے بھی نہ ہوگا۔

۳- پھر بتایا گیا ہے کہ وہ ملک عرب سے ہوگا اور ملک عرب سے صرف محمد ﷺ ہوئے ہیں۔

۴- آپ کی یہ خصوصیت بھی بتائی گئی ہے کہ آپ گنگا اور ہندو عقیدے کے مطابق پانچ پاک کرنے والی چیزوں کے ذریعہ پاک وصاف کئے ہوئے ہوں گے۔ ہندو عقیدے کے مطابق آپ گنگا سے غسل کرلیں تو تمام گناہوں سے پاک ہوجائیں گے۔ لیکن ملک عرب میں گنگا نہیں ہے۔ اس لئے مراد محض مجازی ہیں۔ یعنی آپ گناہوں سے یوں پاک صاف ہوں گے جیسے کسی نے گنگا میں غسل کیا ہو۔ بہر حال محمد ﷺ ہر طرح کے گناہ اور عیوب سے پاک

Marfat.com

صاف تھے۔
۵۔ اس کی یہ خصوصیت بھی بتائی گئی ہے کہ وہ شیطانوں کو مارنے کے لئے بڑی قوت دے گا۔ شیطان جسمانی قوت سے نہیں مارے جاتے ہیں۔ اور محمد ﷺ نے بہت سی قرآنی آیات اور بہت سے اوراد وظائف دیئے ہیں جن سے شیطان مارے جا سکتے ہیں۔ اور ان کے وساوس کو مارنے کے لئے تو تقریبا ہر ورد اور ہر دعا کافی ہے۔
۷۔ اس کی خصوصیت یہ بھی ہوگی کہ وہ فخر نسل انسانی ہوگا۔ اور محمد ﷺ پر یہ بات اس طرح فٹ آتی ہے کہ بقول ابو الطیب احمد المتنبی

مَضَتَ الدُّهُورُ وَمَا اَتَینَ بِمِثْلِهِ
وَلَقَدْ اَتٰی فَعَجزْنَ عَنْ نَظرَآئِهِ

زمانے گزر گئے اور آپ کا مثل نہ لا سکے۔ اور آپ آئے تو آپ جیسا لانے سے عاجز رہے۔
۷۔ اس روحانی معلم کے ساتھ راجہ بھوج کا قصہ اس مکاشفے کے عجائبات میں سے ہے۔ بھوج ایک ہندوستانی راجہ کا نام ہے جس کے نام سے آج بھی کچھ (گجرات) کے علاقے میں بھوج نام کا ایک شہر موجود ہے۔ راجہ بھوج بھوشیہ پوران کی تالیف کے کئی صدیاں بعد محمد ﷺ کے زمانہ میں ہوا ہے۔ اس کا قصہ یہ بتایا جاتا ہے، وہ گجرات کے ساحلی علاقے کچھ کا حکمران تھا اور ایک رات وہ کیا دیکھتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہے۔ اسے بڑی حیرت ہوئی۔ پنڈتوں سے پوچھا تو انہوں نے ویدوں اور پورانوں کو دیکھ کر بتایا کہ یہ آخری پیغمبر کا معجزہ ہے۔ اس نے پیغمبر کی نشانیاں پوچھیں تو انہوں نے بتایا کہ "وہ امن والے شہر" کی ایک گھاٹی میں دینی پیشوا کے گھر پیدا ہوگا۔ اس کا نام نراشنس (محمد) ہوگا۔ اس کے چار خلفاء ہوں گے اور بارہ بیویاں ہوں گی۔ اب اس نے نراشنس کا پتہ لگانا شروع کیا۔ بالآخر معلوم ہوا کہ وہ مکہ مدینہ

Marfat.com

میں ظاہر ہوا ہے۔ وہ گھر آیا اور پھر بتایا کہ اس نے نراشنس (محمد) کا دین اختیار کرلیا ہے۔ گھر والے سخت ناراض ہوئے۔ اور راج پاٹ سے بے دخل کرکے اسکو اس کی رانی سمیت بن باس کردیا۔ راجہ نے اس حال میں نراشنس کو یاد کرتے ہوئے اس کے رب کی پوجا کرتے ہوئے پوری زندگی کاٹ دی۔

(میں نے یہ واقعہ بنارس کے ڈاکٹر کملا کانت تیواری کے ہندی کتابچے "کل جگ کے انتم رشی" ص ۵ سے لیا ہے۔ اور انہوں نے اسے پنڈت دھرم وید اپادھیائے کی کتاب" انتم ایشور دوت" ص ۹۷ مطبوعہ دریا گنج دہلی (۱۹۲۷ء) کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

بھوشیہ پوران میں آگے ۱۰ سے ۱۳ منتروں کے اندر صاحب مکاشفہ نے یہ ذکر کیا ہے۔

म्लेच्छैस्सुदूषिता भूमिर्वाहीका नाम विश्रुता ।
आर्य्यधर्मो हि नैवात्र वाहीके देशदारुणे ॥ १० ॥
बभूवात्र महामायी योऽसौ दग्धो मया पुरा ।
त्रिपुरो बलिदैत्येन प्रेषितः पुनरागतः ॥ ११ ॥
अयोनिः स वरो मत्तः प्राप्तवान्दैत्यवर्द्धनः ।
<u>महामद्</u> इति ख्यातः पैशाचकृतितत्परः ॥ १२ ॥
नागन्तव्यं त्वया भूप पैशाचे देशधूर्तके ।
मत्प्रसादेन भूपाल तव शुद्धि प्रजायते ॥ १३ ॥

ترجمہ = ناپاکوں نے عرب نامی زمین میں فساد برپا کر رکھا تھا۔ وہاں آریوں کا دھرم نہ تھا۔

☆ وہاں پہلے بھی ایک گمراہ کرنے والا شیطان تھا جسے میں نے ہلاک کردیا تھا۔ لیکن اس طاقتور دشمن کا نمائندہ پھر آگیا۔

Marfat.com

☆ مجھ سے جس نے برہما کا لقب حاصل کیا اور محمد کے نام سے مشہور ہوا' وہ ان کافر دشمنوں کی اصلاح وہدایت اور فلاح میں مشغول ہے۔

☆ اے بادشاہ! احمق کافروں کے ملک نہ جا۔ میری بدولت تو یہیں پاک صاف کردیا جائے گا

پھر اس سلسلہ بیان کے آخر میں صاحب مکاشفہ کہتا ہے:

रात्रौ स देवरूपश्च वहुमायाविशारदः ।
पैशाचं देहमास्थाय भोजराजं हि सोऽब्रवीत् ॥ २३ ॥
आर्य्यधर्मो हि ते राजन्सर्वधर्मोत्तमः स्मृतः ।
ईशाज्ञया करिष्यामि पैशाचं धर्मदारुणम् ॥ २४ ॥
लिङ्गच्छेदी शिखाहीनः श्मश्रुधारी स दूपकः ।
उच्चालापी सर्वभक्षी भविष्यति जनो मम ॥ २५ ॥
विना कौलं च पशवस्तेषां भक्षया मता मम ।
मुसलेनैव संस्कारः कुशैरिव भविष्यति ॥ २६ ॥
तस्मान्मुसलवन्तो हि जातयो धर्मदूपकाः ।
इति पैशाचधर्मश्च भविष्यति मया कृतः ॥ २७ ॥

(ترجمہ) ☆ اس فرشتہ صفت صاحب حکمت نے جسکا لباس آدمیوں کے لباس سے مختلف ہے' راجہ بھوج سے رات کے وقت کہا۔

☆ اے راجہ! یقیناً آریوں کا دھرم سارے دھرموں سے اعلیٰ ہے' لیکن میں اللہ عظیم کے اذن سے وہ دین جاری کروں گا جو گوشت خوروں کا دین ہے۔

☆ میرا رہنما ختنہ کیا ہوا' بغیر چوٹی (چرکی) کا' داڑھی والا' انقلابی' اونچی پکار (اذان) والا' اور سب حلال اشیاء کھانے والا ہے۔

☆ وہ مویشی جانور کھاتا ہے۔ سور نہیں کھاتا۔ اس کے ساتھیوں کی پاکیزگی مقدس گھاس کی بجائے جنگ سے ہوتی ہے۔

Marfat.com

☆ اور وہ کافروں اور بے دینوں کے خلاف جنگ کی وجہ سے مسلمین (مسلمان) کہلاتے ہیں۔ اور اس گوشت کھانے والی قوم کا دین میری طرف سے ہو گا۔

ان منتروں کا مفہوم اگرچہ واضح ہے' لیکن ایک بار ہم پھر بعض گوشوں کی وضاحت کے ساتھ ان کے نکات درج کرتے ہیں۔

ا۔ یہ مصلح رسول جس کی بشارت دی جا رہی ہے اس کا نام محمد ہو گا۔

۲۔ ملک عرب کا رہنے والا ہو گا۔

۳۔ اس کا دھرم آریوں کے دھرم سے الگ ہو گا۔ لیکن وہی اللہ کا درست دین ہو گا۔

۴۔ وہ ختنہ کیا گیا ہو گا۔ (جبکہ ہندو ختنہ نہیں کراتے)

۵۔ اس کے سر پر چوٹی یعنی چر کی نہیں ہوگی۔ (جبکہ یہ ہندوؤں کی دھارمک نشانی ہے)

۶۔ وہ انچالاپی (یعنی بلند آواز سے اذان دینے والا) ہو گا۔ (اب دیکھئے کہ محمد ﷺ کے دین کے علاوہ کسی اور دین میں اذان یا اس جیسا اونچی آواز سے ادا کیا جانے والا کوئی شعار نہیں ہے۔ ہندو اور یہود سنکھ پھونکتے ہیں۔ نصاریٰ ناقوس بجاتے ہیں۔ مجوسی اور بعض ہندو فرقے آگ روشن کرتے ہیں)

۷۔ وہ گوشت خور ہو گا۔ سارے مویشیوں کے گوشت کھائے گا اور ہر چیز جو حلال ہو' کھائے گا۔ سور نہیں کھائے گا۔

یاد رہے کہ ہندو گوشت بالکل نہیں کھاتے۔ جو کھاتا ہے دھرم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ پھر بھی سارے مویشی نہیں کھاتا' بلکہ بعض کو کھاتا اور بعض کو مثلاً گائے کو پوجتا ہے۔ پھر ان کے سادھو گوشت تو درکنار کئی قسم کی سبزی ترکاری بھی نہیں کھاتے۔ اسے دھرم کا لازمی حصہ سمجھتے ہیں۔ اسی لئے بتایا گیا کہ وہ ہر حلال چیز کھائے گا۔ یعنی وہ ہندوؤں میں سے قطعاً نہ ہو گا۔

Marfat.com

ادھر یہود میں بہت سی پاکیزہ چیزیں حرام کردی گئی تھیں۔ اور نصاری نے سب سے خبیث جانور یعنی سور کو حلال کرلیا تھا۔ اس لئے وہ یہود ونصاری میں سے بھی نہ ہوگا۔ لہٰذا اس صفت کے پیغمبر صرف محمد ﷺ ہوئے۔

۸۔ وہ کافروں اور بے دینوں کو حق کی دعوت دے گا۔ اور اسی پر ان سے لڑائی کرے گا۔ اور یہ لڑائی ہی اس کے ساتھیوں کی پاکیزگی کا ذریعہ ہوگی۔

۹۔ اور اس کے ساتھی مسلمین (مسلمان) کہلائیں گے۔

ان خصوصیات وصفات کا نبی ﷺ کے ساتھ متصف ہونا تاریخ کی بدیہات سے ہے۔ جسے تھوڑی سی بھی واقفیت ہے۔ اسے یہ بات معلوم ہے۔ تفصیل وبیان کی ضرورت نہیں۔ اوپر جو کچھ آیا ہے' وہ سب محمد ﷺ ہی میں پایا گیا ہے۔ لہٰذا یقیناً اور قطعاً" وہی اس بشارت کے مصداق ہیں۔ اور یہ بشارت ان کی پیدائش سے کئی سو برس پہلے کی ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین

اور تلسی داس کیا کہتے ہیں

اور اب اس موضوع کے اخیر میں ہم ایک نہایت بڑے ہندو عالم تلسی داس کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ ان کی کتاب "رامائن" بہت مشہور ہے۔ جس میں اصلا رام کی کہانی درج کی گئی ہے۔ اور ضمناً اور بھی بہت کچھ ہے۔ رامائن تو بہت سی لکھی گئیں۔ لیکن بالمیکی کی رامائن شہرت لے گئی۔ کہا جاتا ہے کہ بالمیکی حضرت مسیح سے پہلے گزرا ہے۔ اس نے جس دور کی زبان میں کتاب لکھی' بعد میں اس کا سمجھنا عوام ہی نہیں' خواص کے لئے بھی مشکل ہوگیا۔ لہٰذا تلسی داس نے اسے اپنے دور کی ہندی زبان میں نقل کیا۔ اور دوسری بہت سی ہندو کتابوں سے استفادہ کرکے مفید اضافے بھی کئے۔ ان کی اس کتاب کا اصلی نام رام چرت مانس ہے۔ مگر رامائن کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں انہوں نے "سنگرام پوران" کھنڈ ۱۲' ادھیائے ۶ میں آئی ہوئی ایک

Marfat.com

پیشینگوئی کا تذکرہ اور تجزیہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ سنگرام پوران ویدوں کے مصنف وید ویاس کی تالیف بتائی جاتی ہے۔ تلسی جی لکھتے ہیں۔

यहाँ न पक्षपात कछु राखहुँ ।
वेद पुराण संत मत भाखहुँ ।।

संवत् विक्रम दोउ अनङ्गा ।
महाँकोक नस चतुर्पतङ्गा ।।

राजनीति भव प्रीति दिखावै
आपन मत सवका समझावै

सुरन चतुसुदर शतचारी
तिनको वंश भयो अतिभारी
तव तक सुंदरमाद्दिकोंया
विना महामद पारन होए ।

तवसे मानहु जन्तु भिखारी
समरथ नाम एहि व्रत धारी

हर सुंदर निर्माण क होई
तुल्सी वचन सत्थ सच सोई

(ترجمہ) ☆ یہاں میں کسی کی پاسداری نہ کروں گا' ویدوں اور پرانوں کی روشنی میں سادھوؤں سنتوں نے جو کچھ کہا ہے' وہی کہوں گا۔

Marfat.com

☆ وہ ساتویں صدی بکرمی میں پیدا ہوگا اور سخت اندھیرے میں اپنے چار سورجوں کی روشنی کے ساتھ ظاہر ہوگا۔

☆ اور ہر ایک کو حکمت اور سیاست سے اپنے دین کی تبلیغ کرے گا۔ چنانچہ حالات کے مطابق خوشخبری بھی دے گا اور ڈرائے گا بھی۔

☆ اس کے چار مقدس خلیفے ہوں گے۔ اور ان کی تائید ومدد سے اس پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت ہوجائے گی۔

☆ اور جب سے اس کا دین اور اس کی بات ظاہر ہوگی تو محمد کے بغیر کسی کی نجات نہ ہوگی۔

☆ پھر اس کا کوئی نظیر اور ہم مثل پیدا نہ ہوگا۔ تلسی داس جو کچھ کہہ رہا ہے' وہ حق اور سچ ہے۔

بعض نسخوں میں پہلے شعر کے بعد تین اشعار زیادہ ہیں جو یہ ہیں:

वर्ष सहस्त्र दस सुन्द्रम होई ।
तेह के वाद न पाये कोई ।।
देश अरब में भरकता सुहाई ।
सो थल भूमि गत सुनो खकराई ।
शम्भू समत ताकर होई ।
सुन्द्रम देश थमत सोई ।।

ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

☆ دس ہزار سال تک رسالت کا مرتبہ پورا ہوجائے گا۔ پھر یہ رسالت کسی کو بھی نہ ملے گی۔

☆ ملک عرب میں ایک ستارہ چمکے گا اور اس سرزمین کی قابل رشک شان ہوگی۔

اس سے خرق عادت چیزیں اور معجزے ظاہر ہوں گے اور اسے اللہ کا ولی کہا

Marfat.com

جائے گا۔

ان اشعار میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ لیکن پھر بھی ایک ہلکا سا اشارہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۔ یہاں جس کی بشارت دی گئی ہے وہ ساتویں صدی بکرمی میں پیدا ہوگا۔ گزر چکا ہے کہ محمد ﷺ ۶۲۸ بکرمی میں پیدا ہوئے۔

۲۔ اس کا طلوع یعنی ظہور سخت اندھیرے میں ہوگا۔ محمد ﷺ جس وقت ظاہر ہوئے' ہر طرف جاہلیت کا سخت اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

۳۔ وہ چار سورج کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ یہ آپ کے چاروں خلفیہ ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ انہی کو آگے چل کر صاف لفظوں میں مقدس خلیفہ کہا ہے۔

۴۔ وہ اپنے دین کی تبلیغ میں خوشخبری دینے اور ڈرانے کے دونوں کام کرے گا۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۞ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُنِيْرًا۞ (الاحزاب 45 -46)

اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا' بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کے اذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر۔

قرآن میں چراغ سورج کو کہا گیا ہے)

۵۔ وہ سرور عالم ہوگا۔ اس کا کوئی نظیر نہ ہوگا۔ محمد ﷺ کے لئے یہ دونوں ہی باتیں معروف ہیں۔

۶۔ اور ان سب سے بڑھ کر آپ کا نام محمد بھی ذکر کیا گیا ہے اور آپ کے ملک عرب کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ جو آپ ﷺ کے لئے اس بشارت کو قطعی بنا دیتی ہے۔ فالحمد للہ حمدا کثیرا

Marfat.com

خانہ کعبہ اور اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ہندو کتابوں میں

اب تک ہم نے ہندو کتابوں سے محمد ﷺ کے بارے میں پیشینگوئیاں نقل کی تھیں۔ اب ایک انسانی ذبح اور ایک مقدس مقام کا ذکر نقل کرتے ہیں جو بڑا لطیف بھی ہے اور اپنے دامن میں معرفت حق کا سامان بھی سمیٹے ہوئے ہے۔ کتاب اتھرو وید کی ایک سوکت کا عنوان ہے "پرش میدھ" یعنی "انسانی قربانی" اس سوکت میں ایک عظیم انسان کا ذکر ہے جسے اللہ کے لئے قربان کرنے کے واسطے پیش کیا گیا تھا۔ یہ سوکت ہندوؤں کے یہاں مختلف موقعوں پر پڑھی جاتی ہے۔

اس ذبیح کے سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ اس کا نام "اتھروا اور اس کے والد کا نام "برہما" تھا۔ اتھروا اپنے باپ کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔ اس سے چھوٹا اس کا ایک اور بھائی بھی تھا جس کا نام "انگر" یا "انگرسی" تھا۔

یہاں تک پوری بات سیدنا اسماعیل علیہ السلام پر صادق آتی ہے۔ وہ اپنے باپ کے پہلوٹھے بیٹے تھے۔ ان کے والد کا نام "ابراہیم" اور "برھما" ایک ہی لفظ کے دو جداگانہ تلفظ محسوس ہوتے ہیں۔ پھر ان کے ایک بھائی اسحاق علیہ السلام تھے جو ان سے کئی برس چھوٹے تھے۔

Marfat.com

لطف یہ ہے کہ اتھروا کے معنی شیریں پانی کا منبع اور انگر اور انگرسی کے معنی ہیں کھارے پانی کا منبع- واضح رہے کہ یہ دونوں وصفی نام ہیں اور ان ناموں کے ذریعہ ان دونوں حضرات سے وجود میں آنے والی دونوں قوموں کی خصوصیات کی طرف اشارہ ہے- بنو اسماعیل شیریں چشمہ ہیں کیونکہ ان میں تقوی اور مروت ہے- سخاوت وکرم ہے' شجاعت وشہامت ہے- شرف اور بڑائی ہے- کشادہ دلی اور ہر کار خیر کے لئے اٹھنے کا جذبہ ہے- اس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہے- اور وہ اللہ کی دعوت کے لئے اٹھ کر اس راستے میں اپنی جان ومال سب کچھ صرف کرتے ہیں- ان کے برخلاف بنو اسحاق جو بنی اسرائیل کے نام سے معروف ہیں' واقعتاً کھارے پانی کا چشمہ ہیں- کیونکہ ان میں خباثت اور دھرت بازی ہے' مکر اور حسد ہے' بزدلی ونامردی ہے' حرص وبخل ہے' ان کے سینے تنگ ہیں اور وہ برائی میں ڈوبے ہوئے ہیں' ان کا کام انسانی معاشرے کے خلاف کھلم کھلا اور پس پردہ سازشیں کرنا ہے- اس کے پہلو بہ پہلو وہ اللہ کی کتاب میں تحریف بھی کرتے رہے ہیں- اس کی راہ سے لوگوں کو روکتے بھی رہے ہیں اور نبیوں اور پیغمبروں کو قتل کرتے اور ایذائیں پہنچاتے رہے ہیں-

اس توضیح کے بعد ہم متعلقہ منتر پیش کرتے ہیں' اتھرو وید کانڈ ۱۰' سوکت ۲' منتر ۲۶ تا ۳۳ اس طرح ہے:

मूर्धानमस्य संसीव्याथर्वा हृदयं च यत् ।
मस्तिष्कादूर्ध्वः प्रैरयत् पवमानोधि शीर्षतः ॥ २६ ॥
तद् वा अथर्वणः शिरो देवकोशः समुब्जितः ।
तत् प्राणो अभि रक्षति शिरो अन्नमथो मनः ॥ २७ ॥
ऊर्ध्वो नु सृष्टा ३स्तिर्यङ् नु सृष्टा ३ः सर्वा दिशः पुरुष आ बभूवा ३ ।
पुरं यो ब्रह्मणो वेद यस्याः पुरुष उच्यते ॥ २८ ॥

Marfat.com

यो वै तां ब्रह्मणो वेदामृतेनावृतां पुरम् ।
तस्मै ब्रह्म च ब्राह्माश्च चक्षुः प्राणं प्रजां ददुः ॥ २९ ॥
न वै तं चक्षुर्जहाति न प्राणो जरसः पुरः ।
पुरं यो ब्रह्मणो वेद यस्याः पुरुष उच्यते ॥ ३० ॥
अष्टाचक्रा नवद्वारा देवानां पूरयोध्या ।
तस्यां हिरण्ययः कोशः स्वर्गो ज्योतिषावृतः ॥ ३१ ॥
तस्मिन् हिरण्यये कोशे त्र्यरे त्रिप्रतिष्ठिते ।
तस्मिन् यद् यक्षमात्मन्वत् तद् वै ब्रह्मविदो विदुः ॥ ३२ ॥
प्रभ्राजमानां हरिणीं यशसा संपरीवृताम् ।
पुरं हिरण्ययीं ब्रह्मा विवेशापराजिताम् ॥ ३३ ॥

अथर्व-वेद काण्ड १० । २ । २६-३३

☆ اتھروا نے اپنا دل اپنے سر سے سی لیا- اور تقدس اس کے سر اور پیشانی کے اوپر سے پھوٹ رہا تھا یا حرکت کر رہا تھا- (۲۶)

☆ اتھروا کے سر کی جگہ فرشتوں کے اترنے کی جگہ ہے جو پختگی سے بند ہے- فرشتے اور سر اور دانے اور دل اس کی حفاظت کرتے ہیں- (۲۷)

☆ وہ اگرچہ اونچا بنا ہے اور ٹیڑھا بنا ہے لیکن اللہ اس کے اطراف میں تجلی کئے ہوئے ہے' اور عارف جانتا ہے کہ وہ اللہ کا حرم ہے- اسی لئے اللہ کو پکارا جاتا ہے- (۲۸)

جو زندگی سے بھرپور اللہ کے اس حرم کو جانتا ہے' اسے اللہ بصیرت اور زندگی اور اولاد دیتا ہے- (۳۰)

☆ جس نے اللہ کے اس حرم کو جانا' اس سے بصیرت اور زندگی انتہائی بڑھاپے سے پہلے جدا نہ ہوگی کیونکہ یہاں اللہ ہی کو پکارا جاتا ہے- (۲۹)

Marfat.com

☆ یہ فرشتوں کا شہر ہے۔ اس پر لڑائی اور چڑھائی نہیں ہو سکتی۔ اس کے گرد آٹھ پہاڑ اور نو راستے ہیں۔ اس میں ابدی زندگی کا خزانہ ہے۔ اور اسے نورانی برکات کے انوار نے گھیر رکھا ہے۔ (۳۱)

☆ یہ گھر ابدی سعادت کا خزانہ ہے۔ اور تین اور تین (چھ) کھمبوں والا ہے۔ یہاں وہ اللہ ہے جو سب کی روح ہے۔ اور اسے وہ شخص جانتا ہے جو اللہ کو جانتا ہے۔(۳۲)

☆ اسے آسمانی برکتوں کے انوار نے گھیر رکھا ہے۔ برہما نے اس فتح نہ کی جا سکنے والی بستی میں آکر قیام کیا۔ (۳۳)

وضاحت:

سابقہ منتروں کی وضاحت کے لئے ہم ترتیب وار بات کرتے ہیں:

پہلا منتر(۲۶)

اس میں ذبیح کا تقویٰ اور پاکی ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اس نے اللہ کے لئے سرِتسلیم خم کردیا۔ اس کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے کہ اس نے "اپنا دل اپنے سر سے سی لیا" یعنی وہ ظاہراً وباطناً دونوں طرح راضی ہوگیا۔ اس کے دل نے بھی مان لیا اور اس نے سر بھی دیدیا۔ یہی بات قرآن میں کہی گئی ہے۔ فَلَمَّا اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِیۡنِ۝ (الصافات 103) "جب دونوں نے ہمارے حکم کے سامنے گردن جھکادی اور ابرہیم نے بچے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔

اور سر اور پیشانی سے تقدس پھوٹنے یا حرکت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ محض اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کی بجا آوری چاہتا تھا۔ گویا یہ وہی بات ہے جو اللہ نے اس آیت میں کہی ہے۔

قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُكَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ

Marfat.com

مَا تُؤۡمَرُ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ۝.(الصافات 102)

یعنی ابراہیم نے کہا کہ بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو دیکھو تمہاری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا۔ اے ابا! آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے' اسے کر گزریں۔ آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

دوسرا منتر (۲۷)

اس میں ذبح کا مقام بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کی حسب ذیل صفات بتائی گئی ہیں:

(۱) یہ روح یا روحوں کے اترنے کی جگہ ہے۔ روح حضرت جبریل ہیں اور ارواح فرشتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں حضرت جبریل اور فرشتوں کا اترنا مسلمہ بات ہے۔ قرآن وحدیث اور تاریخ ہر ذریعہ سے ثابت ہے۔

(۲) وہ پختگی سے بند ہے۔ یعنی دشمن وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ مکہ کا یہی حال ہے۔ آج تک کوئی دشمن اس پر قبضہ نہ کر سکا۔ جس نے بھی رخ کیا راستہ ہی میں توڑ دیا گیا ۔ جبکہ دنیا کے کسی اور شہر کو یہ خصوصیت حاصل نہ ہو سکی۔

(۳) اس جگہ کی چار ذریعہ سے حفاظت ہوتی ہے:

الف۔ فرشتوں کے ذریعہ اور فرشتوں کا مکہ اور اس کے گردوپیش ہونا معلوم ہے اور احادیث میں مذکور ہے۔

ب۔ سر کے ذریعہ۔ اس سر سے مراد یا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ اس بے پناہ جذبہ اطاعت وقربانی سے اس قدر خوش ہوا کہ اس نے قیامت تک کے لئے اس جگہ کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔

Marfat.com

یا یہ مراد ہے کہ یہاں جو شب و روز اللہ کی عبادت ہوتی رہتی ہے اور بندے اس کے سامنے سر جھکائے رہتے ہیں' اس کی وجہ سے اللہ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔

ج۔ دانوں یعنی غلوں کے ذریعہ۔ اس کے بھی دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ یہاں کھانے پینے کا سامان ہمیشہ پہنچتا رہے گا۔ لہٰذا اس کے باوجود کہ یہ بے آب و گیاہ جگہ ہے' یہاں کوئی پیداوار نہیں' پھر بھی اس کے باشندے بھوک سے تنگ آکر اسے چھوڑنے پر مجبور نہ ہوں گے۔ مکہ کا ٹھیک یہی حال ہے۔ گرد و پیش دور دور تک سوکھے پہاڑ ہیں۔ یہاں کوئی پیداوار بھی نہیں۔ مگر کوئی چار ہزار برس سے جو آبادی قائم ہے' اسے مسلسل روزی پہنچ رہی ہے۔ اور وہ ایک دن کے لئے بھی ویران نہ ہوئی۔

دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ غلوں سے مراد صدقے اور خیرات ہوں۔ یعنی وہاں کے لوگ مسلسل صدقے اور خیرات کرتے رہیں گے۔ اس لئے اللہ ان سے خوش ہوگا۔ اور دشمن سے ان کی حفاظت کرے گا۔ مکہ کا حال یہی رہا ہے۔ ہر طرح کی تنگی کے باوجود وہاں کے لوگ ہمیشہ خیرات کرتے رہے ہیں۔ اور ایسی خیرات کہ جس کی نظیر دنیا میں مشکل ہی سے مل سکتی ہے۔

د۔ دل کے ذریعہ ۔ یعنی ایمان واخلاص کے ذریعہ ۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ ہمیشہ ایمان واخلاص کے ساتھ اس جگہ کا قصد کرتے رہیں گے۔ لہٰذا اللہ بھی ان کے لئے اس جگہ کو محفوظ رکھے گا۔ یہ حال بھی مکہ ہی کا ہے۔ لوگ دنیا بھر سے سال میں ایک بار حج کے لئے آتے ہیں۔ اور اس کے بعد سال بھر عمرہ کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے سارے مسلمان روزانہ پانچ بار اس خانہ کعبہ کا رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس سے محض اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔

Marfat.com

نوٹ۔ بعض لوگوں نے سر سے مراد اسماعیل علیہ السلام اور دل سے مراد ابراہیم علیہ السلام کو لیا ہے کیونکہ اسماعیل علیہ السلام نے قربانی کے لئے سر جھکا دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے اس کے لئے دل پیش کردیا۔ اسی طرح غلوں سے مراد ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا لی ہے جو انہوں نے یہاں کے باشندوں کے لئے کی تھی کہ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ انہیں پھلوں سے روزی دے۔

تیسرا منتر (۲۸)

اس منتر میں اس مرکز عبادت کا تذکرہ ہے جسے مذکورہ قربانی سے تعلق رکھنے والے باپ بیٹے نے بنایا ہے۔ اور یہ مرکز خانہ کعبہ ہے۔ منتر میں اس کا ظاہری وصف یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اونچا ہے اور ٹیڑھا ہے اور باطنی وصف یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ کا حرم ہے اور اللہ اس کے اطراف میں جلوہ گر ہے اور عجیب بات ہے کہ ٹھیک یہی اوصاف خانہ کعبہ کے ہیں۔

اس کی اونچائی اس طرح کی عمارتوں سے کئی گنا زیادہ ہے اور خانہ کعبہ اندر اور باہر سے ٹیڑھا بھی ہے۔ اس کی دیواریں برابر نہیں ہیں۔ شمالی دیوار چودہ ہاتھ سے کم ہے جبکہ اس کے مقابلہ کی جنوبی دیوار چودہ ہاتھ سے دو تہائی زیادہ ہے۔ اسی طرح مشرقی دیوار اٹھارہ ہاتھ سے چھٹا حصہ زیادہ ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ کی مغربی دیوار اٹھارہ ہاتھ سے ایک تہائی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ خانہ کعبہ کی چھت بھی مختلف جہات سے نیچی اونچی اور رکج ہے۔ (العقد الثمین ۱/۵۳-۵۵)

پھر شمال جنوب اور مشرق مغرب کی سمتوں کے اعتبار سے بھی خانہ کعبہ سیدھ پر نہیں بلکہ کونی کونا ہے۔ نیز وادی ابراہیم جس میں بیت اللہ واقع ہے' اس کے رخ کے لحاظ سے بھی خانہ کعبہ سیدھا نہیں بلکہ ٹیڑھا ہے اور مکہ کے رہائشی مکانات کے حساب سے بھی ٹیڑھا ہے۔

Marfat.com

تو گویا کہا یہ جا رہا ہے کہ اس گھر میں فن تعمیر کے اعتبار سے اگرچہ کوئی باریکی نہیں ہے لیکن یہ ایک مقدس جگہ ہے کیونکہ اللہ نے یہاں تجلی کر رکھی ہے۔ اور یہاں اس کو پکارا جاتا ہے۔ نہ مورتی کو نہ بت کو، نہ قبر کو نہ آستانے کو، نہ جن کو نہ فرشتے کو نہ کسی اور خرافات کو۔ اسی لئے اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے اور اسے اللہ کے حرم کے نام سے جانا جاتا ہے۔

چوتھا اور پانچواں منتر (۲۹، ۳۰)

ان دونوں منتروں میں اس حرم کی حرمت جاننے والوں کا یعنی اہل ایمان کا وصف بتایا گیا ہے کہ انہیں بصیرت حاصل ہے۔ اور وہ دنیا اور آخرت کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔ حرم کی حرمت جاننے سے اشارہ یا توجہ کی طرف ہے، یا یہاں سے اٹھنے والے دین یعنی اسلام کو ماننے کی طرف ہے اور مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرے، وہ حج کرے، وہ دینا میں بھی کامران اور آخرت میں بھی شادمان رہے گا۔ کیونکہ اسے سب سے بڑی بصیرت یعنی اللہ کی توحید کی بصیرت حاصل ہے۔

چھٹا منتر (۳۱)

اس منتر میں مکہ کا بڑا باریک نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو دنیا کے کسی اور شہر پر صادق نہیں آتا۔ یعنی بتایا گیا ہے کہ:

☆ یہ فرشتوں کا شہر ہے

☆ اور وحی الہٰی سے ثابت ہے کہ مکہ فرشتوں کا شہر ہے۔

☆ اس پر لڑائی اور چڑھائی نہیں ہو سکتی۔

☆ یہ مکہ کا منفرد وصف ہے۔ چنانچہ مکہ کا جس دشمن نے بھی رخ کیا، اللہ نے اسے توڑ کر رکھ دیا۔ اور یہ واقعہ تو نبی ﷺ کی پیدائش سے چند دن پہلے کا ہے کہ یمن سے ساٹھ ہزار حبشی فوج خانہ کعبہ ڈھانے چلی۔ ان کے ساتھ

Marfat.com

ہاتھی بھی تھے۔ مکہ کے اطراف میں پہنچی تو اللہ نے چڑیاں بھیج دیں۔ جنہوں نے پتھر گرا کر اس لشکر کو بھس بنا دیا۔

یہاں آٹھ پہاڑ اور نو راستے ہیں۔ مکہ کی پوزیشن ٹھیک یہی ہے۔ یہ پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اور باہر سے یہاں نو راستے آتے ہیں آٹھ پہاڑ حسب ذیل ہیں:

۱۔ جبل ابو قبیس'

۲۔ جبل خندمہ'

۳۔ جبل اذاخر

۴۔ جبل تعیقعان'

۵۔ جبل کعبہ'

۶۔ جبل عافر (اسے ثبیر ' عمر' ذوا عاصیر' ناقہ اور زنج بھی کہا جاتا ہے)

۷۔ جبل اجیاد (اسے جبل قلعہ بھی کہا جاتا ہے) '

۸۔ جبل مصافی (اسی کا شمالی حصہ سبع بنات کہلاتا ہے)

یہ آٹھوں پہاڑ وادی کعبہ اور مکہ مکرمہ
کو ہر چہار جانب سے گھیرے ہوئے ہیں۔

(نقشہ ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

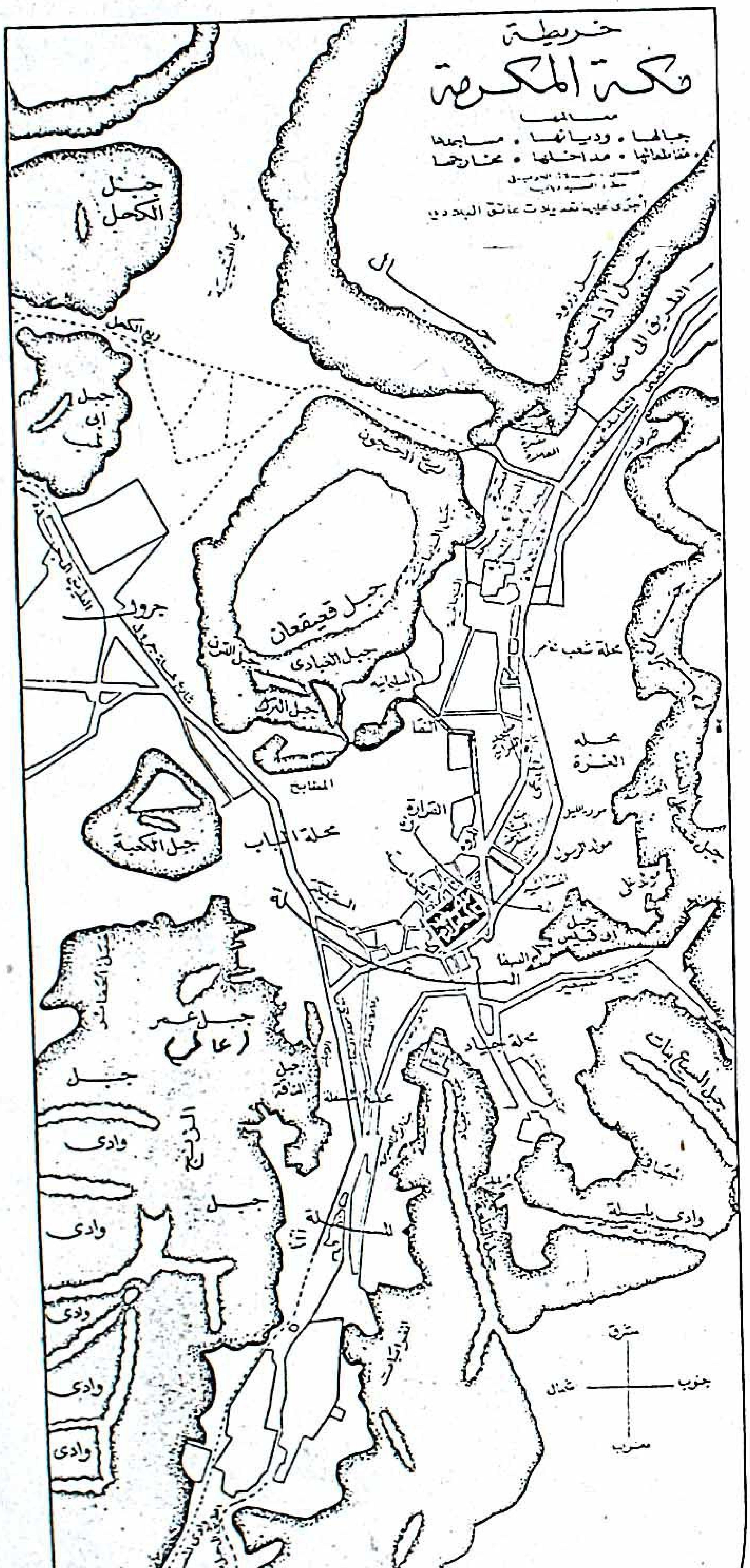
خريطة
مكة المكرمة
معالمها
جبالها . ودياتها . مساجدها
مقاطعاتها . مداخلها . مخارجها
أجرى عليه تعديلات عاتق البلادي
جبل الكحل
جبل قعيقعان
جبل الكعبة
جبل عمر
جبل السبع بنات
محلة الباب
محلة شعب عامر
محلة جياد
شمال
جنوب
شرق
غرب

Marfat.com

اور باہر سے مکہ آنے والے نو راستے یہ ہیں۔
۱۔ طریق اجیاد صغیر۔ جبل ابو قبیس اور سبع بنات کے درمیان
۲۔ طریق بئر بلیلہ، جبل مصافی اور جبل اجیاد القلعہ کے درمیان، یہی راستہ جبل ثور کو جاتا ہے۔
۳۔ طریق سفلہ۔ جبل اجیاد القلعہ اور جبل عافر کے درمیان۔
۴۔ طریق جبل کعبہ۔ جبل کعبہ اور جبل عافر کے درمیان۔
۵۔ طریق جدہ شبیکہ اور جرول کی طرف سے جبل کعبہ اور جبل قعیقعان کے درمیان۔
۶۔ طریق مغربی محلہ عتیبہ۔ جبل الکحل کے شمال میں۔
۷۔ طریق ربع الکحل۔ جبل الکحل کے جنوب میں۔
۸۔ طریقہ اذاخر۔ جبل اذاخر کے مغرب میں۔
۹۔ طریقہ محلہ معابدہ۔ جبل خندمہ اور جبل اذاخر شرقی کے درمیان۔ عہد قدیم سے منیٰ، مزدلفہ اور عرفات آنے جانے کا یہی کارروانی راستہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس منتر میں مذکورہ صفات پورے طور سے مکہ پر منطبق ہوتی ہیں اور دنیا میں کوئی دوسرا ایسا شہر نہیں جس پر یہ صفات منطبق ہوتی ہوں۔

ساتواں منتر (۳۲)

اس منتر میں اس جگہ کی صفتیں ذکر کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ گھر ابدی سعادت کا خزانہ ہے۔ اور اللہ کا گھر ہے (یہاں اللہ کو سب کی روح اس معنی میں کہا گیا ہے کہ وہی سب کا خالق ہے) یہ تو اس گھر کی معنوی صفت ہوئی۔ دوسری (ظاہری) صفت یہ ہے کہ وہ تین اور تین (چھ) کھمبوں پر استوار ہے اور خانہ کعبہ کی فی الواقع یہی صفت ہے کہ اس میں دو لائن میں تین تین (چھ) کھمبے ہیں۔

آٹھواں منتر اور آخری منتر (۳۳)

Marfat.com

اس منتر میں یہ بتانے کے بعد کہ یہ جگہ آسمانی برکتوں کے انوار سے گھری ہوئی ہے' دو خاص وصف ذکر کیئے گئے ہیں۔

۱۔ ایک یہ کہ برہمانے اسی بستی میں قیام کیا۔

۲۔ دوسری یہ کہ اس بستی کو فتح نہیں کیا جا سکتا۔

وید کی اصطلاح میں برہما کبھی اللہ کو کہا گیا ہے اور کبھی اس کے بعض مقرب بندوں کو۔ بعض لکھنے والوں کا خیال ہے کہ برہما یہاں ابراہیم علیہ اسلام کا نام ہے۔

اگر برہما سے اللہ مراد ہو تو اس کے ٹھہرنے سے مراد یہ ہوگی کہ یہی گھر اور شہر اس کی عبادت کا مرکز' اس کے دین ووحی کا مہبط اور اس کی دعوت ورسالت کے اٹھنے کی جگہ ہوگا۔ اور اگر برہما سے ابراہیم علیہ السلام مراد ہوں تو ان کے ٹھہرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کی نسل اور ان کے دین نے یہیں قرار پکڑا۔ چنانچہ ان کے صاحبزادے سیدنا اسماعیل سے جو نسل چلی' اس کا اصل مستقر اب بھی مکہ مکرمہ ہی ہے۔ اسی طرح سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سید الانبیاء محمد ﷺ نے دین کی جو دعوت دی' اس کا مرکز بھی مکہ مکرمہ تھا اور ہے۔ مکہ کی یہ مرکزیت اس وقت سے اب تک کبھی ختم نہ ہوئی۔

اس کے برخلاف جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی ایک اور نسل بنی اسرائیل ہے۔ یہ نسل دنیا بھر میں ماری ماری پھرتی رہی۔ اس کو کوئی مستقل جائے سکونت نصیب نہ ہوئی اور اس کا مرکز آئے دن دشمنوں کے ہاتھوں لٹتا' اجڑتا اور تباہ وبرباد ہوتا۔ اور بالعموم مخالفین ہی کے قبضہ میں رہا اور وہ بھی اس طرح کہ صدیوں پر صدیاں گزرتی رہیں اور انہیں داخلہ تک نصیب نہ ہوا۔

نوٹ! یہ بات ہندوؤں کے لئے قابل توجہ ہے کہ بڑے بڑے ہندو مندر عموما

Marfat.com

خانہ کعبہ کے رخ پر بنے ہوئے ہیں اور ہندو عبادت کے دوران اسی طرف رخ کرتے ہیں مگر انہیں یہ نہیں معلوم کہ اس کا راز کیا ہے۔ بلکہ وہ اسے ایسا بھید سمجھتے ہیں جس سے پردہ نہیں ہٹ سکا ہے۔ انہیں ہماری اس تحریر کو پڑھنے کے بعد غور کرنا چاہئے۔ راز سے پردہ ہٹ جائے گا۔ ان شاء اللہ

ہندو کتابوں میں مکہ مکرمہ کے مزید نام اور تذکرے

ہندوؤں کی بہت سی تیرتھ گاہیں ہیں۔ جن کی زیارت کا بڑا اجر و ثواب اور بڑی فضیلتیں ہیں۔ ایک تیرتھ گاہ ایسی بھی ہے جس کی زیارت کا ثواب سب سے بڑھ کر ہے اور جو ہندوؤں کی نگاہ میں سب سے زیادہ مقدس ہے۔ ویدوں ' پورانوں وغیرہ میں مختلف نام سے اس کا ذکر آیا ہے۔ اس کے بارے میں ان کو اتنا تو معلوم ہے کہ وہ ہندوستان سے باہر ہے۔ لیکن کہاں ہے؟ اس کا پتہ بیچاروں کو اب تک نہیں لگ سکا۔ آیئے ہم پہلے اس زیارت گاہ کے مختلف نام سنتے ہیں ' پھر اس کے محل وقوع کی تحقیق کرتے ہیں۔ نام یہ ہیں۔

۱۔ الاسپد یا الایاسپد........ इलायास्पद　　इलास्पद

۲۔ نابھا پرتھویا........ नाभा पृथिव्या

۳۔ نابھی کمل........ नाभी कमल

۴۔ آدی پشکر تیرتھ........ आदि पुष्कर तीर्थ

۵۔ دارو کابن........ दारु कावन

۶۔ مکتیشور........ मक्तेश्वर

اور اب ان ناموں کی تحقیق

۱۔ الاسپد یا الایاسپد:

Marfat.com

یہ دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ ایک "الا" یا "الایا" اور اس کے معنی ہے۔ اللہ لفظ "الا" یا "الایا" .... "ایل" ، "ایلیا" اور "ایلیہ" سب سنسکرت میں اللہ کے لئے بولے جاتے ہیں اور دوسرا لفظ ہے "سپد" - اس میں سین حرف رابطہ ہے یعنی "کا" "کی" "کے"" اور "پد" کے معنی ہے گھر اور جگہ لہٰذا الاسپد یا الایا سپد کا معنی ہوا اللہ کا گھر یا شہر۔

۲- نابھا پرتھویا :

یہ نام بھی دو لفظوں سے مرکب ہے۔ "ایک نابھا" جس کے معنی ہے ناف اور دوسرا پرتھویا" جس کے معنی ہے زمین۔ لہٰذا اس کا معنی ہوا "ناف زمین"۔ رگ وید منڈل ۴ سوکت ۳۹ "منتر ۳ میں ہے:

इलायास्त्वा पदे वयं नाभा पृथिव्या अधि!

"یعنی ہمارے معبود کا گھر ناف زمین میں ہے"

مزید تفصیل اگلے نام میں ملاحظہ کیجئے:

۳- نابھی کمل :

یہ نام بھی دو لفظوں سے بنا ہے۔ ایک "نابھی" ، جو "نابھا" ہی کی طرح ناف کے معنی میں ہے۔ دوسرا کمل جسے کنول اور نیلوفر بھی کہتے ہیں۔ اس کا پھول سفید خوبصورت سا ہوتا ہے اور ہندوستان پاکستان میں جوہڑوں' تالابوں اور پانی کی جگہوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ ہندو اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ بلکہ اسے مقدس سمجھ کر دیواروں' کپڑوں اور کاپیوں وغیرہ پر اس کا پھول بھی بناتے ہیں۔ بہرحال اس لفظ کا معنی ہوا ناف کا کنول' یا کنول کی ناف۔

پدم پوران میں لکھا ہے کہ "نابھی کمل" وہ مقدس جگہ ہے جہاں سے دنیا کی تخلیق شروع ہوئی۔ پنڈت شری رام شرما نے اپنی کتاب "ہری ونش

Marfat.com

پوران" (۲/۴۹۹-۵۰۱) میں اس معنی کی قدرے تفصیل کی ہے۔ لکھتے ہیں:
اللہ نے جب اس دنیا کو پیدا کرنا چاہا تو کنول کے اس پھول کو پیدا کیا۔ اس میں زمین کی ساری خصوصیات تھیں۔ پھر اس کنول کی رحم سے جو پتے نکلے' وہ پہاڑ بن گئے۔ ان پہاڑوں کے بیچ میں جمبو دیپ (آب حیات کا جزیرہ) ہے۔ جو عظیم عبادتوں اور نیک اعمال کا مرکز ہے۔ اور اس پھول کے پتے گویا زمین میں دھنسے ہوئے پہاڑ اور کانیں ہیں۔ اس جگہ کا جاننا سخت مشکل ہے۔ یہ غیر آریوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس کنول کی تہ میں' سب سے نچلی جگہ شیطانوں کی ہے۔ اور اس کے نیچے جہنم ہے۔ کنول کے بازو میں جو مضبوط روئیں ہیں' انہیں مرکز وحدت کہا جاتا ہے۔ اور اس کے چاروں اطراف میں چوپانی ہے۔ انہیں چار سمندر کہا جاتا ہے۔ بڑے بڑے علم والے گزشتہ انبیاء نے ایسے ہی بتایا ہے۔ اور اس کنول کی ناف ہی سے دنیا کی شروعات ہوئی ہے۔ وہیں سے پہاڑ اور ندیاں نکلی ہیں۔ اور وہیں سے زمین کو پھیلایا گیا ہے۔ (ماخوذ از کتاب ' اگر اب نہ جاگے تو۔ ص ۱۵۶ مع تلخیص - تالیف شمس نوید عثمانی مرحوم)

یہ بیان کسی خاص تبصرے اور وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ مکہ مکرمہ عہد قدیم سے ناف زمین کے نام سے معروف ہے اور اب سائنسی ' جغرافیائی اور طبوغرافی ہر لحاظ سے ثابت ہو چکا ہے کہ فی الواقع مکہ ہی ناف زمین ہے۔ لہٰذا خانہ کعبہ اس ناف زمین کی کنول ہے۔ خانہ کعبہ ہی کا نام بیت اللہ ہے جو الاسپد کا لفظی ترجمہ ہے۔

پھر اس کا محل وقوع دیکھئے تو یہ پہاڑوں کے بیچ میں ہے اور اس ملک کو چاروں جانب سے سمندر اور دریا گھیرے ہوئے ہیں۔ اس کے بازو کے روؤں سے مراد مسجد حرام' حرم مکہ اور مشاعر حج ہیں اور کوئی شک نہیں کہ یہی مرکز وحدت ہے۔ یہاں ہر سال دنیا کے ہر خطے سے ہر رنگ وروغن کے

Marfat.com

لاکھوں حاجی آتے ہیں۔ مگر سب کا لباس ایک ' شعار ایک' زبان سے نکلنے والے کلمات ایک اور ہاتھ پاؤں سے ادا ہونے والے اعمال ایک۔ پھر یہ ایک ہی جگہ اکٹھا ہوتے ہیں۔ ایک ہی حالت میں صبح وشام کرتے ہیں اور ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ مقامی اور بیرونی میں کوئی امتیاز نہیں رہتا بلکہ سماں یہ ہوتا ہے کہ

بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

دنیا میں وحدت کا ایسا مظاہرہ تو دور کی بات ہے اس کا عشر عشیر بھی ملنا مشکل ہے۔ پھر یہی جگہ ہے جہاں سے کالے گورے کا امتیاز مٹا کر وحدت انسانی کا اعلان کیا گیا:

ارشاد ہوا

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۞(الحجرات 13)

لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ پھر تمہیں قبیلوں اور قوموں میں تقسیم کردیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہو۔

پھر یہیں سے کلمہ توحید کا اعلان ہوا جو وحدت کلمہ کی اساس ہے۔ لہٰذا یہی جگہ ہے جو پوری دنیا میں وحدت کا مرکز ہے۔

اچھا! اب یہ بھی سنیں کہ بعض صحابہ اور تابعین سے ایسی روایات آئی ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی تخلیق مکہ مکرمہ سے اور خاص خانہ کعبہ کی تہہ سے شروع ہوئی۔ ان روایات میں خانہ کعبہ کی جو صورت بتائی گئی ہے' وہ کنول سے ملتی جلتی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن عباس (تاریخ طبری ۴۹/۱ تفسیر قرطبی ۲۰۵/۱۹) عبداللہ بن عمر (تاریخ طبری ۴۹/۱) کعب احبار (اخبار مکہ

Marfat.com

ازرقی ۱/۳۱) مجاہد (ایضا ۱/۳۲) عطاء (درمنثور ۸/۴۱۲) اور ابراہیم نخعی (ایضا ایضا) کی روایات یہ ہیں کہ اللہ تعالی نے خانہ کعبہ کو زمین سے ایک عرصہ پہلے پیدا کیا۔ پھر مکہ سے اور خانہ کعبہ کی تہ سے زمین پھیلائی۔ کعب احبار کی روایت میں یہ بھی ہے کہ خانہ کعبہ آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے پانی پر ایک جھاگ کی طرح تھا۔ (اخبار مکہ ازرقی ۱/۳۱)

ابن عباس کی روایت اس سے بھی زیادہ واضح ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے جب عرش پانی پر تھا تو اللہ تعالی نے ایک تند ہوا بھیجی۔ اس نے پانی کو حرکت دی۔ جس سے بیت اللہ شریف کی جگہ ایک نرم پتھر ظاہر ہوا۔ جو لگتا تھا قبہ ہے۔ اللہ نے اس کے نیچے سے زمین پھیلائی۔ یہ زمین ڈگمگاتی رہی۔ چنانچہ اللہ نے اس پر پہاڑوں کی کھونٹی گاڑ دی۔ اور پہلا پہاڑ جو اس زمین پر رکھا وہ ابوقبیس ہے۔ اسی لئے مکہ کو ام القری (آبادیوں کی ماں) کہا جاتا ہے۔ (اخبار مکہ ازرقی ۱/۳۲)

دیکھئے! کعبہ کی اصل کے بارے میں تینوں تعبیرات کس قدر ملتی ہیں۔ یعنی کنول کا پھول، جھاگ اور نرم پتھر، گویا ان تینوں میں ایک ہی حقیقت کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ سفید، خوبصورت اور نرم وگداز تھا۔ یعنی

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ
وَکُلٌّ اِلَی ذَاکَ الْجَمَالُ یُشِیْرُ

ہماری عبارتیں مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہے۔ سب کا اشارہ اسی جمال کی طرف ہے۔

۴۔ آدی پشکر تیرتھ:

یہ تین الفاظ کا مجموعہ ہے۔ "آد" اور "آدی" کا معنی ہے "پہلا" اور سب سے قدیم۔ "پشکر" کے معنی ہیں: "رب" اور "پروردگار" تیرتھ کا معنی ہے "مقدس زیارت گاہ" لہذا "آدی پشکر تیرتھ" کا معنی ہوا "اللہ

Marfat.com

کی پہلی زیارت گاہ" یعنی اللہ کا پہلا گھر جس کی زیارت کی جائے۔
یہ بعینہ خانہ کعبہ کی صفت ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ ۞ (آل عمران 96)

یقیناً پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا' وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ پدم پوران میں اس گھر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

"جو شخص اپنے دل میں اس گھر کی خدمت کی تمنا کرے وہ تمام گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ اور جو اس گھر کی زیارت کرے' اسے اتنا ثواب ملتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ...... یہ زیارت اور عبادت کے گھروں میں سب سے پہلا اور سب سے سے پرانا گھر ہے۔ اور اللہ کے اس قدیم گھر کی زیارت اور یہاں غسل کرنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ (کلیان گورکھپور' اکتوبر ۱۹۴۴ ص ۹۶) اور یہ گھر انبیاء کے رازوں میں سے ایک راز ہے (ایضا ص ۹۵ بحوالہ کتاب شمس نوید عثمانی مرحوم ص ۱۵۷)

۵۔ دارو کابن:

محققین کو اس نام کے معنی کی تعیین میں تردد ہے' اغلب ہے کہ یہ تین الفاظ کا مجموعہ ہے۔ پہلا' دار' یا "دارو"جو عورت کے معنی میں آتا ہے۔ اور آخری لفظ "بن" جس کے معنی صحراء کے ہیں۔ "کا" حرف ربط ہے جو آج بھی اردو ہندی میں بھرپور طور پر مستعمل ہے۔ لفظی معنی ہوگا: "ماں کا صحراء" یا "صحراء کی ماں" یہ قریب قریب ام القری کے معنی میں ہوا جو مکہ مکرمہ کا نام ہے۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق یہ "داروکابن" زیارت وعبادت کا ایک مقدس مقام ہے۔ رگ وید منڈل ۳' سوکت ۱۵۵ منتر ۱۰ میں کہا گیا ہے کہ:

"اے عبادت گزار! دارو کابن جو ایک دور ملک میں ساحل سمندر کے

Marfat.com

قریب ہے' انسانوں کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ اس میں اپنے رب کی پوجا کر۔ اس کی رحمت سے جنت میں داخل ہوگا"

غرض داروکابن سے مکہ مکرمہ کی مطابقت بالکل واضح ہے کہ مکہ مکرمہ ہی کا نام ام القری ہے' یہ پہاڑوں اور صحراؤں کے درمیان واقع ہے۔ ہندوستان سے دور ہے۔ بحر احمر (Red sea) کے ساحل سے قریب ہے۔ تمام اسلامی مصادر متفق ہیں کہ اس کی تحریم وتقدیس انسان کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ ابرہیم علیہ السلام نے اس کے لئے جو دعا کی' وہ یہ تھی:

رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ آمِنًا وَّاجۡنُبۡنِي وَبَنِيَّ اَنۡ نَعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ۞

(ابراھیم 35)

اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا۔ اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے محفوظ رکھ اور اللہ نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ ..... اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِيَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعَاكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ (البقرہ- 125)

تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو اور نبی ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمایا:

﴿اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمۡ يُحَرِّمۡهَا النَّاسُ﴾ (بخاری کتاب العلم حدیث- 104)

یعنی مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے' لوگوں نے حرام نہیں کیا ہے۔

٦- مکتیشور:

یہ نام دو لفظوں کا مجموعہ ہے ایک مکہ' دوسرے ایشور

اب جو لوگ مکہ نہ جانتے ہوں یا اسے ماننے کے لئے تیار نہ ہوں' انہیں تو اس جگہ کی تعیین میں یقیناً حیرانی ہوگی۔ لیکن جو لوگ حقائق تسلیم کرنے پر

Marfat.com

آمادہ ہوں، ان کے لئے بالکل سیدھی بات ہے کہ مکہ سے مراد مکہ مکرمہ ہی ہے جو چار دانگ عالم میں شہرت رکھتا ہے۔ اور پوری دنیا میں اس نام کی کوئی اور جگہ نہیں۔ غالبا اسی لئے انگریز عالم سرمونیرو لیمس کو اپنی سنسکرت انگریزی لغت میں یہ کہنا پڑا۔

Yagya ء و The City of Mecca یہ مکہ شہر ہے جو قربانیوں کی جگہ ہے۔ (حج پر یہاں جتنی قربانی ہوتی ہے دنیا میں کہیں نہیں ہوتی۔)

جہاں تک لفظ "ایشور" کا تعلق ہے تو سب جانتے ہیں کہ اس کا معنی "اللہ" ہے لہذا مکتیشور کا معنی ہوا "اللہ کا مکہ" یا اللہ کے لئے قربانی پیش کرنے کا مقام۔

غرض دونوں لفظ کے معنی واضح ہیں۔ اور یہ بتانے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ پوری دنیا کے اندر مکہ مکرمہ ہی وہ مقام ہے جہاں اللہ کے لئے سب سے زیادہ قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔

ہندو میگزین "کلیان" گورکھپور نے بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ جگہ ہندوستان میں نہیں ہے۔ (شمارہ جنوری ۱۹۸۰ء ص ۲۲۵ از کتاب شمس نوید عثمانی مرحوم)

خلاصہ یہ کہ ہندو بھائیوں کو وہ تیرتھ گاہ جو سب سے زیادہ مقدس ہے اور جس کی زیارت سے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں، مگر انہیں پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے، ہم نے اس کی نشاندہی کردی ہے۔ اور بالکل غیر جانبداری کے ساتھ اس کا ٹھیک پتہ بتادیا ہے۔ اب ان کو ہماری پرخلوص دعوت ہے کہ وہ اس تیرتھ گاہ کی یاترا کریں۔ اور اپنا دامن مراد بھرلیں۔ البتہ اس یاترا کے جو آداب ولوازم ہیں، انہیں سیکھ اور سمجھ لینے کے بعد یاترا کریں۔ ان شاء اللہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیاب رہیں گے۔ واللہ ولی التوفیق

Marfat.com

محمد ﷺ کے نام اور القاب
ہندو کتابوں میں

آخر میں ہم ان ناموں اور القاب کو ضبط کر دینا چاہتے ہیں جو ہمارے علم کی حد تک نبی ﷺ کے متعلق پیشینگوئیوں کے دوران ہندو کتابوں میں وارد ہوئے ہیں۔ گو کہ ان میں بیشتر نام اور القاب پچھلے صفحات میں گزر چکے ہیں۔

(ا) محمد ﷺ اور اس کے مرادف نام:

۱- موحمد، محامد، محمد: (मोहमद, महामद, महंमद)

یہ خالص عربی نام بھوشیہ پوران پرتی سرگ پرو ۳، ادھیائے ۳، اشلوک ۵، ۱۲، ۱۴، ۱۸ میں اور شریمد بھاگود: مہاتم پوران ادھیائے ۲ اشلوک ۶۔۷ میں، اور اللہ اپنشد میں اور سنگرام پوران سکنڈر ۱۲، کانڈ ۶ (ترجمہ تلسی داس) میں وارد ہوا ہے۔

۲- مامح: (मामह)

یہ نام اتھر وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷، منتر ۳ میں اور رگ وید منڈل ۵، سوکت ۲۷، منتر ایک میں آیا ہے اور پیچھے گزر چکا ہے۔

۳- نراشنس: (नराशंस)

یہ نام ویدوں میں سب سے زیادہ آیا ہے اور پوری تفصیل کے ساتھ

Marfat.com

گزر چکا ہے۔

۴۔ سشروا: (सुश्रव)

یہ نام اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۲۱ منتر ۹ میں اور رگ وید منڈل ایک' سوکت ۵۳ منتر ۹ میں آیا ہے۔ یہ بھی لفظ محمد کا مرادف ہے۔ اس کے معنی ہیں "وہ شخص جس کی کثرت سے تعریف وثناء کی جائے"۔

۵۔ سروانما: (सर्व अन्मा)

یہ بھی لفظ محمد کے ہم معنی ہے۔ اور کلکی اوتار کے ذکر میں گزر چکا ہے۔

(ب) احمد اور اسکے مرادف نام:

۶۔ احمد' ایمد' ایمت

(अहमेत' अयमिद' अहमिद' अहमद'

یہ صریح عربی نام رگ وید منڈل ۸ سوکت ٦' منتر ۱۰ میں' سام وید پرپاٹھک ۲' دشتی ٦' منتر ۸ میں اور اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲٦' منتر ۱۴ میں آیا ہے۔

یہی نام یجر وید' سوکت ۳۱' منتر ۱۸ میں لفظ احمت کے ساتھ آیا ہے۔ سنسکرت اور ہندی میں ت کو دال سے بدلنے کا رواج عام ہے اور اب بھی ہے۔

۷۔ ریبھ:

یہ لفظ "احمد" کے ہم معنی ہے۔ اور اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷' منتر ۴' ٦ میں آیا ہے۔ اور پیچھے گزر چکا ہے۔

۸۔ کارو' کارم اور کیرے: (काख' कारुम' कीरि)

Marfat.com

پہلا نام اتھرو وید کانڈ ۲۰ ' سوکت ۲۱' منتر ۶ میں اور دوسرا نام اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ ' منتر ۱۱ میں آیا ہے۔ دونوں میں راء کو پیش ہے۔ تیسرا نام رگ وید منڈل ۲ ' سوکت ۱۲ ' منتر ۶ میں آیا ہے اور تینوں نام لفظ احمد کے ہم معنی ہیں۔

(ج) وہ القاب جو محمد ﷺ کا علم بن گئے:

۹۔ اگنے ویشوانر: (अग्ने वैश्वानर)

یہ لقب رگ وید منڈل ۵ ' سوکت ۲۷' منتر ایک میں آیا ہے۔ اس کا معنی ہے رحمتہ للعالمین (اہل دنیا کے لئے رحمت) رگ وید میں اسے "مامح" رشی کی صفت قرار دیا گیا ہے اور گزر چکا ہے کہ "مامح" محمد ﷺ کا اسم گرامی ہے اور آپ کا رحمتہ للعالمین ﷺ ہونا اختلاف سے بالاتر ہے۔

۱۰۔ انتم اوتار: (अन्तिम अवतार)

یہ لقب بھاگوت پوران پرتھم اسکنڈ' ادھیائے ۳ اشلوک ۲۵ میں اور بعض دوسری جگہوں میں آیا ہے:
"انتم" کے معنی آخری اور اوتار کے معنی نبی ورسول کے ہیں۔ لہٰذا اس لفظ کا معنی ہوا "آخری نبی ورسول" اور معلوم ہے کہ محمد ﷺ "خاتم النبیین" یعنی آخری نبی ورسول تھے۔

۱۱۔ جگت پتی: (जगत्पति)

یہ لقب بھاگوت پوران اسکنڈ ۱۲' ادھیائے ۲' اشلوک ۱۹ میں آیا ہے۔ اور دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ ایک "جگت" جس کے معنی دنیا اور دوسرے

Marfat.com

"پتی جس کے منی سردار اور سربراہ .... لہٰذا اس کے معنی ہوئے "سید عالم اور سرور عالم" اور معلوم ہے کہ نبی ﷺ سید البشر اور سرور عالم ہیں۔

۱۲۔ ورت دھاری: (वर्त धारी)

یہ لقب تلسی داس کی رام چرت مانس میں ہے جو رامائن کا ترجمہ ہے۔ اس میں بھی دو لفظ ہیں۔ ایک "ورت" جس کے معنی دنیا اور دوسرا "دھاری" جس کے معنی رکھوالا یعنی رئیس و محافظ ...... یعنی سرور عالم یا دنیا کا رکھوالا

۱۳۔ سمدر اووت عربن: (समुद्रा दूत अरबन)

یہ لقب رگ وید منڈل ایک ' سوکت ۱۶۳' منتر ایک میں آیا ہے۔ اور آخری نبی کا وصف بیان کرتے ہوئے آیا ہے۔ اس کا معنی ہے "ختم نبوت والا عربی رسول۔ ظاہر ہے محمد ﷺ پر اس کے صادق آنے میں کسی کلام کی گنجائش نہیں۔ آپ عربی رسول تھے۔ خاتم النبیین تھے۔ آپ کے کندھے کے نیچے کبوتر کے انڈے جیسی مہر نبوت تھی۔ جو کری (نرم ہڈی) کے پاس تھی اور جسم شریف سے ملتی جلتی تھی۔

۱۔ سراج منیر:

یہ لقب رگ وید منڈل ۷ ' سوکت ۹ ' منتر ۲ میں آیا ہے اور اسی کے ہم معنی عبارت یجروید سوکت ۳۱ منتر ۱۸ اور سام وید پرپاٹھک ۲' دشتی ۶' منتر ۸ اور شریمد بھاگوت مہاتم پوران اسکنڈ ۲' اشلوک ۷۶ میں بھی موجود ہے۔

بعض متفرق منتر اور اشلوک جن میں بعض گزشتہ نام آئے

Marfat.com

ہماری پچھلی تحریروں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ یہاں ہم نے نبی ﷺ کے جو نام اور القاب ذکر کئے ہیں' ان میں سے بیشتر ان پچھلی تحریروں میں آچکے ہیں۔ اب یہاں ہم بعض مزید منتر اور اشلوک ذکر کر رہے ہیں جن میں بعض سابقہ نام آئے۔

احمد اور سراج منیر:

سام وید پرپاٹھک ۲ دشتی ۶' منتر ۸ اس طرح ہے۔

अहमिधि पितुः परिमेधामृतस्य जग्रह । अहं सूर्य इवाजनि ॥

सामवेद० । प्र० २ । द० ६ मं० ८ ॥

ترجمہ: احمد نے اپنے رب سے حکمت بھری شریعت پائی اور میں اس سے سورج کی طرح روشنی حاصل کرتا ہوں۔ ایک ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے۔ احمد نے سب سے پہلے قربانی پیش کی۔ اور چمکتے ہوئے روشن سورج کی طرح ہوگیا۔ اس میں احمد اور سراج منیر دونوں کا ذکر آیا ہے۔

یجروید سوکت ۳۱' منتر ۱۸ اس طرح ہے۔

अयमिद वै प्रतीवर्त्त ओजस्वान संजया मणिः ।
प्रजां धनं च रक्षतु परिपाणः सुमङ्गलः ॥

احمد جب پلٹتا ہے تو وہ ایک مضبوط چمکتا ہوا جوہر ہے۔ خلقت اور مال کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ (چمکتا ہوا جوہر' سراج منیر کے قریب قریب کی تعبیر ہے)

نوٹ:- پہلے منتر میں لفظ احمد بالکل صریح ہے۔ اور میم پر کسرہ (زیر) کی علامت (ماترا) ہے۔ دوسرے منتر میں ح کے بدلے ی ہے۔ اور تلفظ کا یہ دونوں فرق (میم پر زیر اور ح کی ی سے تبدیلی) آج بھی ہندوستانی لہجہ میں عام ہے۔

یجروید سوکت 31' منتر 18 اس طرح ہے

Marfat.com

वदाहमेत पुरुष महान्तमादित्यवर्ण तमसः

प्रस्तात.........यनाय

(ترجمہ) احمد عظیم ہے' سارے علوم کا منبع ہے۔ چمکتے سورج کی طرح تاریکیوں کو چھانٹتا ہے۔ اس سراج منیر کی معرفت سے موت پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ نجات کی کوئی سبیل نہیں۔

اس منتر میں احمد بطور علم آیا ہے۔ البتہ دال کی جگہ ت ہے اور یہ تبدیلی بھی ہندوستانی لہجوں میں عام ہے۔ سراج منیر کا وصف بھی صراحتاً مذکور ہے۔

رگ وید منڈل ۷ 'سوکت ۹' منتر ۲' اس طرح ہے

स सुक्रतुर्यो वि दुरः पणीनां पनानो अर्क पुरुभोजसं नः

होता मन्द्रो विशां ममुनास्तिरस्तमो दद्दृशे राम्याणाम् ॥

(ترجمہ) حکمت والے کی حکمت کتنی عظیم ہے جس نے ڈنڈی ماروں کے دروازے توڑے اور ہمارے لئے چمکتا سورج ظاہر کیا۔ جو بیشمار لوگوں کو کھلاتا ہے۔ وہ عظیم ہے۔ لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان کے لئے خیر چاہتا ہے۔ وہ ان کا ولی اور مخلص ہے۔ ابھی رات کا اندھیرا چھایا تھا کہ وہ چمک اٹھا۔

اس منتر میں ڈنڈی مار کے لئے "بنینون" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جو لئیم' بخیل' حریص' ذخیرہ اندوز' سود خور کے لئے بولا جاتا ہے۔ جسے اپنے سوا کسی سے غرض نہ ہو' اس سے واضح اشارہ یہود کی طرف ہے کیونکہ انہی کے یہ اوصاف ہیں۔ پھر یہی ہیں جنہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ نبوت و رسالت ان کے گھر سے یعنی بنی اسرائیل سے نکلنے نہ پائے۔ لیکن اللہ نے ان کا یہ بند دروازہ توڑ دیا۔ اور چمکتے ہوئے سورج کو یعنی سراج منیر محمد رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ کو بنی اسماعیل سے پیدا کر دیا۔

"بیشمار" لوگوں کو کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی امت بیشمار ہو گی اور وہ ان کو روحانی غذا دیں گے۔ رات تاریک رہتے ہوئے اس سورج کے چمک اٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ غار حرا میں آپ ﷺ کے پاس وحی رات کی تاریکی میں فجر سے پہلے آئی۔ یا یہ مطلب ہے کہ سلسلہ نبوت کٹ جانے سے ایک مدت سے اندھیرا چھایا ہوا تھا اور لوگ اس اندھیرے میں بھٹک رہے تھے کہ آپ کے ذریعے وحی و رسالت کی روشنی آ گئی۔ اس منتر کے باقی اوصاف واضح ہیں۔

محمد:

شریمد بھاگوت، مہاتم پوران ادھیائے ۲، اشلوک ۷۶ اس طرح ہے۔

अज्ञान हेतु कृत मोहमदान्धकार नाशं
विधायं हि तदो दयते विवेकः

(ترجمہ) جس زندگی کی کوئی انتہا نہیں، اس کے عہد میں جب اجتماعی خیر کے علوم کے ذریعہ انسان پر حق کے فیضان کا وقت آئے گا تو محمد کے ذریعہ تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور فہم اور حکمت کا نور چمکے گا۔

الحمد للہ کہ محمد ﷺ کے ذریعہ یہ نور چمک گیا۔ ضرورت ہے کہ ہم اس سے استفادہ کریں اور اندھیروں اور تاریکیوں میں نہ بھٹکیں۔ واللہ ولی التوفیق

Marfat.com

"مہارشی" ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے جن اسلاف نے دلیل کے ساتھ ہمیشہ ہی کفار کا منہ بند کیا ہے' ان میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا نام تابندہ اور برصغیر کی تاریخ میں سرفہرست ہے۔ انہوں نے مناظرے کے میدان میں آریہ سماجیوں' عیسائیوں اور مرزائیوں کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ ان کے مناظروں کے شہرے پورے ہند میں زبان زد عام تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس سلسلہ میں کتب اور مضامین بھی لکھے۔ یہ بات قارئین کے لئے حیرت انگیز ہوگی کہ اسی موضوع پر ان کا بھی ایک ایمان افروز تحقیقی مضمون مقالہ کی صورت میں 1923ء میں شائع ہوا تھا۔ ہندوؤں کی ویدوں سے آخری رسول کی پیشگوئیوں پر مشتمل مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا یہ مضمون جو 75 سال قبل لکھا گیا تھا۔ زیر نظر کتاب کے آخری صفحات پر ہم دوبارہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(امیر حمزہ)

Marfat.com

ہم مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف اوقات میں بشیر ونذیر آتے رہے' جو دنیا کے لوگوں کو مختلف زمانوں اور مختلف زبانوں میں وعظ و نصیحت کرتے رہے جن کو نبی' رسول' رشی' منی' ولی' شہید وغیرہ کے ناموں سے آج دنیا موسوم کرتی ہے۔ اس سلسلہ کے سب سے بڑے نبی یا رشی بلکہ مہا رشی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو اللہ کے حکم سے دین اسلام کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ عرب کے مشہور شہر مکہ شریف میں ۲۲ اپریل ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔ نیک بختی اور پارسائی کے ساتھ جب ۴۰ سال کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو سلسلہ نبوت کا سرتاج بنایا گیا۔ آپ نے اللہ کے حکم سے اس بات کا اعلان فرمایا کہ پہلے نبیوں' رشیوں نے میرے آنے کی خبر دی ہے۔ "یعنی محمد ﷺ رشی نبی کا ذکر توریت' انجیل وغیرہ میں لکھا ہے" موجودہ توریت وانجیل وغیرہ میں گو انسانی کلام کی ملاوٹ نظر آتی ہے تاہم ان میں کلام الٰہی کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اسی طرح وید میں گو مختلف قسم کے اشعار ہیں جو مختلف متکلموں کے مختلف خیالات کا اظہار کرتے ہیں تاہم ان میں بھی اصلیت کا نشان ملتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ محمد ﷺ رشی کی بابت وید میں بھی خبر ملتی ہے۔

Marfat.com

آپ کے نام مبارک کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔

(۱) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ (۲) رعد والا۔ (۳) نہایت تعریف کیا گیا (۴) "اندر"۔ (۵) قلعوں کا توڑنے والا۔ (۶) جوان۔ (۷) عقیل۔ (۸) بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا۔ تونے اسے پتھر رکھنے والے۔ والا کے گایوں سے مالا مال گڑھے کو پھاڑا' یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہوکر انہوں نے تیری مدد کی۔ انہوں نے دعا کے بھجنوں کے ساتھ اس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں"

(سام وید دوسرا حصہ ' باب پنجم ' فصل اول' پرپاٹھک بستم صفحہ نمبر ۱۲۵' مترجمہ بابو پیارے لال صاحب' زمیندار بروٹھا' مطبوعہ ودیاساگر پریس بروٹھا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء)

اس عبارت میں جس قدر اوصاف وکمالات ذکر کئے گئے ہیں' وہ سب کے سب پورے محمد مصطفیٰ ﷺ رشی میں پائے جاتے ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور شخص ایسا نہیں جس میں یہ سب وصف اجتماعی طور پر پائے جائیں۔ نہ آپ سے پہلے ہوا نہ بعد۔ لہٰذا اس بشارت وتعریف کا مصداق آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہم ان اوصاف کا آپ میں پورا پورا پایا جانا ثابت کرتے ہیں۔ اس عبارت میں ممدوح کا وصف اول یہ بیان کیا گیا ہے۔

ہر مقدس رسم کا مربی:

اس وصف کو ہم کامل طور پر آپ میں دیکھتے ہیں اور منکرین بھی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ہر نیک اور پاک رسم کی تائید اور اشاعت کرنے والے تھے۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر بھی کرکے دکھانے والے تھے۔

Marfat.com

اور اس کے مقابلہ میں ہر بری رسم کی مذمت کرنے والے بلکہ مٹانے والے تھے۔ بلکہ عرب کو جملہ خرابیوں سے محمد ﷺ رشی نے پاک صاف کر کے خدائے قدوس کے دربار میں ان کو جھکا دیا یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ سو واضح ہو کہ نیکی کا سب سے اعلیٰ رکن توحید الٰہی ہے۔ (ذات میں صفات میں اور استحقاق عبادت میں) اس کے جاری اور قائم کرنے اور اس کی ضد یعنی شرک کے مٹانے میں جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی اس کی نظیر کہیں پائی نہیں گئی۔ اس کے تعلیمی ثبوت کے لئے قرآن شریف کا مطالعہ کرو جو توحید کی تعلیم اور شرک کی مذمت سے بھرا پڑا ہے۔ اور عملی ثبوت کے لئے آپ کا اطمینان خاطر اور حضور قلب سے نماز پڑھنا اور امت میں اس عادت کو تاکیدی طور پر چھوڑنا کافی ثبوت ہے اور شرک کے مٹانے کا عملی ثبوت مانگو تو فتح مکہ پر آپ کا اپنے دست مبارک سے بتوں کو توڑنا اور کعبۃ اللّٰہ کو ان سے خالی کر کے اسے عبادت الٰہی کے لئے خالص کرنے کو دیکھ لو۔

نیکی کا دوسرا رکن اخلاق فاضلہ ہیں اور ان کا ظہور یا تو اپنی عادات میں ہوتا ہے یا دوسروں کے تعلقات و معاملات میں۔ سو اس کے متعلق بھی آپ ﷺ نے ہر پہلو سے کامل تعلیم دی اور خود عملی طور پر کر کے دکھایا۔ مثلاً صدق و دیانت' عفت و حیا' جود و سخا' علم و تواضع' شفقت و رحمت' عفو و کرم' ماتحتوں اور زیر دستوں سے رفق و ملائمت' مظلوموں کی داد رسی' یتیموں کی پرورش' بیوگان کی خبر گیری' دوستوں اور دشمنوں سے کشادہ پیشانی اور فراخدلی سے پیش آنا۔ معاملات میں دوست و دشمن ہر دو کے ساتھ عدل و انصاف برتنا' جانب حق کی رعایت کرنا' ناحق پر کسی کا ساتھ نہ دینا' دشمنوں سے سلوک و مہربانی ' دوستوں کی مدارات و خاطر داری' بحث و مناظرہ میں محض اصلاح خلق کو مد نظر رکھنا' خود سخت زبانی سے پرہیز کرنا اور دوسرے کی

Marfat.com

سختی کو بڑے حوصلے سے برداشت کرنا۔ سب سے شیریں زبانی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ برائیوں سے نفرت' بے حیائیوں سے کراہت' جبرو تعدی سے پرہیز' غرض جملہ اخلاق فاضلہ اور عادات صالحہ کی تعلیم کامل طور پر محمد مصطفیٰ ﷺ رشی نے فرمائی اور خود پورے طور پر اس پر عمل کرکے دکھایا۔ ایسا کہ اس وقت سے آج تک مخالفین کو ابھی سوائے تسلیم کے کوئی راہ نہ ملی۔

رعد والا

سام وید میں دوسرا وصف رعد والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا صاحب سیاست وبارعب ہوگا کہ مخالفین اس سے دبیں گے اور خوف کھائیں گے اور رعد کی طرح دور دور تک اس کی ہیبت ہوگی۔ یہ وصف بھی آپ میں کامل طور پر پایا گیا۔ چنانچہ تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نہایت شجاع' بہادر اور جوان مرد تھے اور مقابلہ کے وقت مخالفین پر آپ کا رعب وخوف چھا جاتا تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جن لوگوں کو آپ سے نہایت بے تکلفی اور اکثر صحبت رہتی' مجلس میں وہ بھی آپ ﷺ سے ہیبت کھاتے۔ حالانکہ آپ نہایت شیریں زبان اور نرم طبع تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسے شجاع اور جری مرد کے کئی واقعات ایسے ہیں جن سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے اور یورپ کے مصنفین نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔

نہایت تعریف والا

سام وید کی عبارت میں اس برگزیدہ مقدس کے لئے تیسرا امر یہ ذکر کیا گیا ہے۔

نہایت تعریف کیا گیا۔

اس امر پر ہم کو زیادہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو ترجمہ آپ کے

Marfat.com

نام پاک محمد ﷺ کا ہے کیونکہ محمد ﷺ اسم صیغہ ہے۔ مصدر تحمید سے جس کے معنی ہیں بہت تعریف کرنا' پس محمد ﷺ اسم مفعول کے معنی ہوئے "نہایت تعریف کیا گیا"

کیا اس سے زیادہ وضاحت اور صفائی سے بھی کوئی امر بیان ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کی تعریف و تحسین کے لئے اس کا نام اور اوصاف ہر دو امر ذکر کئے جائیں تاکہ اگر کوئی دوسرا شخص نام میں شریک ہو تو وہ مقصود شخص اپنے اوصاف کے سبب متمیز ہوجائے اور اگر ان اوصاف میں سے کوئی وصف کسی دیگر میں بھی پایا جائے اور کسی کی پہچان وعرفان میں التباس واشتباہ واقع ہو تو نام کے تعین سے معلوم ہوجائے۔

اب ہم تمام ہندوؤں خصوصا مذہبی تحقیق میں دم مارنے والے آریہ صاحبان سے نہایت محبت سے پوچھتے ہے کیا وہ مخلوق میں سے محمد رشی ﷺ کے سوا کوئی دوسرا شخص بتا سکتے ہیں جس کا نام محمد ﷺ (بہت تعریف کیا گیا) ہو اور اس میں جمیع کمالات وصفات مذکورہ سام وید پائے گئے ہوں یا پائے جاتے ہیں۔

اگر تلاش کرنے اور علم تاریخ کی کتابوں کی ورق گردانی کرنے پر ان کو کسی ایسے شخص کا پتہ نہ ملے اور ہم بالکل یقین سے کہتے ہیں کہ ان کو ہرگز ہرگز نہیں ملے گا تو ان کو چاہئے کہ اس برگزیدہ ہستی کو جس کی بشارت وتعریف اور اسم گرامی وہ اپنی اس کتاب میں پاتے ہیں جسے وہ سب سے پرانی اور ابتدائے دنیا سے اور اللہ کی طرف سے الہامی مانتے ہیں۔ تو انہیں چاہئے کہ محمد ﷺ کو بڑی خوشی سے قبول کرلیں۔ محمد مصطفیٰ رشی ﷺ پر صدق دل سے ایمان لاکر اور آپ کی اتباع واطاعت کرکے سعادت دارین حاصل کریں۔

Marfat.com

مراد ما نصیحت بود کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفیتم

اندر

سام وید کی عبارت میں اس مقدس برگزیدہ صفت میں چوتھا لفظ

اندر۔

جس کے معنی ہیں صاحب اقبال اور محمد رشی ﷺ کا صاحب اقبال ہونا ایسا ظاہر اور روشن ہے کہ مخالف موافق ہر ایک کے نزدیک مسلم ہے اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ کی پاک زندگی کے حالات ولادت سے وفات تک ایسے صحیح طور پر ثابت اور مشہور ہیں کہ آج تک کسی شخص کی سوانح عمری اس تفصیل کے ساتھ لکھی نہیں گئی۔ یتیمی کی حالت میں پرورش پانا اور پھر تبلیغ احکام الٰہی کے باعث رشتہ داروں اور ہم وطنوں کا دشمن ہو جانا' طرح طرح کی اذیتیں سہنا اور آخر کار اپنے ارادہ میں کامیاب ہونا اور فتح مکہ پر مخالفین کا مغلوب ہوکر آپ ﷺ سے عذر خواہی کرنا' اور آپ ﷺ کا سب کو معاف کردینا اور اپنی زندگی میں عرب کے سرداروں اور شہزادوں کا اپنے فرمان کا مطیع ومنقاد دیکھ لینا اور دور تک آپ ﷺ کا رعب چھا جانا' اس صفت "اندر" کو آپ کے حق میں صاف ثابت کر رہا ہے۔ لہٰذا زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ "اندر" سے مراد یہاں اللہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے ساتھ "جوان" کا لفظ بھی ہے جو اللہ کی شان میں نہیں آسکتا۔

سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے پہلے باب میں اسماء الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے "اندر" بھی اسماء الٰہی میں سے ایک اسم ذکر کیا ہے

Marfat.com

کیونکہ اللہ تعالی سب سے بڑھ کر جاہ و حشمت والا ہے شاید کوئی یہ کہہ دے کہ اس عبارت سام وید میں جس پر ہم اس وقت بحث کر رہے ہیں' "اندر" سے مراد اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا اس شبہ کو دور کرنا ضروری ہوا۔

سوامی دیانند جی نے اسی باب کے شروع میں اس سوال کے جواب میں کہ اللہ تعالی کی صفات کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو لغت کی رو سے دیگر اشیاء پر بھی مستعمل ہو سکتے ہیں۔ تو ہم کسی موقع پر اس صفت کو اللہ تعالیٰ سے کس طرح مخصوص کر سکتے ہیں۔ بیان کیا ہے کہ جس لفظ کے کئی معنی ہوں' اس کو ایک معنی میں خاص کرنے کے لئے سلسلہ کلام اور قرآن پر نظر کرنا چاہئے اور جیسا موقع ہو ویسے معنی مراد لینے چاہئیں۔ سوامی جی کا یہ بیان معقول ہے اور ہم کو اس سے اتفاق ہے۔ پس ہم اس عبارت سام وید میں بھی اسی قاعدہ بیان کردہ سوامی جی سے ثابت کرتے ہیں کہ اس عبارت میں پہلی دفعہ جو لفظ "اندر" آیا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ نہیں بلکہ اس کی مخلوق میں سے کوئی برگزیدہ صاحب اقبال شخص مراد ہے۔ اور دوسری دفعہ جو لفظ اندر وارد ہوا ہے' بے شک اس سے اللہ تعالی مراد ہے۔ کیونکہ اول تو اس "اندر" کی صفت میں اس سے آگے جوان کہا گیا ہے جو اللہ تعالی کی صفت نہیں بلکہ اس کی مخلوق میں سے کسی کی ہو سکتی ہے۔ دوئم اس لئے کہ اس کی صفت میں کہا گیا ہے "بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا" اور یہ صفت ہمارے مدعا کو ایسا صاف ثابت کرتی ہے کہ محتاج تفصیل نہیں کیونکہ اللہ تعالی سب کا پیدا کرنے والا ہے نہ کہ پیدا کیا گیا۔

"یعنی اللہ ہی سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شئے کا کارساز ہے"

اس بیان سے صاف ثابت ہو گیا کہ اس مقام پر لفظ "اندر" سے اللہ کی

Marfat.com

مخلوق میں سے کوئی شخص ہے اور چونکہ پچھلے بیان میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اس لئے آپ کے سوا اور کوئی مراد نہیں ہو سکتا۔

قلعوں کا توڑنے والا

سام وید کی عبارت میں اس اللہ کے برگزیدہ کی پانچویں صفت۔

قلعوں کا توڑنے والا۔

بیان کی گئی ہے یہ صفت بھی محمد ﷺ رشی کو پوری پوری حاصل ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے عرب کے ایسے محکم قلعے فتح کئے جو کبھی بھی کسی سے فتح نہ ہو سکے تھے اور ان قلعہ گزینوں کو بھی اپنے قلعوں کی مضبوطی اور رستوں کی دشوار گزاری اور کبھی بھی کسی سے فتح نہ ہونے کی وجہ سے ایسا گھمنڈ اور گمان تھا کہ وہ کبھی بھی مفتوح نہیں ہو سکیں گے۔

جوان

سام وید کی عبارت میں اس اللہ کے برگزیدہ کی نسبت چھٹا وصف اس کا جوان ہونا بیان کیا گیا ہے اور اس سے مراد جوانمرد' اور شجاع اور دلاور اور بہادر ہونا ہے کیونکہ جوانی کی عمر کو پہنچنا کوئی کمال نہیں۔ بلکہ لوازمات جوانی یعنی شجاعت' بہادری' جوانمردی ودلاوری اور بلند ہمتی واستقلال مزاج اور مصائب میں ہمت نہ ہارنا اچھے اوصاف اور قابل مدح کمالات ہیں اور یہ سب صفات رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھیں۔ محمد ﷺ رشی کی شجاعت کے اثبات میں صرف اتنا ذکر کردینا کافی ہے کہ بہت سی جنگوں میں آپ ﷺ بہ نفس نفیس شامل ہوتے رہے اور بڑی جوانمردی سے مخالفین کے مقابلے میں قائم

Marfat.com

رہتے رہے اور کبھی بھی پسپا نہ ہوئے اور استقلال مزاج اور بلند ہمتی تو ایسی عیاں ہے کہ محتاج بیان نہیں۔ کیونکہ قوم اور ہم وطنوں کی مخالفت اور ہر روز کی اذیت و تکلیف رسانی سے گھبرا کر کبھی بھی آپ اپنی ڈیوٹی تبلیغ حق سے قاصر نہیں رہے اور اس امر کو مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور تسلیم کیوں نہ کریں کہ آخر کار آپ کا اپنے جملہ مقاصد میں کامیاب ہونا اور اپنے دست مبارک سے اسلام کا تخم لگا کر اس کے درخت کو زندگی ہی میں بار آور دیکھ لینا مخالفوں کو بھی تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ امید ہے منکرین انصاف سے غور کریں گے۔

عقیل

سام وید کی عبارت میں اس اللہ کے برگزیدہ کی ساتویں صفت عقیل بیان کی گئی ہے۔ عقل اللہ کی عظیم الشان نعمت ہے اور جس کسی پر یہ نعمت زیادہ ہو۔ وہ اپنے ہم جنسوں میں زیادہ ممتاز ہوتا ہے۔ عقل کے متعلق دو قوتیں ہیں۔ ایک علمی، دوسری عملی۔ بعض میں علمی قوت غالب ہوتی ہے اور عمل میں قاصر ہوتے ہیں اور بعض میں عملی قوت تو غالب ہوتی ہے لیکن وہ علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ان ہر دو وصف میں کامل ہونا مخالفین کے نزدیک بھی مسلم ہے اور کوئی بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ کے حکمت آموز کلمات آب زر سے لکھنے کے قابل اور دانائی کے گر ہیں اور آپ ﷺ کی عملی زندگی کی پوری کیفیت آپ کی زندگی کے حالات مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا

سام وید کی عبارت میں اس مقدس برگزیدہ کی آٹھویں صفت

Marfat.com

بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ اس وصف میں بھی پورے تھے اور کبھی بھی آپ نے بزدلی اور کسل مندی ظاہر نہیں کی اور کسی کام کے کرنے سے عجز وضعف کا عذر نہ کیا بلکہ آپ ﷺ کی پاک زندگی میں ایسے ایسے واقعات بھی ثابت ہوئے ہیں کہ جس کام سے عرب کے بہادر لوگ عاجز آگئے' آپ ﷺ نے اسے پورا کردکھایا۔ چنانچہ غزوہ خندق میں جس کا بیان سام وید کی اس عبارت میں ہے اور اس کی تفصیل ابھی آئے گی۔ خندق کھودنے کے موقع پر ایک جگہ زمین کا پتھریلا ٹکڑا ایسا سخت نمودار ہوا کہ لوگ کام کرنے سے عاجز آگئے۔ آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے بڑی دلیری سے فرمایا۔ انا نازل "یعنی میں آتا ہوں" پس باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کو تین روز کا فاقہ تھا۔ آپ ﷺ نے کدال (کھودنے کا آلہ) پکڑ کر ایسی ضربیں لگائیں کہ وہ پتھریلا ٹکڑا ریت کی طرح چور چور کردیا۔ اسی طرح آپ کے کئی واقعات ہیں جن کے ذکر سے خوف طوالت ہے اور وجہ مسلم کل ہونے کے محتاج بیان نہیں۔

سام وید کی عبارت مذکورہ میں اس برگزیدہ "ہستی" کو پتھر رکھنے والا کہہ کر پکارا گیا ہے جو آپ ﷺ کے حجر اسود کے نصب کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے جب آپ کی عمر ۳۵ سال کی تھی اور اس میں آپ کی دانائی اور عقل مندی کا ثبوت ہے اور وہ اس طرح ہے کہ کعبۃ اللہ کی عمارت ایک سیلاب اور طوفان کے سبب منہدم ہوگئی تھی۔ اس لئے قوم قریش نے اسے از نو تعمیر کرنا چاہا۔ جب عمارت حجر اسود تک پہنچی تو ان میں سے اس بات کی تکرار ہوئی کہ حجر اسود کو کون رکھے؟ اس مبارک کام میں فخر حاصل کرنے کے لئے ہر شخص کا جی للچایا اور زبانی تکرار

Marfat.com

سے نوبت دست وگریبان تک پہنچی اور ہر فریق دوسرے کو جنگ میں طلب کرنے لگا حتی کہ قبیلہ بنی عبدالدار نے مرجانے اور ڈھیر رہ جانے پر قسم کھالی۔ آخر کار جوش وخروش فرو ہونے پر رفع تنازعہ کے لئے یہ قرار پایا کہ کل صبح کو جو شخص سب سے پہلے کعبۃ اللہ میں حاضر ہو' وہی حجر اسود نصب کرے۔

شب انتظار دراز ہوگئی اور امید سبقت سے رات بھر ہر شخص کا سینہ دھڑکتا رہا۔ ناگاہ سب سے پہلے وہی آفتاب ہدایت وبرکت مشرق کامیابی وسبقت سے مسجد حرام میں چڑھا نظر آیا۔ سب لوگ مارے خوشی کے ہذا الامین کے نعرے مارنے لگے۔ اور اپنی رات بھر کی جوشیلی آرزوؤں اور سینہ کوب ولولوں کو پورا نہ ہونے کو یک قلم بھول گئے۔

محمد ﷺ رشی نے اپنی زیرکی اور فراخ حوصلگی کے ثبوت کے لئے ایک چادر بچھائی اور حجر اسود کو اس پر رکھ کر جوشیلے عربوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک بزرگ شخص اس کو اٹھائے۔ پس اس پسندیدہ خوش تدبیری سے سب نے بخوشی خاطر چادر کو پکڑ کر حجر اسود کے رکھنے کی بلندی تک اٹھایا اور پھر خود نبی ﷺ نے اپنے دست خاص سے اسے نصب کیا۔

گڑھنے کا کھودنا

سام وید کی عبارت میں اس برگزیدہ "ہستی" کی نسبت اس کا ایک وصف گڑھے کا کھودنا بھی مذکور ہے۔ جس سے دشمنوں سے بچاؤ اختیار کرنے کے لئے خندق کا کھودنا مراد ہے۔ کیونکہ اس اللہ کے برگزیدہ کے اوصاف مذکورہ بالا جنگی کمالات ہیں۔ شاہی جنگوں میں ضرورت کے وقت خندق کا کھودنا سب کو معلوم ہے۔

Marfat.com

یہ بھی آپ کے حق میں ثابت اور مورخین کے نزدیک مسلم ہے۔
چنانچہ ۵ ھ میں جب ابوسفیان نے یہود بنی نضیر کی سازش سے دس ہزار کے لشکر جرار سے مدینہ طیبہ پر حملہ کیا اور شہر کے یہود بنی قریظہ بھی عہد وپیان توڑ بیٹھے اور منافقین کی طرف سے بھی یہ خطرہ تھا کہ وہ مخالفین کا ساتھ دے کر ان کو شہر کے غیر محفوظ مقامات بتادیں گے تو محمد ﷺ نے شہر کی حفاظت کے لئے ایک خندق کھودنے کا حکم دیا۔ جس کا ذکر اوپر بھی ہوچکا ہے۔ دشمنوں نے ہرچند حملے کئے مگر ہر دفعہ ناکام رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امداد کے لئے فرشتے نازل کئے اور تند باد کا ایک ایسا بھاری طوفان بھیجا کہ ابوسفیان محاصرہ اٹھا کر رات کو ہی بھاگنے پر مجبور ہوا۔

دیوتا۔ پاک باطن اور بزرگ لوگوں کو کہتے ہیں اور مراد محمد ﷺ رشی کے اصحابؓ ہیں جنہوں نے ہرطرح سے آزاد ہوکر کھلے میدان میں آپ کی مدد کی اور جنگوں میں دعائیں اور تکبیریں اور اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کیں اور یہ امر ایسا ظاہر وباہر ہے کہ کوئی شخص بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا اور مشہور عام ہونے کی وجہ سے محتاج بیان نہیں چونکہ یہ سب امور جنگ کے متعلق ہیں اس لئے "اللہ کے عطایا" سے مال غنیمت مراد ہے اور یہ امر بھی آپکے حق میں ایسا عیاں ہے کہ مخالفین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

Marfat.com

151

Marfat.com

محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

(ہندو کتابوں میں)

ابن اکبر الاعظمی

Marfat.com